وَسِيلةُ النجاة باداء الصلوة

وَالصوم وَالحج وَالزكوة

قد طُبِعَ بمطبَعِ مُفيدِ عامٍ
الكائن في بلدة اكره
سنة ١٣٠٢ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصلوٰة خیر موضوع فی الاسلام والصلوٰة والسلام
علیٰ خاتم الانبیاء ولبنة التمام وعلیٰ اٰلہ وصحبہ مسک الختام اما بعد

حدیث متفق علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ اسلام کی پانچ بنیاد دین ہین گواہی دینا کلمۂ طیبہ کی قائم رکھنا نماز کا
دینا زکوٰة کا حج کرنا روزہ رکھنا بنیاد کا مطلب یہہ ہے کہ جسنے یہہ پانچون کام کئے
وہ مسلمان ہے جسنے ایک بات کو بہی انمین سے نہ کیا وہ مسلمان نہین گو باقی چار کام
کیون نکرتا ہو پہلے کام سے مراد توحید واتباع سنت ہے اسلئے کہ لا الہ الا اللہ مین انکار
شرک کا ہے کہلا شرک ہو یا چہپا محمد عبدہ ورسولہ مین انکار بدعت کا ہے سیئہ ہو یا حسنہ
بدون گواہی اس کلمے کے کوئی مرد عورت مسلمان نہین ہوتا جسنے اس کلمے کو اپنے مونہہ
سے کہا دل سے نہ کہا وہ گو ظاہر مین مسلمان ہے مگر باطن مین کافر ہے پہر زے کلمہ کہنے
سے گو دل ہی سے کیون نہ کہے پورا مسلمان نہین ہوتا جب تک کہ چار کام باقی بجا نہ لائے

اسلئے کہ عمل مفہوم ایمان مین داخل ہے ایمان ہر مسلمان کا گھٹتا بڑہتا رہتا ہے بڑہتا
اسطرح ہے کہ فرائض شرع ادا کرے عمل صالح بجالائے کبائر سے بچتا رہے اللہ و رسولؐ
کی محبت و اطاعت کو دن بدن بڑہاتا رہے گھٹتا اسطرح ہے کہ فسق و فجور مین پہسا
رہے گو نماز پڑہے روزہ رکہے کیونکہ نشانی قبولیت نماز کی یہہ ہے کہ وہ نماز اوسکو
فحش کامون خلاف شرع باتون سے روکے ان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر
فحشا مین سارے بڑے چہوٹے گناہ زبان و شرمگاہ کے داخل ہین منکر مین سب خلاف
شرع باتین حرام ہون یا مکروہ شامل ہین سو جسکی نماز ایسے کامون سے اوسکو باز
نرکہے تو سمجھو کہ اوسکی نماز قبول نہین ہے اگر قبول ہوتی تو وہ کوئی فسق و فجور نکرتا
کسی منکر فعل مین مبتلا نہوتا جب مبتلا ہوا تو معلوم ہوا کہ اوسکا ایمان ناقص ہے اگر
ناقص نہوتا کامل ایمان ہوتا تو ضرور آپکو ایسے کامون سے بچاتا رہتا اگر اتفاقاً کوئی
منکر یا فحش اوس سے بہول چوک سے ہو بہی جاتا تو فی الفور توبہ کرتا نادم پشیمان ہوتا مگر
جب نہوا نماز بہی پڑہے گیا اور بری باتون مین بہی پہسا رہا تو معلوم ہوا کہ یہہ نماز
اوسکی نزدیک خدا کے مقبول نہین ہوئی اسیطرح جو شخص نماز پڑہتا ہے لیکن فسق و
فجور نہین کرتا رات دن اپنے دل کی اصلاح کرتا رہتا ہے اگر بشریت سے کسیوقت کوئی
بہول چوک اوس سے ہو جاتی ہے تو اوسیدم اوسکا تدارک کرلیتا ہے تو ایسے شخص کا
ایمان بڑہتا رہتا ہے اوسکی ہر عبادت نماز ہو یا روزہ نزدیک خدا کے قبول ہوتی ہے
غرضکہ بعد کلمۂ طیبہ کے یہہ چارون رکن اسلام کے ہر اوس آدمی پر فرض ہین جو عاقل بالغ
صاحب مقدور ہے یعنی بچے دیوانے پاگل پر نماز روزہ واجب نہین ہے مفلس پر زکوٰة
وحج فرض نہین ہے مگر جس کسی پر یہہ کام فرض ہوچکے ہین اور وہ عمداً انکو ترک کرتا ہے
تو اوسکی مسلمانی بگڑی کا گہر ہے گو کلمہ گو ہو یا ہزار بار اقرار کلمے کا کیون نکرے جسطرح اکثر
فساق فجار یا عرب کے بدؤون کا حال ہے کلمۂ طیبہ کے معنی صاحب دین خالص نے بہت بسط سے

لکھے ہین اسلیے یہان زیادہ تفصیل اوسکی نہین کی گئی اس رسالے مین فقط تین ہی چیزون کا ذکر تفصیلاً کیا جاتا ہے نماز کا روزہ کا زکوٰۃ کا اسلیے کہ حج کے بیان مین علحدہ رسالہ پیشتر اس سے لکھہ گیا ہے مگر ایک فصل اس جگہہ بہی فقط بیان مین آیات حج کے لکھدی گئی ہے کہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ؀

فصل بیان مین نماز کے

ابو ہریرہؓ نے کہا مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے بہلا تم مین کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو وہ اوس نہر مین ہر دن پانچ بار نہاوے تو کچہہ بہی میل کچیل اوسکا باقی رہیگا کہا کچہہ بہی نہین رہیگا فرمایا یہی مثال ہے پانچون نماز کی کہ اللہ ان نمازون کی وجہ سے خطائین مٹا دیتا ہے اسکو بخاری ومسلم وترمذی ونسائی نے روایت کیا ہے ابن ماجہ کے نزدیک یہہ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ سے آئی ہے دوسری حدیث ابی ہریرہؓ کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچون نمازین اور جمعہ جمعہ تک کفارہ ہین اون گناہون کا جو درمیان انکے ہوتی ہین جب تک کہ گناہ کبیرہ نہین کرتا اسکو مسلم وترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ نماز گناہ صغیرہ کو دور کرتی ہے کبیرہ گناہ ابہی باقی رہتے ہین جب باقی رہے اور نماز نے اونسے نہ روکا تو وہ نماز بہی مقبول نہوئی نماز کی مثال نہر سے نماز پڑہنے کی مثال پانچ بار نہانے سے کئی حدیثون مین آئی ہے ابن مسعود نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم آگ مین جلا کرتے ہو پہر جب نماز صبح پڑہتے ہو تو وہ تمکو نہلا دیتی ہے یعنی اوس آگ پر پانی پڑجاتا ہے وہ بجہہ جاتی ہے اسیطرح حق مین نماز ظہر وعصر ومغرب وعشا کے بہی فرمایا ہے اس حدیث کو طبرانی نے صغیر واوسط مین روایت کیا ہے اسکی سند حسن ہے انسؓ بن مالک کی حدیث کا لفظ

مرفوع یون ہے کہ اللہ کی طرف کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے کہ اے لوگو
کہڑے ہوا ور اس آگ کو جو تمنے سلگائی ہے بجہاؤ رواہ الطبرانی فی الاوسط و
الصغیر منذری نے کہا اس حدیث کے سارے راوی ایسے ہین جنسے صحیح مین احتجاج
کیا گیا ہے سوا یحییٰ بن زہیر قریشی کے یہہ حدیث بہی کئی طرح سے آئی ہے عمرو بن
مرّہ جہنی نے کہا ایک آدمی آیا اوسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا
بہلا اگر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دون پانچ وقت نماز
پڑہون زکوٰۃ دون رمضان کے روزے رکہون رمضان مین قیام کرون تو
پہر مین کیسا آدمی ہون فرمایا تو صدیقون شہیدون مین ہے اسکو بزار و ابن
خزیمہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے یہہ فضیلت اوسی شخص کے لئے ہے جسکی
نماز اوسکو فحشا و منکر سے روکتی ہے اور جسکو نہین روکتی اوسکی نماز سرے ہی سے
مقبول نہین ہے صدیق و شہید ہونا کیسا حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے
جسنے اچہی طرح وضو کیا ہاتہہ دہوکے مونہہ دہویا سر پر مسح کیا کانون کا مسح کیا
پہر کہڑے ہوکر نماز فرض پڑہی اللہ تعالےٰ اوس دن وہ گناہ اوسکا جسکی طرف
وہ پاؤن سے چلا ہے جسکو ہاتہہ لگایا ہے جسکو کانون سے سُنا ہے جسکی طرف آنکہہ
سے دیکہا ہے جس بُری بات کا دلمین دہیان کیا ہے بخشدیتا ہے اسکو احمد نے
روایت کیا ہے اسکی سند حسن ہے معلوم ہوا کہ نماز سے گناہ صغیرہ بہٹ جاتے ہین
گناہ کبیرہ باقی رہجاتے ہین اسیلئے حدیث مرفوع ابی ہریرہ و ابی سعید مین یون
آیا ہے کہ جو کوئی پانچون نمازین پڑہتا ہے رمضان کے روزے رکہتا ہے زکوٰۃ نکالتا
ہے ساتون گناہ کبیرہ سے بچتا ہے اوسکے لئے آٹہون دروازے بہشت کے کہولدئے
جاتے ہین یہانتک کہ وہ دروازے کہڑکہڑاتے ہین پہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یہہ آیت پڑہی ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم و

ندخلکم مدخلا کریما حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے اس آیت شریف سے بہی
یہی نکلا کہ گناہ صغیرہ جب ہی معاف ہوتے ہین بہشت جب ہی ملتی ہے کہ آدمی گناہ
کبیرہ سے بچے انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے سب سے پہلے جو چیز اللہ نے لوگون پر فرض کی ہے نماز ہے پچھلی چیز جو باقی رہیگی
وہ بہی یہی نماز ہے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جاویگا یہی نماز ہے اللہ تعالے
فرماویگا دیکہو میرے بندے کی نماز کو اگر پوری ہے تو پوری لکہو اگر ناقص ہو تو
دیکہو کوئی نفل نماز بہی پڑہی ہے اگر نفل ملگئی تو فرض کو اوس سے پورا کرلیتے ہین
اسیطرح حکم ہوتا ہے دیکہو زکوٰۃ کو اسنے زکوٰۃ پوری دی ہے سو اگر پوری نکلی تو
پوری لکہی گئی ناقص نکلی تو فرماتا ہے دیکہو کچہہ اور بہی صدقہ دیا ہے یا نہین اگر صدقہ
دیا ہے تو اوس سے پورا کرلیتے ہین رواہ ابو یعلی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو
چاہیے کہ نرے فرض عبادت پر قناعت نکرے بلکہ نفل عبادت بہی کرتا رہے تاکہ فرض
کا نقصان اوس سے پورا ہوجاوے کثرت نوافل سے آدمی مرتبہ ولایت کو پہونچ جاتا
ہے ہر عبادت فرض کے لئے ایک نفل عبادت بہی اوسی جنس کی مشروع ہے جیسے نماز
نفل روزہ نفل حج نفل صدقہ نفل عبادہ بن صامت نے کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہہ پانچ نمازین ہین جنکو خدا نے فرض کیا ہے جسنے اچہی
طرح وضو کیا اچہی طرح وقت پر نماز پڑہی ہے رکوع سجدہ خشوع پورا پورا کیا اوسکے لئے
اللہ سے عہد ہے کہ اوسکو بخشدے اور جسنے یہہ نہ کیا اوسکا کوئی عہد خدا سے نہین
ہے چاہے بخشے یا نہ بخشے رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ جسنے اچہی طرح وضو نہ کیا وقت
پر نماز نہ پڑہی دیر لگا کر بے وقت یا آخر وقت پر پڑہی پہر رکوع سجدہ بہی پورا پورا نہ کیا
ذرا سر جہکا یا ذرا سر اوٹہا یا زمین پر ٹکر لگائی کوئی رکن دل لگا کر ادا نکیا تو اوسکی
مغفرت کا کچہہ ٹہکانا نہین ہے وہ ناحق ایسی نماز پر امید بخشش کی رکہتا ہے حدیث

مین آیا ہے نماز بہشت کی کُنجی ہے اسکو دارمی نے جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے
مگر جب کسی کی یہہ کنجی ٹوٹی ہوئی ہوگی تو پہر دروازہ کسیطرح نہین کہل سکتا ہے انس
کی حدیث مین آیا ہے سب سے پہلے دن قیامت کے حساب اسی نماز کا ہوگا اگر اچہی نکلی
تو چہٹکارا ہے جو نکمی نکلی تو ٹوٹا پایا دوسری روایت عبد اللہ بن قرط مین یہہ لفظ
آیا ہے کہ اگر نماز اچہی نکلی تو باقی عمل بہی درست رہے اور جو نکمی نکلی تو سارے
عمل غارت گئے اِن دونون روایت کو طبرانی نے اوسط مین ذکر کیا ہے اسکی سند
لا باس بہ ہے معلوم ہوا کہ سارے اعمال کا قبول ہونا نماز کی قبولیت پر موقوف
ہے نماز کی قبولیت فحش و منکر کام سے بچنے پر موقوف ہے اب ہر نمازی اپنی نماز
کو دیکہے کہ اوسنے نماز پڑہکر کیا کام کیا اگر اچہے شغل مین رہا تو خیر اور جو برے شغل
مین رہا تو یہی نماز اوسکے لیے گلے کا ہار ہوجاویگی ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوسکی نماز نہوئی جسنے طہارت نہ کی اوسکا دین نہین جسنے
نماز نہ پڑہی نماز دین مین ایسی ہے جیسے سر بدن پر رواہ الطبرانی فی الاوسط
والصغیر حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے تم اقرار کرو مجہہ سے چہہ باتون کا مین ذمہ دار ہوتا ہون تمہارے لیے بہشت
کا پوچہا کون باتین فرمایا نماز زکوٰۃ امانت فرج بطن زبان اسکو طبرانی نے
اوسط مین روایت کیا ہے منذری نے کہا اسکی سند لا باس بہ ہے اِن چہیون چیز
مین سب سے پہلے نام نماز کا لیا اسلیے کہ بدون نماز کے کوئی آدمی مسلمان نہین رہتا
ہے قصداً نماز ترک کرنے سے کافر واجب القتل ہوجاتا ہے زکوٰۃ کا بہی یہی حکم ہے کہ
منکر و تارک اوسکا عمداً کافر ہوجاتا ہے رہی امانت وغیرہ اوسکا ذکر جو ہمراہ نماز
و زکوٰۃ کے کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان گناہون سے بچنا بہی فرض ہے امانت
مین خیانت نکرے ایک خیانت یہہ بہی ہے کہ بی بی شوہر سے چہپکر ناجنس مردون کا ذکر

سُننے اجنبی عورتون سے میل جول رکہے گانا بجانا کرے فرج کے گناہ بہت ہین جیسے زنا
ساعقت لواطت وطی فی الدبر اغلام کرنا مساس کرنا شرمگاہ غیر کا چہونا پیٹ کے گناہ بہی
بہت ہین جیسے مال حرام کہانا طعام وشراب حرام استعمال کرنا بہوک سے زیادہ کہاجانا
قوت باہ کے لئے ایسی دوا کہانا جسمین کوئی شے حرام ملی ہو بہنگ گانجا افیون وغیرہ
کا خوگر ہونا شراب پینا نشے کی چیز کہانا زبان کے گناہ بہی بہت ہین سب سے بدتر غیبت کرنا
تبرا کرنا گالی بکنا کوسنا جہوٹ بولنا جہوٹی گواہی دینا شوہر سے بدزبانی کرنا لعن وطعن
کا وظیفہ رکہنا سو جو کوئی ان کامون کا ذمہ دار ہو فعلاً و ترکاً تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اوسکے لئے بہشت کے ذمہ دار ہوتے ہین بڑی بدنصیبی ہے کہ ایسا پیغمبر
صادق ذمہ دار بہشت کا ہو اور ہم پہر راہ پر نہ آوین جان بوجہ کر دوزخ اختیار کرین
حدیث ابن عمرو مین نماز کو افضل اعمال فرمایا ہے تین بار تو یون ہی کہا چوتہی بار مین
نام جہاد کا لیا ہے رواہ احمد وابن حبان فی صحیحہ معلوم ہوا نماز جہاد سے بہی
افضل ہے درجہ مین تگنی فضیلت رکہتی ہے حدیث ثوبان مین نماز کو بہترین اعمال
ارشاد کیا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما ورواہ ابن حبان والطبرانی
فی الاوسط ایضا حنظلہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے جسنے حفاظت کی پانچون نماز پر
رکوع پہ سجدہ پر وقت نماز پہ پہر اوسکو حق جانا تو وہ بہشت مین جاویگا یا بہشت اوسکے
لئے واجب ہوگئی یا یون فرمایا کہ جہنم اوسپر حرام ہوگئی رواہ احمد باسناد جید و
رواتہ رواۃ الصحیح حدیث عثمان کا لفظ یون ہے جسنے جانا کہ نماز حق ہے فرض
ہے واجب ہے وہ بہشت مین جاویگا رواہ ابو یعلی وابن احمد فی زوائد المسند
یہہ بات وہی شخص جانتا ہے جو نماز پڑہتا ہے اور اچہی طرح پڑہتا ہے جو نہین
پڑہتا یا بے وقت دیر لگا کر پڑہتا ہے یا کبہی پڑہتا کبہی چہوڑ اجاتا ہے یا فقط
رمضان یا عیدین مین پڑہ لیتا ہے وہ لائق جنت کے نہین ہوسکتا حدیث شریف

مین تاکید رکوع سجود خشوع خضوع کی ترغیب نماز پڑہنے کی اول وقت مین بہت شد ومد
سے آئی ہے ترک جماعت پر وعید سخت فرمائی ہے کثرت جماعت کا ثواب ذکر کیا ہے جنگل
مین نماز پڑہنے کو جماعت پر بہی فضیلت دی ہے لفظ حدیث کا یہہ ہے کہ صلوٰۃ
الرجل فی الفلاۃ تضاعف علی صلاتہ فی الجماعۃ اس حدیث کو ابوداؤد
نے ابی سعید خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط شیخین
پر ہے ابن حبان کا لفظ اس جگہہ یون ہے فان صلاھا بارض قی فاتم رکوعہا
وسجودھا تکتب صلاتہ بخمسین درجۃ قی کے معنی ہین فلاۃ فلاۃ کے معنی
ہین صحرا جو لوگ کہیتی کرتے ہین یا باغبان ہین یا جانور چراتے ہین یا سفر مین رہتے ہین
اونکو اکثر اتفاق نماز پڑہنے کا جنگل جہاڑی مین ہوتا ہے اونکو اوس نماز کا ثواب
پچاس درجہ بڑہ کر ملتا ہے یعنی تنہا نماز پر پہر اگر کہین یہہ نماز وہان جماعت سے ملگئی
تو پہر کیا پوچہنا پانچون اونگلیان گہی مین ہین سلمان فارسی کی حدیث مین مرفوعاً یہہ
بہی آیا ہے کہ جب آدمی جنگل مین ہو نماز کا وقت آوے تو وضو کرے پانی نہ ملے تو تیمم
کرلے اقامت کہکر نماز پڑہے دو فرشتے اوسکے ساتہہ نماز پڑہین گے اگر اذان واقامت
دونون کو کہا تو پہر ایک ایسا لشکر خدا کا اوسکے ساتہہ نماز پڑہتا ہے جسکو اسکی آنکہین
نہین دیکہتین رواہ عبد الرزاق حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے اللہ
تعالےٰ تعجب کرتا ہے بکری چرانے والے سے کسی پہاڑ کی گہاٹی مین کہ وہ اذان
دیکر نماز پڑہتا ہے فرماتا ہے دیکہو میرے اس بندے کو اسنے اذان دی اقامت
کہی نماز پڑہی مجہسے ڈرتا ہے مینے اس بندے کو بخشدیا بہشت مین داخل کیا رواہ
ابوداؤد والنسائی **فائدہ** نماز نفل کا گہر مین پڑہنا افضل ہے مسجد مین پڑہنے
سے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کچہہ نماز اپنے
گہرون مین بہی پڑہا کرو گہرون کو قبر نہ بناؤ اسکو بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی

ونسائی نے روایت کیا ہے ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچھا کونسی نماز افضل ہے میرے گھر مین یا مسجد مین فرمایا تو نہین دیکھتا میرے
گھر کو کہ کتنا نزدیک ہے مسجد سے سو مجھے اپنے گھر مین نماز پڑھنا زیادہ تر محبوب ہے
مسجد مین نماز پڑھنے سے مگر یہہ کہ نماز فرض ہو رواہ احمد وابن ماجۃ وابن
خزیمۃ فی صحیحہ معلوم ہوا کہ سوا فرض کے باقی نماز سنت ہو یا نفل اوسکو گھر ہی مین
پڑہے مسجد مین نہ پڑہے مفت کی فضیلت کیون چھوڑے اللہ تعالے گھر بیٹھے اجر
دے تو باہر کیون جاوے ایک حدیث مین ایک صحابی سے مرفوعاً یون بھی آیا ہی
کہ گھر کی نماز باہر کی نماز سے جسکو لوگ دیکھتے ہین اتنی بہتر ہے جتنی فرض نماز نفل
نماز سے رواہ البیہقی واسنادہ جید اس مقدمے مین اور بھی بہت حدیثین آئی
ہین یہانتک کہ اہل علم نے کہا ہے کہ نماز نفل گھر کے اندر پڑہنا اس سے بہتر ہے کہ مسجد
مدینہ ومسجد الحرام وغیرہما مین پڑہے دلیل اسکی یہی حدیثین ہین مگر اکثر لوگ تعمیل اس
حکم کی نہین کرتے اس نعمت کی قدر نہین جانتے **فائدہ** عورتون کو تاکید فرمائی
ہے کہ جہانتک ہو سکے نماز گھر ہی کے اندر پڑہین باہر نہ نکلین ابی حمید ساعدی کی
بی بی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تہا مین آپکے ساتھ نماز پڑہنا
دوست رکھتی ہون فرمایا مین جانتا ہون کہ تو ایسا ہی چاہتی ہے مگر تیری نماز تیرے
گھر مین بہتر ہے تیری نماز سے تیرے حجرے مین تیری نماز تیرے حجرے مین بہتر ہے تیری نماز سے تیرے
گھر مین تیری نماز تیرے گھر مین بہتر ہے تیری نماز سے تیری قوم کی مسجد مین تیری نماز
تیری قوم کی مسجد مین بہتر ہے تیری نماز سے میری مسجد مین راوی نے کہا اسپر بی بی
مذکور نے ایک مسجد اپنے گھر کے کونے مین بنائی اندہیری کالی پہرتے دم تک اوسکے
اندر نماز پڑہی اسکو احمد وابن خزیمہ نے وابن حبان نے اپنی اپنی صحیح مین روایت
کیا ہی ابن خزیمہ نے ترجمۃ الباب مین یہہ لکہا ہے باب اختیار صلوۃ المرأۃ فی حجرتہا علی صلوتہا

فی دارها وصلاتها فی مسجد قومها علی صلاتها فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم وان کانت صلوٰۃ فی مسجد النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تعدل
الف صلوٰۃ فی غیرہ من المساجد یعنی عورت کا نماز پڑہنا گھر مین بہتر ہے اس سے
کہ مسجد قوم یا مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نماز پڑہے گو مسجد
مدینے مین ایک نماز برابر ہزار نماز کے ہوتی ہے یعنی بہ نسبت اور مسجدون کے
پہر یہہ کہا کہ حضرت نے جو یہہ فرمایا ہے کہ نماز میری مسجد مین ہزار نماز سے بہتر ہے
مراد اوس سے مردون کی نماز ہے نہ عورتون کی اُم سلمہ کہتی ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین بہتر مسجدین واسطے عورتون کے انکے گھر
کے کونے نہ خانے ہین اسکو احمد وطبرانی نے کبیر مین ابن خزیمہ نے صحیح مین روایت
کیا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے انہین کی دوسری حدیث مین
یون آیا ہے کہ عورت کی نماز اوسکے گھر مین بہتر ہے اوس نماز سے جو وہ اپنے حجرے
مین پڑہے حجرے کی نماز بہتر ہے اوس نماز سے جو اپنے گھر مین پڑہے گھر کی نماز بہتر ہے
باہر کی نماز سے رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد جید ابن عمر نے کہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عورت ستر ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے اوسکے
سامنے شیطان آتا ہے وہ خدا سے زیادہ تر نزدیک اوسی وقت ہوتی ہے کہ
جب گھر کی کہری مین ہو اسکو طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہے اسکے رجال صحیح
کے رجال ہین ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نماز عورت کی اندر گھر کے بہتر
ہے اوس نماز سے جو اپنے حجرے مین پڑہے نماز اوسکی اندر تہ خانے یا بخاری
کے بہتر ہے اوس نماز سے جو گھر مین پڑہے رواہ ابوداؤد انہین کی دوسری
حدیث مرفوع مین یون آیا ہے ما صلت امرأۃ من صلوٰۃ احب الی اللہ من
اشد مکان فی بیتها ظلمۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواہ ابن خزیمۃ

فی صحیحہ یعنی بہت پسندیدہ نماز عورت کی وہ ہے جو بہت اندہیری جگہہ مین پڑہی تیسری
روایت اس لفظ سے آئی ہے کہ عورت ستر ہے جب گہر سے باہر نکلتی ہے اوسکو کچہہ ڈر نہین
ہوتا شیطان اوسکے سامنے آتا ہے کہتا ہے تیر اگزر جس کسی پر ہوگا تو اوسکو اچہی لگے گی
عورت جب کپڑے پہنتی ہے یعنی بناؤ کرتی ہے تو شیطان اوس سے یہہ کہتا ہے تو اب کدہر
جاویگی وہ کہتی ہے مین بیمار پرسی کو یا نماز جنازہ پڑہنے کو یا مسجد مین نماز ادا کرنیکو جاتی
ہون حالانکہ کوئی عبادت عورت کی اس سے بہتر نہین ہے کہ وہ اپنے گہر مین بیٹہکر عبادت
کرے اس حدیث کی سند حسن ہے معلوم ہوا کہ عورت گہر سے باہر بدون کسی ایسی ضرورت شدید کے
نہ نکلے جو دوسرے سے نہین ہوسکتی سو ایسی ضرورت اتفاقاً ہی پیش آتی ہے ورنہ سب کام بذریعہ
آدمی کے ہوسکتا ہے گو یہہ نکلنا اوسکا واسطے حق اللہ یا حق العباد ہی کے کیون نہو حق اللہ
جیسے مسجد مین جاکر نماز پڑہنا حق العبد جیسے عیادت مریض کے لئے جانا اکثر عورتین عیادت
کے لئے برادری مین بار بار دوڑتی ہین بہائی بندون سے پردہ نہین کرتین حالانکہ عیادت
ایک بار کرنا کافی ہوتا ہے سو جب اسطرح پر بہی نکلنا عورت کا ٹہیک نہ ٹہیرا تو باغون کی سیر بازارون
کا چکر گلی کوچے مین پہرنا ملکون ملکون کا سفر کرنا گو پردے ہی سے کیون نہو کیونکر درست ہوسکتا
ہے یہہ تو سخت گناہ ہے بلکہ درحقیقت یہہ بے پردگی ہے ایسی عورتون کے دل سے شوق
گانے بجانے ناچنے پہولنے فسق و فجور کی باتین کرنے سننے کا کسیطرح نہین جاتا نہ اجنبی فاسق
عورتون کسبیون کی ہمنشینی انسے چہوٹتی ہے حالانکہ یہہ عورتین اجنبی مرد سے بہی بدتر ہین انکے
سامنے آنا ویسا ہی حرام ہے جیسے غیر محرم مرد کے سامنے آنا اس مقدمے مین علاوہ مستورات
کے اکثر شرفا مرد بہی تساہل کرجاتے ہین سو یہہ بات بالکل منکر شرعی ہے اسکا بہت خیال رکہنا چاہیے
رسول خدا فرماچکے ہین سب سے زیادہ جہنم مین یہی عورتین ہونگی عبد اللہ نے دیکہا کہ کچہہ عورتین دن جمعہ
کے مسجد سے باہر نکل رہی ہین کہا تم اپنے گہرونکو جاؤ وہ تمہارے لئے اس مسجد سے زیادہ تر بہتر ہین
رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد لا باس بہ معلوم ہوا کہ گو عورت کو نکلکر مسجد مین

نماز پڑہ لینا پچھلی صف مین جائز ہے نہ فرض نہ واجب مگر بہتر یہہ ہے کہ مسجد مین بھی
نہ آوے جمعہ مسجد مین نہ جاوے جمعہ تو اوسپر اول ہی سے واجب نہین ہی بلکہ
گہر مین بھی ایسی جگہہ نماز پڑہے جو اندہیری اور گہری جگہہ ہو مطلب یہہ کہ غیر
محرم کی ہوا بھی لگنے نہ پاوے دیکہنا دکہانا کیسا ہان نماز عید گاہ مین آنا آیا ہے
کہ علحدہ ہو کر شریک دعا ہون لکن اگر کوئی عورت عید گاہ مین بھی نجاوے تو کچہہ
گناہ یا ملامت بھی اوسپر نہین ہے علاوہ اسکے یہہ جانا سال بہر مین ایک دو بار
کاہی مسجد مین جانا یا عیادت کے لئے دوڑتے پہرنا بار بار بلاکسی ضرورت اشد کے
گہر سے باہر نکلنا یہہ تو کسیطرح درست نہین تیہہ بھی تو عیادت ہی ہے کہ حال مریض
کا دریافت کروالیا جاوے جانے پر کیا اٹکا ہے بلکہ خود مرد کے لئے بھی ایکدوبار
سے زیادہ عیادت کرنا سنت نہین ہے عیادت مین لحظہ دو لحظہ سے زیادہ ٹہیرنا
بھی خلاف سنت ہے تیہہ اور بات ہے کہ اپنے گہر مین کوئی اپنا عزیز بیمار ہوا وسکی
دوادارو کرے تیمارداری بجالائے یہہ عیادت نہین ہے بلکہ خدمت مریض ہے
اسکا ثواب الگ ہے خصوصاً عورت پر خدمت شوہر کی کرنا اوسکی بیماری مین موکد
تر ہے اسلئے کہ اوسکا حق سب رشتے دارون سے زیادہ ہے ابن مسعود نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کونسا عمل اللہ تعالے کو زیادہ پسند ہے
فرمایا نماز پڑہنا وقت پر متفق علیہ یہہ فضیلت ہمیشہ عورتون سے فوت ہوتی ہے
فضیلت کیسی بڑے بڑے علمار کی بیبیان نماز نہین پڑہتین جو پڑہتی ہین وہ بیوقت
پڑہتی ہین جسطرح منافق کی نماز کہ جب وقت اخیر ہوگیا یا جانے لگا تو اوٹہکر دو چار
ٹکرین لگالین پہر جو نماز بوجہ غسل جنابت یا حیض یا نفاس کے قضا ہوجاتی ہے اوسکو
تو کوئی عورت بھی شاید ادا کرتی ہوگی قضار عمری کا کیا ذکر ہے قضا عمری کے لئے
اگرچہ کوئی دلیل خاص نہین آئی ہے مگر نہ پڑہنے سے پڑہ لینا اچہا ہی ہے کچہہ برا نہین

تم قضاء عمری کو جانے دو توبہ کر ڈالو شاید اللہ تعالے معاف کرے کہین زمانہ حال
و استقبال ہی کی نماز کا اہتمام رکھو اعتبار ہر عمل کا خاتمے پر ہے اگر خاتمہ ایسی حالت
مین ہوگا کہ تم نمازی ہوگے تو امید ہے کہ اللہ تمکو دوزخ سے نجات بخشیگا **فائدہ**
جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے فرق درمیان بندے و کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے
اسکو مسلم نے روایت کیا ہے یعنی اگر نماز پڑہتا ہے مسلمان ہے اگر نہین پڑہتا ہی
تو کافر ہے گو کلمہ گو ہوا کرے دوسری حدیث بریدہ مین یون آیا ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہی نماز
ہے جسنے نماز کو چھوڑا وہ کافر ہوا رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ
کافر ہوجانے مین تارک نماز کے بہت حدیثین آئی ہین محدثین کا یہی مذہب ہے فقہاء
ان حدیثون کی تاویل کرتے ہین مگر قول اول موافق ظاہر سنت صحیحہ کے ہی حافظ
ابن القیم نے اس مقدمے مین ایک کتاب مستقل لکھی ہے جسکا نام کتاب الصلوٰۃ
ہے اس کتاب مین بے گنتی دلیلون سے کفر تارک نماز کا عمداً ثابت کیا ہے فقہاء
کی تاویل کا خوب ہی استیصال کیا ہے جب ایسا آدمی کافر ٹہیرا تو پھر اس لائق بھی
نہوا کہ اوسپر نماز جنازے کی پڑہی جاوے یا مقابر مسلمین مین دفن کیا جاوے بلکہ
اوس سے یہہ کہین گے کہ نماز پڑہ اگر اوسنے توبہ کی نماز پڑہی تو خیر ورنہ فی الفور
قتل کیا جاوے جسطرح مرتد قتل کیا جاتا ہے جب تک خلافت اسلام کی تھی یہی قاعدہ
جاری تہا جب سے اسلام جاتا رہا مسلمان غریب ہوگئے سارے قاعدے دین کے
مٹ گئے اب کسی کی نماز نہ پڑہنے سے پیشانی پر بل بھی نہین پڑتا انا للہ ابن عمر و
بن العاص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جس نے
محافظت کی نماز کی اوسکے لئے نور ہوگا دلیل و نجات ہوگی دن قیامت کے جس نے
محافظت نہ کی اوسکے لئے نہ نور ہوگا نہ دلیل اور نہ نجات ہوگی وہ اوسدن ہمراہ

تارک نماز کے کافر ہونے کی بحث

قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ہوگا رواہ احمد والدارمی والبیہقی
یہہ حدیث بھی دلیل صریح ہے اسبات پر کہ بے نماز کافر ہے اگر کافر نہوتا تو حشر اسکا
کافرون کے ساتھہ کیون قرار پاتا عبداللہ بن شقیق کہتے ہین کہ اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نجانتے تہے مگر نماز کو رواہ
الترمذی یعنی جسنے نماز ترک کی اوسکو کافر سمجھتے تہے ابو الدرداء کا لفظ یہہ ہے
کہ وصیت کی مجھکو میرے دوست یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
بات کی کہ شریک نکرنا تو ساتھہ خدا کے کسی چیز کو اگرچہ تیرے ٹکڑے کیون نہ کئے
جاوین یا تو آگ مین جلایا کیون نہ جاوے نماز فرض کو دیدہ و دانستہ نہ چھوڑنا
جسنے اوسکو عمداً ترک کیا اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہوگیا شراب نہ پینا کہ یہہ
کُنجی ہے ہر بدی کی رواہ ابن ماجۃ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین
مرفوعاً آیا ہے حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑہنے کا سات برس کی عمر مین مارو اونکو
نماز نہ پڑہنے پر دس برس کی عمر مین جدا سلاؤ اونکو اپنے بستر سے رواہ ابوداؤد
یہہ حدیث ہے واسطے نماز پڑہوانیکے لڑکا ہو یا لڑکی اسکے بعد جب بچا بالغ ہوگیا تو پہر خود
ہی اوسپر نماز فرض ہوجاتی ہے اگر اوسوقت بہی نہ پڑہیگا تو کافر رہیگا **فائدہ**
نمازی کے لئے پاک ہونا کپڑے بدن جگہہ کا نجاست سے واجب ہے ننگا نہو ریشمی
کپڑا نہو جامہ شہرت جامہ غصب بہی نہو قبلے کیطرف مونہہ کرکے نماز پڑہے کپڑے کو
سارے بدن پر اسطرح نہ گہیرے کہ کوئی عضو باہر نہو پاجامہ ٹخنے سے نیچے نلٹکاوے
کپڑے کو سر یا کندہے پر ڈالکر دامن وغیرہ چہوڑکر نماز نہ پڑہے دامن کو کمر مین
نہ کہونسے نماز بے نیت کے نہین ہوتی ہے سارے ارکان نماز کے فرض ہین مگر
بیچ کی التحیات مین بیٹہنا یا جلسہ استراحت کرنا اذکار نماز مین کوئی ذکر واجب نہین
ہے مگر تکبیر تحریمہ اور سورہ فاتحہ کا پڑہنا ہر رکعت مین اگرچہ مقتدی ہو پہر تشہد

اخیر کرنا پہر سلام پہیرنا اسکے سوا جو کچہہ ہے وہ سب سنت ہے جیسے اوٹہانا دونون ہاتہون
کا چار جگہہ وقت تکبیر تحریمہ کے وقت رکوع کے پہر رکوع سے سر اوٹہاتے وقت پہر
تیسری رکعت کو کہڑے ہوتے وقت دونون ہاتہہ کان یا کندہے تک اوٹہاوی
انی وجہت وجہی آخر تک پڑہے اعوذ الخ کہے آمین پکارے کسی سورت کو فاتحہ
کے ساتہہ ملالیوے جو ذکر جس رکن مین آیا ہے وہ پڑہے تشہد اوسط بہی پڑہے
آخر نماز مین بعد تشہد و درود کے دعا ر ماثور غیر ماثور جو جی چاہے کرے **فائدہ**
اول وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب ہے آخر وقت وہ ہے کہ سایہ ہر چیز کا برابر
اوس چیز کے سوا سایہ زوال کے ہوجاوے یہہ اول وقت نماز عصر کا ہے جبتک
کہ سورج سفید وصاف رہے جب سورج زرد ہوگیا وقت عصر کا جاتا رہا اول
وقت نماز مغرب کا ڈوبنا سورج کا ہے آخر وقت اوسکا وہ ہے کہ سرخی شفق کی
جاتی رہے یہہ اول وقت ہے عشا کا آخر وقت اوسکا آدہی رات تک ہے اول وقت
فجر کا وہ ہے کہ صبح پہٹ جاوے آخر وقت وہ ہے کہ سورج نکل آوے جو شخص
نماز بہول گیا یا سوگیا ہے اوسکا وقت وہی ہے کہ جسوقت سوکر اوٹہے یا یاد آوے
یہہ نماز اسکی ادا ہے قضا نہین ہان اگر بعد اوٹہنے یا یاد آنے کے نماز نہ پڑہے
تو یہہ نماز گویا عمداً ترک کی متعمد ورنے جب ایک رکعت پالی تو اوسکی نماز ہوگئی
نماز وقت پر پڑہنا فرض ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا بلا عذر
جمع کرنا دو نماز یا زیادہ نماز کا درست نہین ہے عذر جیسے سفر یا مرض بعض کے
نزدیک مرض بہی عذر نہین ہے جسکی طہارت مین بسبب کسی بیماری کے نقصان رہتا
ہے یا وہ تیمم کرتا ہے تو وہ بہی مثل تندرست باوضو کے ہر نماز وقت ہی پر پڑہے
دیر نکرے تین وقت نماز پڑہنا مکروہ ہے بعد صبح کے جب تک کہ سورج اونچا نہ ہو
سورج ڈہلتے وقت سورج ڈوبتے وقت نماز بات کرنے سے یا ایسی کام مین مشغول

ہونے سے جو جنس نماز سے نہین ہے یا کسی شرط یا رکن کے عمداً ترک کرنے سے جاتی رہتی ہی
نماز کہڑے بیٹھے لیٹے اشارے سے درست ہے جسطرح ہو سکے اوسیطرح پڑہے بچے دیوانے
سوتے بیہوش پر نماز واجب نہین ہے نہ عورت پر حیض و نفاس مین **فائدہ** ظہر سے
پہلے چار پیچھے چار عصر سے پہلے چار مغرب کے بعد دو عشا کے بعد دو صبح سے پہلے دو
رکعت نماز پڑہنا سنت ہے تہجد تیرہ رکعت سے زیادہ نہین ہوتا ہے وتر کی ایک رکعت
ہے پانچ سات نو رکعت بہی آئی ہین تین رکعت کی حدیث سخت ضعیف ہے اگر پڑہے تو
بیچ مین بعد دو رکعت کے التحیات کے لئے نہ بیٹھے آخر مین تشہد کرے سلام پہیرے وتر
ہو گیا اول شب مین وتر بعد عشا کے اوسکے لئے ہے جسکو تہجد پڑہنا نہین ہے ورنہ
بہتر یہہ ہے کہ وتر بعد تہجد کے پڑہے جہانتک ہو سکے نماز تہجد نہ چھوڑے اس نماز کی
فضیلت حق مین امت کے بیحد و بے حساب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
پر یہہ نماز واجب تہی ہمارے لئے سنت موکدہ ہے تحیت المسجد کی دو رکعت واجب ہین
ہر اذان و اقامت کے بیچ مین بہی دو رکعت ثابت ہین اسیطرح نماز اشراق چاشت
استخارہ کسوف خسوف استسقا عیدین وغیرہ بہی مسنون ہین نماز جماعت سنت
موکدہ ہی جماعت دو آدمیون سے بہی ہو جاتی ہے خواہ نماز جمعہ کی ہو یا اور کوئی
نماز مگر جتنے لوگ زیادہ ہونگے اوتنا ہی ثواب بہی زیادہ ہوگا عورت اگر عورتون
کی امام بنے تو صف کے بیچ مین کہڑی ہو جمعہ کی نماز عورت غلام مسافر بیمار پر فرض نہین
یہہ نماز برابر نماز پنجگانہ کے ہے بلا فرق اسمین فقط دو خطبے زیادہ ہین اسکا وقت
وہی ظہر کا وقت ہے مگر امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے بہی درست ہے یہہ خصوصیت
ہے یوم الجمعہ کی سفر مین قصر کرنا نماز کا واجب ہے مرد ہو یا عورت جمع کرنا دو نماز کا
ہی تقدیماً تاخیراً جائز بلکہ مسنون ہے سفر کی کچھ حد نہین ہے جب گہر سے باہر نکلا گو ایک
ہی منزل ہو تو مسافر ہو گیا جس شہر مین چار دن ٹہیرنے کا ارادہ کرے تو نماز پوری پڑہے

تردد مین اگر بیس دن تک رہیگا تو قصر ہی کریگا یہہ مسائل نماز کے موافق سنت صحیحہ کے لکھی گئے ہین ہر مرد و عورت کو اسکی سخت پابندی چاہیئے ؛

فصل بیان مین روزے کے

حدیث ابی ہریرۃ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے بہشت کے دروازے کھول دئے جاتے ہین جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہین شیطانون کو قید کر دیا جاتا ہے متفق علیہ ایک دروازے کا نام ریّان ہی اوس دروازے سے روزہ دار ہی بہشت مین جاوینگے یہہ مضمون حدیث سہل بن سعد مین آیا ہے حدیث مذکور متفق علیہ ہے ہر نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے سات سو گنی تک مگر روزہ کہ وہ خدا ہی کے لئے ہے وہی اوسکی جزا دیگا متفق علیہ من حدیث ابی ہریرۃ معلوم ہوا کہ روزے کا اجر بحساب ہے سات سو چند سے بہی زیادہ ہی زیادہ بہی کیسا جسکی کچہ حد ہی ہمکو نہین بتائی فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون روزہ بہی مثل نماز کے فرض عین ہے جو حکم تارک نماز کا عمداً ہے وہی حکم اسکا بہی ہے رسول خدا نے فرمایا ہے جسنے جہوٹ بات کہنا نہ چہوڑا اور بُرا عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ کو کچہ حاجت اسکی نہین ہے کہ وہ اپنا کہانا پینا چہوڑ دے رواہ البخاری. دوسری روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ تم مین سے جسکا روزہ ہو وہ بیحیائی نکرے گپ شپ نہ لگاوے اگر کوئی اسکو گالی دے یا اس سے لڑے تو کہدے کہ میرا روزہ ہے اسکو بہی بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے روزہ رکہنا آدہا صبر ہے لیلۃ القدر مین جاگنا عبادت کرنا بڑا اجر رکہتا ہے رمضان مین قیام کرنے کا بڑا ثواب ہے سارے اگلے گناہ صغیرہ مٹ جاتے ہین عورت کو نفل روزہ رکہنا بدون اجازت شوہر کے

جائز نہین ہے حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جس عورت نے بغیر اذن شوہر کے روزہ رکھا
پہر شوہر نے اوس سے ارادہ کسی بات کا کیا اوسنے نہ مانا تو اوسپر تین گناہ کبیرہ لکھے جاتے
ہین رواہ الطبرانی فی الاوسط یہہ حدیث غریب ہے سفر مین افطار غنیمت ہے جسکو
قوت ہو اوسکے لئے رخصت ہے مگر بہتر یہہ ہے کہ باوجود قدرت کے بہی نرکہے حدیث
عمار بن یاسر مین آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہہ کچہہ نیکی نہین ہے
کہ تم سفر مین بہی روزہ رکہو اللہ نے تمکو رخصت دی ہے تم اس رخصت کو قبول کرو
رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن افطار مین جلدی کرنا سحری کہانے مین
دیر کرنا مسنون ہے یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے روزہ افطار کرانے کا
بہی بڑا اجر ہے حدیث زید بن خالد جہنی مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ
وسلم نے فرمایا ہے جسنے افطار کرایا کسی روزہ دار کو اوسکو اجر ہے برابر روزہ دار
کے بدون اسکے کہ اجر اوس صائم کا کم ہو اسکو ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن
حبان نے روایت کیا ہے ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے اس سے بڑہکر بہی اور بہت حدیثین
اسکی فضیلت مین آئی ہین خدا کی رحمت کا کچہہ شمار نہین ہو سکتا عطاؤہ جم وفضلہ
واسع یہہ بہی فرمایا ہے کہ روزہ سپر ہے یعنی آگ دوزخ سے بچاتا ہے جب تک کہ اوسکو
پہاڑ نہ ڈالے رواہ النسائی عن ابی عبیدۃ باسناد حسن وابن خزیمۃ فی صحیحہ
والبیہقی پہاڑنے کا یہہ مطلب ہے کہ جو کام روزے مین کرنا منع ہین وہ نکرے اگر
کریگا تو گویا روزے کو پہاڑ ڈالا اب روزے کا کچہہ اجر نہ ملیگا طبرانی نے اوسط مین
اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہاڑنا اوسکا کذب وغیبت سے ہوتا ہے حدیث ابی ہریرہ
کا لفظ یہہ ہے کہ روزہ کچہہ کہانے پینے سے نہین ہوتا ہے روزہ تو لغو ورفث سے
ہوتا ہے یعنی بیہودہ بات بیحیائی بے شرمی کا کام نکرے تجھکو اگر کوئی گالی دے یا تجھسے
اولجہے تو تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون اسکو ابن خزیمہ ابن حبان نے روایت کیا ہے

حاکم نے اس حدیث کو شرط مسلم پر بتایا ہے دوسری روایت مین ابوہریرہ سے یون آیا ہے بہت روزہ دار ہین جنکو روزے سے سوا بہوک کے کچہہ حاصل نہین ہوتا بہت قائم ہین جنکو قیام سے سوا جاگنے کے کچہہ فائدہ نہین ملتا رواہ ابن ماجۃ واللفظ لہ والنسائی وابن خزیمۃ فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری لفظ ان دونون کا یہہ ہے بہت روزہ دار ہین جنکا حظ روزے سے یہی بہوک پیاس ہے بہت رات کے کہڑے ہونے والے ہین جنکا حصہ اس قیام سے یہی جاگنا نیند کا کہونا ہے تیہہ مضمون بہت حدیثون مین آیا ہے مطلب یہہ ہوا کہ جسنے روزہ رکہا پہر لغو ولہو ولعب وکذب وغیبت ونمیمہ ورفث وفسق وفجور وغیرہ امور منکرہ کو نچہوڑا بری باتون برے کامون سے نہ بچا تو اوسکا روزہ مقبول نہین ہے وہ بیفائدہ بہوکا پیاسا رہا اسیطرح جسنے رات عبادت مین بسر کی مگر بری باتون سے نہ بچا تو وہ عبادت اوسکی قبول نہوگی ناحق نیند کہو کر ساری رات جاگتا رہا ۵

ہم سے غافل رہ اگر رات کو جاگے تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین

فائدہ حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے افطار کیا ایک دن رمضان مین بدون کسی رخصت ومرض کے تو سارے زمانے کا روزہ رکہنا بہی اوسکا عوض نہین ہو سکتا رواہ الترمذی واللفظ لہ وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ فی صحیحہ والبیہقی معلوم ہوا کہ بے وجہ روزہ ترک کرنے کا بڑا گناہ ہے حدیث ابی امامہ کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین سوتا تہا دو آدمی آکے مجہکو ایک سخت پہاڑ پر لیگئے وہان مین نے ایک قوم دیکہی کہ جنکو اولٹے سر پاؤن کے بل لٹکایا ہے اونکی باچہین پہٹی ہوئی ہین اونمین سے خون بہتا ہے مینے پوچہا کہ یہہ کون لوگ ہین کہا وہ لوگ ہین جو روزہ کہولنے کے وقت سے پہلے افطار کر بیٹہتے ہین رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان

فی صحیحیہما ابن عباس کہتے ہین رسول خداؐ نے فرمایا ہے رسی اسلام کی قاعدہ دین کا تین چیزین ہین جنپر بنیاد اسلام کی رکہی گئی ہے جسنے ایک کام کو بہی اونین سے ترک کیا وہ کافر حلال الدم ہے ایک گواہی لا الہ الا اللہ کی یعنی مع محمد رسول اللہ دوسری نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا رواہ ابو یعلی باسناد حسن دوسری روایت کا لفظ اسطرح پر ہے جسنے ترک کیا ایک کو بہی اونین سے وہ کافر ہے ساتہہ خدا کے قبول نہین فرض اوسکا اور نہ نفل اوسکا خون و مال حلال ہے معلوم ہوا کہ جسطرح ترک نماز سے عمداً کفر آجاتا ہے اسیطرح آدمی ترک صوم سے عمداً بلا عذر کافر ہوجاتا ہے **فائدہ** رمضان شریف کا روزہ تو فرض عین ہے اسکے سوا نفل صوم اور بہی بہت ہین جیسے چہہ روزے ماہ شوال کے اسکو حدیث مرفوع ابی ایوب مین برابر صیام دہر کے رکہا ہے رواہ مسلم واھل السنن و الطبرانی یا جیسے روزہ عرفہ کا اوس شخص کے لئے جو عرفہ مین موجود نہو یہہ دو سال کے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے یہہ مضمون حدیث ابی قتادہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے تو روزہ ذیحجہ کی بہی بہت فضیلت آئی ہے یا جیسے روزہ محرم کا اسکو بعد رمضان کے افضل صیام فرمایا ہے ہر اک دن کا روزہ محرم مین برابر تیس روزے کے ہوتا ہے رواہ الطبرانی عن ابن عباس مرفوعاً واسنادہ لا باس بہ یا جیسے روزہ عاشورے کا کہ یہہ ایک سال کا کفارہ ہے اسکو مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہے یا جیسے روزے ماہ شعبان کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینے مین بہت روزے رکہتے تہے فرماتے اس مہینے مین اعمال طرف خدا کے مرفوع ہوتے ہین مین چاہتا ہون کہ جب میرا عمل جاوے تو مین روزہ دار ہون اسکو نسائی نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے یا جیسے تین روزے ہر مہینے کے انکو ایام بیض کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ کو وصیت کی تہی کہ ہر ماہ مین

تین روزے رکہا کرو رواہ مسلم عنہ یہہ تین روزے برابر صوم دہر کے ہین گویا جسنے یہہ روزے رکہے اوسنے ساری عمر روزہ رکہا یا نبیؐ جیسے روزہ پیر و جمعرات کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن روزہ رکہتے فرماتے کہ آجکے دن اعمال عرض کئے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ جب میرا عمل عرض کیا جاوے تو مین روزہ دار ہون رواہ الترمذی عن ابی هريرة وقال حديث حسن غريب یا جیسے روزہ چہارشنبہ پنجشنبہ جمعہ سنیچر اتوار کا ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے روزہ رکہا دن چہارشنبہ پنجشنبہ کا اوسکے لئے دوزخ سے برائت لکہی گئی رواہ ابو یعلی یا جسنے جمعہ بہی انکے ہمراہ ملا لیا اوسکے لئے بہشت مین گہر بنایا جاویگا رواہ الطبرانی فی الاوسط ہان تنہا روزہ جمعہ یا سنیچر کا منع ہی اسلئے ایک دن آگے یا پیچہے کا روزہ اوسکے ساتہ ملا لیوے نہایت عمدہ طریقہ صوم کا وہ ہے جو داؤد علیہ السلام نے اختیار کیا تہا وہ یہہ ہے کہ ایک دن روزہ رکہے ایک دن افطار کرے ہمیشہ روزہ رکہنا یا وصل کرنا منع ہے دونون عید اور ایام تشریق مین روزہ رکہنا حرام ہے اسیطرح استقبال کرنا ماہ رمضان کا ایک دو روزے سے منع ہے مگر اوسکو کہ جسکو عادت صوم نفل کی ہے وہ نفل اتفاقاً ان دنون مین واقع ہوا **فائدہ** روزہ رمضان کا ایک مرد عادل کے چاند دیکہنے یا شعبان کی گنتی پوری ہونے سے واجب ہوجاتا ہے جب تک چاند شوال کا نظر نہ پڑے تیس روزے برابر رکہے اگر ایک شہر مین کسی نے چاند دیکہا تو اور شہر والون کو بہی موافقت اونکی لازم ہے مذہب حنفیہ کا بہی یہی ہے روزے کی نیت صبح سے پہلے کرے روزہ کہانے پینے صحبت کرنے سے عمداً جاتا رہتا ہے نسیان سے اگر کہا لیا یا پی لیا یا جماع کیا تو نہین جاتا ہان بوجہہ کر اگر توڑ ڈالا ہے تو کفارہ واجب ہوگا ایک گردن آزاد کرے یا دو مہینے تک روزے رکہے یا ساٹہہ مسکین کہلاوے

جسنے کسی عذر شرعی سے روزہ نہین رکہا اوسپر قضا کرنا روزہ کا واجب ہے جسطرح
عورت حیض نفاس مین مسافر سفر مین بیمار مرض مین روزہ نہین رکہہ سکتا ہے جسکو
یہہ ڈر ہو کہ روزہ رکہنے سے بیماری مین کمزور یا تلف ہو جاویگا اوسکو افطار کرنا
روزے کا عزیمت ہے جو شخص مر گیا اور اوسپر روزے تہے تو اوسکی طرف سے اوسکا
ولی روزہ رکہے جو بوڑہا آدمی مرد ہو یا عورت ادا یا قضا روزے کی نکر سکے وہ ہر دن
ایک مسکین کو کہلا دے اعتکاف اگرچہ ہر وقت مسجد مین مشروع ہے مگر رمضان مین
زیادہ تر تاکید اوسکی آئی ہے خصوصاً عشرۂ اخیر مین معتکف مسجد سے سوائے حاجت
ضروری کے باہر نہ نکلے یہہ سب خلاصہ ہے احادیث کا ۞

فصل بیان مین زکوٰۃ کے

اسلام کی پانچ بنیادون مین ایک زکوۃ دینا بہی ہے زکوٰۃ کا حکم ویسا ہی ہے
جیسے نماز و روزہ و حج کا حدیث ابی ہریرہ و ابی سعید مین مرفوعاً آیا ہے جو بندہ پانچون
نماز پڑہے رمضان کا روزہ رکہے زکوٰۃ نکالے ساتون کبائر سے بچے اوسکے لئے دروازے
بہشت کے کہولدئے جاتے ہین اوس سے کہتے ہین ادخل بسلام یعنی تو سلامتی
سے اسمین داخل ہو اسکو نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان نے روایت
کیا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے معلوم ہوا بہشت اس شرط سے نماز
روزے زکوٰۃ پر ملتی ہے کہ جب گناہ کبیرہ نکرے اسیلئے یہہ بات ٹہیر چکی ہے کہ تہوڑی
عبادت ہمراہ ترک گناہ کے زیادہ عبادت سے ہمراہ گناہ کے مفید تر ہے کیونکہ دور
کرنا نقصان کا حاصل کرنے نفع پر مقدم ہوتا ہے انس بن مالک نے کہا ایک آدمی
قوم تمیم کا آیا اوسنے کہا اے رسول خدا مین بڑا مالدار ہون اہل عیال بہی شہر مین
رکہتا ہون کیا کرون کسطرح خرچ کرون فرمایا مال کی زکوۃ نکال یہہ تجھکو پاک کریگی

صلۂ اقرباکر مسکین وہمسایہ وسائل کا حق پہچان رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح
معلوم ہوا کہ دینا زکوۃ کا رشتہ دارون کو درست ہے حدیث ابی الدرداء مین زکوۃ
کو اسلام کا پل فرمایا ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے
اپنے مال کی زکوۃ دی اوسکا شر دور ہوا اسکو طبرانی نے اوسط مین ابن خزیمہ نے
اپنی صحیح مین روایت کیا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث شرط مسلم پر ہے ابن عمر نے کہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مال گو نیچے سات زمینون کے کیون نہو
جب اوسکی زکوۃ دی تو وہ کنز نرہا ہر مال جسکی زکوۃ نہین دی گو ظاہر ظہور ہی
کیون نہو وہ کنز ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط مرفوعاً **فائدہ** ابو ہریرہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو نے زکوۃ دیدی
تو واجب خدا کا جو تجہپر تہا ادا ہوگیا اور جسنے مال حرام جمع کیا پہر اوسمین سے صدقہ
دیا اوسکو کچہہ اجر نہ ملیگا بلکہ اوسپر وبال اوسکا پڑے گا اسکو ابن خزیمہ وابن
حبان نے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے مال حرام وہ مال ہے جو رشوت
چوری غصب زنا حلوان مین لیا گیا ہے یا شراب مردار سور بت کتے بلی خون
بیچکر جمع کیا ہے یا نر کو مادہ پر چہوڑ کر لیا ہے یا چڑیا یا زائد پانی یا مچہلی کو پانی
مین یا پرندہ کو ہوا پر یا جانور کے حمل کو بیچکر حاصل کیا ہے جتنے بیوع شرع مین حرام
یا مکروہ ہین اون سبسے مال کا حاصل کرنا داخل ہے مال حرام مین فتح المغیث مین
ان بیوع کا ذکر لکہا ہے اس زمانے مین مال حلال ملنا بہت مشکل ہے اکثر مال
حرام ہی ہوتا ہے حرام سے زکوٰۃ نکالنا صدقہ دینا بیفائدہ ہے نیکی برباد گناہ لازم
آتا ہے جو شخص چاندی سونے والا زکوٰۃ نہین دیتا اوسکے مال کو دن قیامت کے
تختہ بنا کر اوس تختے سے اوسکے ماتہے پہلو پشت کو آگ جہنم سے گرم کرینگے پچاس ہزار
برس تک یہی ہوگا جب تک لوگ اپنے حساب کتاب سے فارغ ہو کر بہشت یا دوزخ مین

جاوینگے یہی حکم اونٹ بکری گاؤ گھوڑے کی زکوٰۃ کا ہے یہہ مضمون حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین نزدیک بخاری ومسلم کے مطولاً آیا ہے اسی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ یہہ جانور اوسکو اپنے سمون کہرون سے روندینگے مسروق کی حدیث مین مانع زکوٰۃ کو ملعون فرمایا ہے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ ورواہ احمد وابو یعلی وابن حبان فی صحیحہ عن ابن مسعود حدیث ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے سب سے پہلے جو دوزخ مین جاوینگے تین آدمی ہین ایک امیر مسلط دوسرا وہ مالدار جسنے خدا کا حق ادا نکیا تیسرا فقیہہ فخر کرنیوالا اسکو ابن خزیمہ و ابن حبان نے روایت کیا ہے ابن مسعود کی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے ہمکو حکم ہے نماز پڑہنے زکوٰۃ دینے کا جسنے زکوٰۃ نہ دی اوسکی نماز نہوئی رواہ الطبرانی فی الکبیر اصبہانی کا لفظ یہہ ہے جسنے نماز پڑہی زکوٰۃ نہ دی وہ سرے سے مسلمان ہی نہین ہے کوئی عمل اوسکو نفع نہ دیگا معلوم ہوا کہ یہہ پانچ چیزین جنپر بنیاد اسلام کی ہے لازم ملزوم یکدیگر ہین اگر ایک بنیاد پر قدم رکہا چار یا تین یا دو باقی کو چہوڑ دیا تو مسلمان نہین ہے اوسکی یہہ ایک بنیاد بہی برباد گئی اکثر لوگ نماز تو پڑہ بہی لیتے ہین مگر زکوٰۃ نہین دیتے روزہ نہین رکہتے حج نہین کرتے انکی نماز مقبول نہین یہہ کافرون کے حکم مین ہین حدیث ثوبان مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے بعد کنز چہوڑا یعنی مال جمع کر کے خزانہ مین رکہہ گیا زمین مین گاڑ گیا اوسکی زکوٰۃ نہ دی تو یہہ مال ایک گنجا سانپ بنکر اوسکو کاٹے گا کہیگا مین تیرا خزانہ ہون جو تو چہوڑ گیا ہے پہر اوسکے ہاتھ کا لقمہ بنا کر چبا جائیگا پہر سارے بدن کو کاٹیگا اسکو بزار نے روایت کیا ہے اسکی سند حسن ہے ورواہ الطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیہما یہہ مضمون بہت حدیثون مین آیا ہے عمارہ بن حزم کی حدیث مین ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین چار چیزین ہین جنکو خدا نے اسلام مین فرض کیا ہے جسنے تین کین وہ کچہ اوسکے کام نہ آوینگی جبتک کہ سب چیزین نکرے نماز زکوٰۃ صوم رمضان حج بیت اللہ اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے انس بن مالک

کا لفظ یہہ ہے کہ مانع زکوۃ دن قیامت کے دوزخ مین ہوگا رواہ الطبرانی فی الصغیر
عائشہ کہتی ہین رسولؐ خدا نے فرمایا ہے نہین ملی زکوۃ کسی مال مین مگر اوسکو تباہ کردیا
رواہ البزار والبیہقی منذری نے کہا اس حدیث کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ جس
مال کی زکوۃ نہین نکالی جاتی ہے وہ مال ہلاک و برباد ہوجاتا ہے جسطرح حدیث عمرؓ مین آیا ہے
ما تلف مال فی بر لا بحر الا بحبس الزکوۃ دوسرے معنی یہہ ہین کہ آدمی مال زکوۃ
کا لے لیتا ہے اور وہ غنی ہے اوسکو لیکر اپنے مال کے ساتھہ رکھتا ہے سو یہہ مال اوس
مال کو بھی برباد کردیتا ہے وبھذا فسرہ الامام احمد معلوم ہوا کہ جسطرح مال مانع زکوۃ
کا تباہ ہوجاتا ہے اسیطرح اوس شخص کا مال بھی جو باوجود تونگری کے مال زکوۃ لیتا ہے
تباہ ہوجاتا ہے اکثر لوگ دنیا مین ایسے بھی ہین کہ دیدہ و دانستہ مال زکوۃ کے لینے سے
انکار نہین کرتے بے تکلف لے لیتے ہین حالانکہ مستحق زکوۃ کے نہین ہین ایسے لوگون کو
حدیث ابن عمرؓ مین منافق فرمایا ہے رواہ البزار جو قوم زکوۃ نہین دیتی وہ قحط مین
مبتلا ہوتی ہے رواہ الطبرانی عن بریدۃ و رواتہ ثقات والبیہقی حاکم نے کہا یہہ
حدیث شرط مسلم پر ہے ابن عباسؓ کی حدیث مین یون آیا ہے کہ پاک مال زکوۃ نہ دینے
سے ناپاک ہوجاتا ہے ناپاک مال زکوۃ دینے سے پاک نہین ہوتا رواہ الطبرانی
فائدہ زکوۃ اوسپر فرض ہے جو عاقل بالغ ہو کیونکہ حکم زکوۃ کا مثل حکم نماز روزے
حج کے ہے جسنے یہہ کہا کہ مال اطفال کی زکوۃ اوسکا ولی نکالے اوسنے مطلب شرع کا
نہ بوجھا جانورون مین زکوۃ فقط اونٹ گاۓ بکری پر ہے ان تینون کی زکوۃ کا بیان
فتح المغیث مین لکھا ہوا ہے اس جگہہ اسکے ذکر کی حاجت نہین ہے اسلیئے کہ اکثر لوگ اسکی
تجارت نہین کرتے ہین جو تجارت کرتے ہین وہ غالباً ہندو وغیرہ ہین رہا سونا چاندی
سو جب ایکسال پورا ان دونون پر گزر جاوے تب چالیسوان حصہ دینا لازم آتا ہے
سونے کے نصاب بیس دینار ہین یعنی ساڑھے سات تولہ چاندی کے نصاب دو سو

منافق

درہم ہین یعنی ساڑہے باون تولہ جو اس مقدار سے کم ہو اوسپر کچہہ زکوۃ نہین ہی اسیطرح
کرایہ کے گہر تجارت کے مال وجواہر وغیرہ پربہی وجوب زکوۃ کا کسی ایسی دلیل صریح صحیح مرفوع
متصل سے ثابت نہین ہے جسپر یقین کامل ہو معہذا اگر کسی نے مال تجارت کی بہی زکوۃ
دیدی تو کچہہ ڈر نہین ہے اسلیے کہ زکوۃ کے سوا اور بہی حق مال مین ہوتا ہے **فائدہ**
گیہون جو جوار خرما خشک منقی مین دسوان حصہ واجب ہے جس زمین کو پانی سے سینچا
ہے اوسمین نصف عشر ہے نصاب پانچ وسق ہین اسکے سوا جو ہے جیسے ساگ بہاجی اسپر
کچہہ زکوۃ نہین شہد مین بہی دسوان حصہ ہے غرضکہ اشیا زکوۃ یہی ہین جو اسجگہہ مذکور
ہوئے اسکے سوا کسی چیز پر زکوۃ نہین آتی یہہ ہزارون ٹکسین یہہ صدہا رقوم سوائے
جو ملوک وسلاطین نے نکالے لگائے ہین یا مقدار نصاب سے زیادہ زکوۃ لیتے ہین بالکل
مال حرام مظلمۂ عام ہے ہرگز اسکا لینا دینا درست نہین ہے جب سے اسلام غریب ہو گیا
مسلمان غربت وذلت وقلت وعلت مین پڑگئے تب سے دنیا ظلم وجور سے بہر گئی ہے انہین
کامون کا یہہ انجام ہوا کہ سلطنت اسلام جاتی رہی کفر آگیا اب رونے جہینکنے سے کیا
ہوتا ہے خود کردہ را چہ درمان تیشہ بپاے خود زدن اسی کو کہتے ہین ہان رہے سہے
رؤسا ر اسلام اب بہی اگر خدا سے ڈر کر زکوۃ شرعی پر اکتفا کرین تو امید ہے کہ نجات
ملے رعیت آسودہ رہے مگر یہہ کہان ہو سکتا ہے جب تک مال زیادہ نہو تب تک فسق
وفجور کے کام خاطر خواہ کسطرح سر انجام ہو سکتے ہین مال حلال مین اتنی گنجایش کہان ہے
کہ اوسطرح اوڑایا جاوے جسطرح یہہ مال حرام اوڑایا جاتا ہے **فائدہ** جنکو
زکوۃ کا مال دیا جاتا ہے وہ آٹہہ طرح کے لوگ ہین خدا نے قرآن شریف مین اونکو نام بنام
بیان کر دیا ہے زکوۃ کے مصرف کو کسی اور پر نہ چہوڑا نہ پیغمبر پر نہ غیر پیغمبر پر وہ آٹہہ شخص
یہہ ہین فقیر مسکین عامل صدقات نومسلم یہہ چار ہوئے فقیر وہ ہے جسکے پاس کچہہ
بہی نہین ہے مسکین وہ ہے جسکی آمدنی کم خرچ زیادہ ہے عامل وہ ہے جو زکوۃ کی تحصیل

کرتا ہے جیسے آجکل کے تحصیلدار نومسلم وہ ہے جو تازہ ایمان لایا ہے اوسکی دلجوئی کیلئے
زکوٰة دینا چاہیے پانچوین گردن چھوڑانے مین چھٹے کسی کے قرض ادا کرنے مین ساتوین جہاد
مین آٹھوین مسافر کو دینا جہاد سے یہہ مراد ہے کہ غازی کو زکوٰة دے اِن مصارف کے
سوا کسی جگہہ صرف کرنا زکوٰة کا درست نہین ہے اگر یہہ سب اقسام موجود ہون تو سب
مین برابر تقسیم کرے اگر دو چار ہون تو اونہین کو دے مگر بنی ہاشم اور اونکے غلامون کو
اور تندرست کمانے والے آدمی کو نہ دے سادات پر لینا زکوٰة کا یا انکو زکوٰة کا مال
دینا دونون حرام ہین اسلیئے کہ یہہ مال لوگون کا میل کچیل ہے اللہ نے انکو شرف وفضل
بخشا ہے یہہ صدقہ لائق انکے حال ومرتبہ کے نہین ہے گو یہہ لوگ ایسے ہی کیون نہون
کہ انپر کوئی وصف منجملہ اوصاف ہشتگانہ مذکور کے صادق آتا ہو پہلے انکو خمس ملاکرتا
تہا اب انکو عین المال بیت المال سے بقدر کفایت دینا لازم ہے کیونکہ جسطرح سارے
مسلمانون کا حق خزانہ ریاست مین ہے اسیطرح انکا حق بہی ثابت ہے بلکہ یہہ سب سے
زیادہ تر مستحق ہین اسلیئے کہ انہین کے جد امجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
طفیل مین یہہ اسلام کے رئیس ہوئے ہین ریاست کے والی بنے ہین اونہین کے صدقے
مین انکو ایمان ملا ہے آخرت مین امید نجات کی رکھتے ہین سو جبکہ انہون نے احسان
فراموشی کی اونکا حق ادا نہ کیا تو پھر یہہ اسلام نہوا صریح نا انصافی ہوئی قیامت
کے دن خدا ورسول کو کیا مونہہ دکھلائین گے باوجود قریش وسادات کے انکو امیر رئیس
بادشاہ سلطان خلیفہ امام بنانا ہی درست نہ تہا مگر جبکہ بنگئے تو اب اتنا تو ضرور ہی ہے
کہ ہر سید کیساتھہ موافق اوسکی لیاقت دینی دنیوی کے سلوک کرتے رہین مفت مین بلا خدمت
اگر ندین تو انکو نوکر چاکر ہی رکھہ لین اپنے فاسق فاجر رشتہ دارون دوستون کو
تو لاکھون ہزارون سیکڑون روپیہ بلا خدمت خلاف شرع دیتے ہین حالانکہ وہ ہرگز
مستحق اسکے نہین ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دارون بلکہ خاص

اونکی اولاد کو نوکر تک بھی نہین رکہتے مفت مین دینا یا اونکا حق واجب شرعی ادا کرنا
کیسا بلکہ ابتو سب سے زیادہ حقیر یہی سادات لوگ ہین انکی عزت و آبرو ریاستون مین
برابر غلام و کنیز و خدم و حشم کے بھی نہین ہے کسی اور رشتہ دار ریاست کے برابر ہونے
کا تو کیا ذکر ہے یہی دلیل ہے اس بات کی کہ انکا ایمان ناقص ہے انکو گویا قیامت کا
یقین نہین ہے انہون نے دنیا ہی کی زندگی کو زندگی سمجھ لیا ہے سمجھہ لین مگر خاطر
جمع رکہین کہ اگر انکے لئے دنیا ہے تو ہمارے لئے آخرت ہے جتنا یہہ ہمکو اس جگہہ ذلیل
و خوار رکہتے ہین ہزار چند اس سے بڑھ کر یہہ وہان نزدیک خدا و رسول کے ذلیل و
خوار ہونگے دنیا کی رسوائی بمقابلہ رسوائی آخرت کے کچھہ بھی چیز نہین ہے دنیا خواب
و سراب ہے بہت جلد گزر جاتی ہے آخرت باقی و پایدار ہے وہان کا حساب کتاب
کچھہ اور ہی رنگ دکہلا ویگا صبر کا اجر بے حساب ہوتا ہے اللہ تعالے ساتھہ صبر کرنیوالون
کے رہتا ہے اترانے والون فخر کرنے والون کو دوست نہین رکہتا ۞

فصل بیان مین آیات نماز و زکوٰۃ کے

قال تعالیٰ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون یعنی
اس کتاب مین ہدایت ہے اون پرہیزگارون کے لئے جو یقین رکہتے ہین بے دیکھی چیز
پر اور قایم رکہتے ہین نماز کو اور جو کچھہ ہمنے اونکو دیا ہے اوسمین سے خرچ کرتے ہین
غیب مین اللہ پاک اور قضا و قدر اور اشراط ساعت و عذاب قبر و حشر و نشر و صراط
و میزان و جنت و نار اور ہر وہ چیز جو ہم سے چھپی ہوئی ہے داخل ہے اُن سب چیزون
پر یقین لانا یہی ایمان شرعی ہے حدیث جبریل علیہ السلام کا مطلب بھی یہی ہے قال
ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ
وشرہ قال صدقت اکثر ائمہ کا یہی مذہب ہے کہ ایمان شرعی مین اعتقاد و قول و عمل

مطلوب ہے ایمان بڑہتا گھٹتا رہتا ہے ایمان کے کچھہ اوپر ستر شعبے ہین سب مین افضل کہنا
لا الہ الا اللہ کا ہے سب مین ادنے دور کرنا ایذا کی چیز کا ہے راہ سے حیا ایک شاخ
ہے ایمان کی غرضکہ نماز سے پہلے درستی ایمان کی درکار ہے اسیلئے پانچ چیزون مین
جو بنیاد اسلام کی ہین سب سے پہلے کلمہ طیبہ کی شہادت کا ذکر کیا ہے یہہ ایمان بالغیب
بڑی مشکل چیز ہے اسلئے کہ فرائض و واجبات کا ادا کرنا محارم و مکروہات کا ترک کرنا
پھر ساری عمر اسی حالت استقامت مین بسر کرنا محض رجا و خوف آیندہ پر گویا ایک
توقع موہوم پر اپنی جان کو محنت مین ڈالنا اپنے مال کو خرچ کرنا ہے جسکو اللہ توفیق
دیتا ہے وہی پکا مومن ہوتا ہے نہین تو یہہ دنیا بڑے دہوکے کی جگہہ ہے نفس و شیطان
طرح طرح کے وسوسے شک شبہے ڈالکر راہ سے بہکا دیتے ہین کہتے ہین کہ عیش موجود کو
ایک امید موہوم پر چھوڑنا کونسی عقل ہے لوگ اس دہوکے مین آکر عبادت چھوڑکر فسق
و فجور مین پہس جاتے ہین انکا ایمان بالکل ضعیف ہوجاتا ہے جب یہہ حالت اپنر غالب
ہوجاتی ہے تو زیادہ عمر ہونے اور حالات عیش دنیا دیکھکر بالکل ایمان سے دست بردار
ہوجاتے ہین بعض یہہ سمجھہ لیتے ہین کہ اصل ایمان یہی کلمہ پڑہنا نماز روزہ زکوۃ حج کا
اقرار کرنا ہے اس ایمان کی درستی گویا فقط اقرار زبانی سے ہوجاتی ہے رہا عیش
و فسق و فجور سو معاف ہوجاویگا ہم اس مزے کو کیون ترک کرین یہان ہی خاطر خواہ
چین اڑالین ہرطرح کی لذت پالین وہان اللہ غفور و رحیم ہے ضرور ہی بخشدیگا
تو گویا دونون جگہہ کا مزا لیلیا وہ برے رہے جنہون نے یہان کا ناجائز مزا آخرت
کے ڈر سے چھوڑدیا ہے اسطرح کے صدہا دہوکے طرف سے نفس و شیطان کے انسان
کو لگے رہتے ہین یہی وسوسے اوسکو ایمان سے روک کر آخر کو بد دین کردیتے ہین کوئی
دہریہ ہوجاتا ہے کوئی نیچریہ کوئی منکر آخرت کوئی مشرک کوئی فاسق کوئی منافق جو سچے
مومن ہین وہ کسیطرح انکے دہوکے مین نہین آتے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان

اللہ نے شیطان سے کہا میرے بندون پر تیرا کچھ زور نہ چلیگا غرضکہ انکو آخرت کا ایسا یقین ہے کہ گویا یہہ اپنی آنکھ سے جا کر دیکھہ آئے ہین جانتے ہین کہ جس قصور کی جو سزا مقرر ہے وہ خواہی نخواہی قصوروار کو ہوگی جو کچھہ آفات مرتے دم پہر قبر پہر حشر مین ہونے والے ہین وہ بے شبہہ پیش آوینگے اسلیئے یہہ لوگ گناہون سے بچتے ہین جس عبادت کا جو اجر مقرر ہے جانتے ہین کہ وہ بہی ضرور ہی ملیگا اسلیئے عبادت مین کوشش کرتے ہین سب سے زیادہ عمدہ عبادت نماز ہے کائنات مین جو چیز ہے وہ اپنے معبود کی عبادت مین رہتی ہے ہر مخلوق کی عبادت جدا جدا ہے تسبیح گننے مین تو ساری مخلوقات یکسان شریک ہے مگر عبادت خاص مین درخت کی عبادت مثلاً قیام ہے حیوانات کی عبادت رکوع ہے کسی چیز کی عبادت نرا سجدہ ہے کسی شے کی عبادت نرا قعود ہے سو یہہ ساری عبادات جہان بہر کی اس ایک نماز مین یکجا جمع کردیئے گئے ہین جسنے نماز پڑہی اوسنے گویا سارے جہان کی عبادت کی جس عبادت کو تمام عالم ملکر کرتا تہا وہ عبادت تنہا اس ایک جزو مختصر یا خاک برابر نے ادا کی اس نماز کو خدا نے سارے بندون پر فرض عین کیا ہے اسکے قایم رکہنے کا حکم دیا ہے اقامت کا یہہ مطلب ہے کہ ہمیشہ نماز پڑہا کرے یہہ نکرے کہ کبہی پڑہی کبہی اوڑائی یا دیر لگا کر بیوقت پڑہی یا عمداً ترک کردی یا آداب و ارکان و سنن و ہئیات و اوقات و اذکار کا حفظ نرکہا او ندہے سیدہے کہڑے پڑے گرے دو چار ٹکرین لگا کر علحدہ ہو گئے سمجہ لیا کہ ہم نماز گزار ہین ہمنے خدا کا فرض ادا کر دیا سو اسکو اقامت نماز نہین کہتے ہین اسلیئے جو کوئی ایسی نماز پڑہتا ہے اوسکی نماز قبول نہین ہوتی قبول نہونے کی یہہ علامت ہے کہ نماز اوسکو فحشا و منکر سے نہین روکتی یعنی نماز بہی پڑہتا ہے شراب بہی پیتا ہے زنا بہی کرتا ہے لواطت ساحقت بہی ہوتی ہے گانا بجانا ہوتا ہے خلاف شرع کہیل تماشے بہی چلے جاتے ہین یا لوگون کے دکہانے سنانے کو کہ کوئی اوسکو بے نماز سمجہکر حقیر نہ جانے وقت بے وقت دو چار ٹکرین

بہی لگا دیتا ہے دلمین کچہہ لذت اس عبادت کی کوئی قدر اس نماز کی نہین ہے اسیلئے جی
لگاکر وقت پر ادا نہین ہوتی اگر یہہ نماز نزدیک خدا کے قبول ہوتی تو ایسے کام بیحیائی
بے شرمی کے خلاف شرع کبہی اس سے صادر نہوتے اگر اتفاقاً کوئی بات ہو بہی جاتی تو
فی الفور ہوشیار ہوکر توبہ کر ڈالتا مگر جب گناہ کیا پہر توبہ بہی نہ کی یا توبہ کرکے پہر وہی
اگلے سے کام کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ یہہ نماز قبول نہین ہوئی اللهم احفظنا حدیث
مین آیا ہے کہ جو شخص کسی بری بات سے توبہ کرکے زمان آیندہ مین پہر ویسے ہی کام کرنے
لگتا ہے تو اگلے گناہ اوسکے معاف نہین ہوتے بدستور قائم ہو جاتے ہین اور جو آیندہ
توبہ کی بعد بچا تو وہ سارے قصور معاف کئے جاتے ہین اے اللہ ایسی توبہ نصیب کر
کہ پہر کبہی اوس گناہ متروک کی ہوا بہی نہ لگے اس آیت شریف مین پہلے ذکر ایمان کا پہر
نماز کا فرمایا پہر ذکر انفاق کا کیا انفاق سے مراد زکوۃ ہے یا صدقہ نفل یا نذر یا صرف
کرنا راہ خدا مین یا اہل وعیال پر یا ان سب کامون مین یہی بات ٹہیک ہی اس جگہہ مطلب
ہمارا فقط نماز ہی سے تہا کہ اللہ تعالےٰ نے متقیون کے وصف مین اس نماز کو ذکر
فرمایا ہے زکوۃ کی طرف بہی اشارہ کر دیا ہے قرآن شریف مین اکثر جگہہ نماز و زکوۃ
کا یکجا ذکر آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ دونون یکسان فرض ہین انکے ترک کا
گناہ بہی یکسان ہے **قال تعالےٰ** واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ یعنی قائم کرو پانچون
نمازون کو دیتے رہو زکوۃ کو صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے اس سے فرضیت نماز
و زکوٰۃ کی ثابت ہوئی اسکے بعد یہہ فرمایا وارکعوا مع الراکعین یعنی نماز کو جماعت کے
ساتہہ ادا کرو تنہا نہ پڑہو ظاہر آیت یہہ ہے کہ جماعت بہی واجب ہے ترک جماعت مین
وعیدات سخت آئی ہین یعنی اوسکے لئے جو بے عذر ترک کرے اور جسکو کوئی عذر ظاہر
یا مخفی ہے وہ معذور ہے امام مالک نے جب دیکہا کہ مسجد مین لوگ فسادی جمع ہوتے ہین
تو پہر جماعت چہوڑ کر گہر مین تنہا نماز پڑہنے لگے کسی نے کہا کہ آپ مسجد مین کیون نہین

آتی کہا بعض عند لائق کہنے وظاہر کرنے کے نہین ہوتا ہے **قال تعالے** واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ مدد لو صبر و نماز سے صبر سے مراد روزہ ہے یا صبر کرنا فقر و فاقہ و آفات دنیا پر یا صبر کرنا ترک شہوات و لذات پر ڈر سے خدا کے جب بادشاہ نے سارہ علیہا السلام کو پکڑ بلایا تہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز پڑہنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب کوئی رنج و غم ہوتا تو نماز پڑہنے لگتے ابن عباس کو جب یہہ خبر پہونچی کہ اونکے بہائی قثم کا انتقال ہو گیا انا للہ الخ کہکر نماز پر کہڑے ہو گئے پہر کہا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ غرضکہ مصیبت کا کوئی علاج فکر و غم کی کوئی دوا ان دو چیزون سے بہتر نہین ہے کہ نماز پڑہے صبر کرے ؎

صبر ست علاج دلِ بیمار تو واقف		افسوس کہ کمیاری و بسیار ضرورست

صبر کی مدح مین بہت حدیثین آئی ہین صبر والون کا اجر بیحساب ہے دنیا مین امیر ہو یا فقیر بادشاہ ہو یا وزیر سبکو حاجت صبر کی پڑتی ہے بہت یا تہوڑا صبر کرنا ہوتا ہے جو آدمی صبر نہین کرتا بیقراری ظاہر کرتا ہے ہر امر مین جلدی چاہتا ہے اوسکا کام دنیا مین بگڑ جاتا ہے آخرت مین اجر صبر سے بسبب بے صبری کے محروم رہتا ہے اسیطرح جو شخص نماز نہین پڑہتا گو فرضیت کا قائل ہے وہ دنیا مین کافرون کے حکم مین ہے اوسکا حشر ساتھ فرعون قارون ہامان ابی بن خلف کے ہوگا آگے نماز کے حق مین یہہ بہی فرمایا ہے کہ یہہ بہاری ہے لوگون پر مگر ڈرنے والون پر جنکو اسبات کا یقین ہے کہ وہ اپنے رب سے ملینگے اوسکی طرف پہر کر جاوینگے معلوم ہوا کہ تارک نماز گویا منکر ہے خدا کے ملنے کا قیامت کے آنے کا اگر منکر نہوتا تو ضرور نماز پڑہتا **قال تعالیٰ** واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ یہہ خطاب ہے بنی اسرائیل کو جسطرح کی نماز و زکوٰۃ اونکے دین مین تہی اوسکی فرضیت کا حکم ہوا تہا مگر اکثر لوگون نے نہ مانا تہوڑے سے آدمیون نے اونمین سے قبول کیا یہی حال اس امت کا ہے کہ نمازی انمین تہوڑے ہین بے نمازی بہت

ہین جو تہوڑے سے لوگ نماز پڑہتے ہین وہ اچہی طرح نہین پڑہتے یا اور حکم نہین مانتے
فسق و فجور مین رہا کرتے ہین یہہ آیت دوبارہ سورۂ بقر مین آئی ہے جسطرح دوسری
جگہہ بعد اسکے مکرر یہہ ارشاد فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ
تکرار عبارت دلیل ہے اسبات پر کہ یہہ کام بہت بڑا ہے بار بار اوسپر اطلاع دیجاتی ہے
تاکہ کسیکو خدا پر کوئی حجت باقی نرہے پہر فرمایا کہ نیکی یہہ ہے کہ نماز پڑہے زکوٰۃ دے
پہر فرمایا حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین یعنی نگاہ رکہو
نمازون کو خصوصاً بیچ کی نماز کو کہڑے ہو واسطے اللہ کے تابعدار ہوکر صیغہ جمع کا اسلئے
ہے کہ پانچون نماز کا حکم کرنا منظور ہے بیچ کی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے لفظ قنوت کے
اٹہارہ بیس معنی ہین اسجگہہ مراد اوس سے طاعت و سکوت و خشوع و خضوع و دعا و دوام
و حضور دل ہے قال تعالےٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات واقاموا الصلوٰۃ
واتوا الزکوٰۃ لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون جو لوگ
ایمان لائے اور کئے اونہون نے اچہے کام اور قائم رکہا نماز کو اور دیا کئے زکوٰۃ
اونکے لئے اجر ہے نزدیک اونکے رب کے اونکو نہ کچہہ ڈر ہوگا نہ غم معلوم ہوا کہ نماز
و زکوٰۃ آخرت کے خوف و غم سے نجات دیتی ہے جبکہ ہمراہ انکے اور بہی اچہے کام ہون
فحشاء و منکر نہو قال تعالےٰ لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتی تعلموا ما
تقولون مت جاؤ پاس نماز کے جب تم نشے مین ہو یہانتک کہ جانلو کہ تم کیا کہتے ہو معلوم
ہوا کہ شرابی کی نماز کا کچہہ ٹہکانا نہین ہے اگر نشے مین پڑہی تو سرے ہی سے نہوئی فرض
باقی رہا اور جو نشا دوسرے وقت کیا تو قبول نہوئی کیونکہ نماز کا اثر اسپر ظاہر نہوا اگر
قبول ہوتی تو یہہ شراب کا ہیکو پیتا قال تعالیٰ واذا ضربتم فی الارض فلیس
علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ جب تم سفر کرو تو کچہہ گناہ نہین تمپر اسبات مین
کہ تم نماز کو قصر کرو یعنی چار رکعت کی جگہہ دو رکعت پڑہو اسیطرح نماز خوف مین بہی

کم کرنا نماز کا آیا ہے خواہ امام کے ساتھ ایک رکعت ملے یا دو رکعت پھر خواہ بیٹھے پڑہے یا کھڑے پھر فرمایا جب تم مطمئن ہو جاؤ تو پوری نماز ادا کرو ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا نماز ایمان والون پر ایک فرض معین ہے یعنی وقت ہی پر پڑہنا چاہئے وقت سے پہلے یا پیچھے نہ پڑہے نہ دو نماز کو بدون عذر سفر وغیرہ کے جمع کرے وقال تعالی ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم واذا قاموا الی الصلوٰة قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا یعنی منافق لوگ فریب دیتے ہین خدا کو خدا انکے ساتھ فریب کرتا ہے جب کھڑے ہوتے ہین نماز کو یعنی ہمراہ ایمان والون کے تو سست کھڑے ہوتے ہین لوگون کو دکھاتے ہین کہ ہم بہی نمازی ہین اللہ کو تھوڑا یاد کرتے ہین ایمان وکفر مین متردد ہین نہ ادہر نہ اودہر جسکو خدا گمراہ کرے اوسکے لئے تجھکو کہان رستہ ملے معلوم ہوا کہ نماز مین سستی کرنا ایک طرح کا نفاق ہے ایسے لوگ بین بین ہین نہ بالکل طرف ایمان کے ہین نہ بالکل طرف کفر کے سو کیسے لوگ یعنی بین بین والے گمراہ ہین یہی حال ہے بعض اہل نفاق کا کہ نہ بالکل طرف سنت کے ہین نہ طرف بدعت کے بلکہ بین بین ہین مثلاً ایک جماعت نے کہا کہ فاتحہ پیچھے امام کے پڑہنا فرض ہے دوسرے طائفہ نے کہا نہین بلکہ مکروہ ہے بین بین والون نے کہا نہ فرض ہے نہ مکروہ بلکہ مستحب ہے سو اس آیت شریف مین خدا نے نص کی ہے اس بات پر کہ بین بین والے گمراہ ہین رسول خدا سے فرمایا تو انکے لئے راہ ہدایت کی جس سے یہہ حق تک پہونچ جاوین ہرگز نہ پاویگا یہہ بہی معلوم ہوا کہ بین بین والے ریاکار ہوتے ہین انہون نے ہمراہ نفاق کے ریا کو بہی جمع کیا ہے لوگون کے دکہانے سنانے کو ظاہر اسلام پر قائم ہین دلمین انکے اخلاص نہین ہے اخلاص ہوتا تو ایک طرف ہو جاتے ادہر اودہر کے بیچ مین نہ بہٹکتے وقال تعالی یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰة

فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین اے
ایمان والو جب تم ارادہ کرو نماز پڑہنے کا تو دہوؤ مونہہ ہاتہہ اپنی کہنیون تک مسح کرو
سر پاؤن کا ٹخنے تک معلوم ہوا کہ نماز کے لئے طہارت کرنا واجب ہے مراد اس طہارت
سے وضو ہے نماز بے وضو نہین ہوتی بے وضو نماز پڑہنا گناہ کبیرہ ہے گو کفر نہ ہو
وضو کی ترتیب یہی ہے جو اس آیت شریف مین مذکور ہوئی قرآن شریف سے پاؤن کا
مسح نکلتا ہے اگر ارجلکم کے لام کو زیر ہو اگر زبر ہوگا تو پاؤن کا دہونا ثابت ہوگا قرات
دونون طرح پر آئی ہے مگر سچی بات یہہ ہے کہ غسل رجلین حدیث صحیح صریح غیر منسوخ سے
ثابت ہے مسح پاؤن کا کسی حدیث ضعیف مین بہی سوا حالت لبس موزہ کے ثابت
نہین ہوا مانا کہ قرآن شریف مین قرارت نصب ضعیف ہو لیکن سنت مطہرہ تو قوی ہے
قرآن کا مطلب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کون بہتر
سمجہہ سکتا ہے قال تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین
یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون تمہارے دوست اللہ ورسول
و ایمان والے لوگ ہین جو نماز پڑہا کرتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین رکوع کرتے ہین حضرت
علی مرتضیٰ نے حالت رکوع مین ایک انگشتری صدقہ کی تہی تو سپر یہہ آیت اتری لفظ انما واسطے
حصر کے آتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ دوست وہی ہین جو ایماندار ہین ایماندار وہی ہین جو نماز پڑہتا زکوٰۃ دیتا ہے یعنی
جو نہ نماز پڑہتا ہے نہ زکوٰۃ دیتا ہے وہ دوست نہین ہے بلکہ دشمن ہے اس سے ثابت ہوا
کہ بے نماز بے زکوٰۃ کو کوئی مسلمان اپنا دوست نہ سمجہے باپ ہو یا بیٹا یا بہائی یا اور کوئی
قریب مرد ہو یا عورت ایسا آدمی شرعاً رشتے دار نہین ہوتا ہے نوح علیہ السلام سے فرمایا
دیا تہا کہ یہہ تیرا بیٹا تیرے گہر والون مین سے نہین ہے یعنی تو اسکو اپنا رشتہ دار نہ سمجہہ
یہہ غیر محض ہے سو جو لوگ اپنی برادری کو دوست رکہتے ہین اونکے نمازی زکوتی ہونے
نہونے سے کچہہ واسطہ نہین رکہتے انکے ایمان مین خلل ہے اگر ایماندار ہوتے تو ایسون کو

دشمن جانتے افسوس تو یہہ ہے کہ وہ تو جیسے کچہہ ہین سو ہین مگر اسکی آخرت بیچے اونکے
دنیا کے منفعت مین برباد جاتی ہے یہہ دوستی مین راندا گیا انا للہ **قال تعالے**
واذا نادیتم الی الصلوۃ اتخذ وھا ھزوا ولعبا یعنی جب تم نماز کے لئے اذان دیتے
ہو تو یہہ منکر لوگ اوس نماز کو ہنسی کھیل سمجھتے ہین آذان کا ذکر سارے قرآن مین اسی
جگہہ آیا ہے سورہ جمعہ مین جو اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فرمایا ہے وہ خاص
ہے ساتہہ ندا رجمعہ کے معلوم ہوا کہ نماز سے پہلے اذان دینا سنت یا واجب ہے یہہ اذان
ایک بڑا شعار اسلام ہے یہانتک کہ اگر سارے شہر والے اذان کہنا بند کردین تو اونسے
لڑنا چاہیے جس گاؤن قصبے شہر سے آواز اذان سنی جاتی تہی وہان پر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جہاد نکرتے تہے اوسکو دار الحرب نہ ٹہیراتے تہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نماز
پڑہنے پر ہنسی کہیل کرنا نماز کو ہلکا کام سمجہنا کفر ہے فاسق فاجر لوگ اپنی بیباکی سے
اکثر نماز وروزہ زکوۃ وغیرہ شعائر اسلام پر طعن کر بیٹہتے ہین نمازیون کو قل اعوذیا
بتاتے ہین اس بات پر کافر ہوجاتے ہین اگر توبہ نکی تو کافر ہی بنے کافر ہی مرے نعوذ
باللہ منہ **وقال تعالے** انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ
والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون
یعنی شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپسمین دشمنی وبغض ڈالدے شراب جواری
قماربازی کے سبب تمکو خدا کے ذکر و نماز سے روکدے سو کیا ہو تم باز رہنے والے
معلوم ہوا کہ جسطرح نماز فحشاء ومنکر سے روکتی ہے اسیطرح نشہ باز ہونا جوا کہیلنا
نرد بازی وغیرہ کرنا نماز سے روکتا ہے نماز سے اور ان کامون سے باہم بیر ہے
یہہ دونون امر جمع نہین ہوسکتے یہہ بہی معلوم ہوا کہ خمر ومیسر کچہہ نری نماز ہی سے
نہین روکتے بلکہ یہہ جواری وشرابی لوگ آپسمین بہی ایک دوسرے کے دشمن ہوجاتے
ہین گویا انکا دین دنیا دونون برباد ہین اسیلئے یہہ فرمایا کہ کیا تم باز رہوگے یا نہین

اس ارشاد مین بہت بڑا زجر ہے عمر بن خطاب نے جب اس آیت کو سنا تہا کہا انتہینا
یعنی ہان ہم باز آئے اب ہم کبہی نہ شراب پئین گے نہ جوا کہیلین گے شرابخواری کی مذمت
مین بہت حدیثین آئی ہین دس آدمی پر لعنت فرمائی ہے ہر مسکر کو حرام ٹہیرایا ہے ہر نشے
والی چیز کو خمر کہا ہے **وقال تعالے** ان اقیموا الصلوة واتقوه وهو الذی
الیه تحشرون بات یہہ ہے کہ تم نماز پڑہا کرو اللہ سے ڈرتے رہو اوسی کیطرف تمکو
جانا ہے نماز کے بعد ذکر ڈرنے کا اسلیے کیا کہ نماز پڑہنا اور نڈرنا بُرا ہے اچہا تم
نہ ڈرو فسق فجور نہ چہوڑو پہر ایک دن پاس خداہی کے جانا ہوگا اوسوقت تمکو حقیقت
اس بے ڈری کی معلوم ہوجاویگی **وقال تعالی** والذین یؤمنون بالآخرة
یؤمنون به وهم علی صلاتهم یحافظون یعنی جو آخرت پر یقین رکہتے ہین وہی لوگ
نماز کی حفاظت بہی کرتے ہین معلوم ہوا کہ غیر محافظ نماز کا آخرت پر پورا یقین نہین رکہتا
ہے اگر یقین رکہتا ہوتا تو یہہ جرأت نکرتا **وقال تعالے** قل ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک له وبذلك امرت وانا اول المؤمنین
ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ تم یون کہو کہ میری نماز میرا ذبح کرنا میرا جینا میرا مرنا
یہہ سب اللہ ہی کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہانون کا جسکا کوئی شریک نہین مجہکو
اسی بات کا حکم ہوا ہے مین پہلا ایمان لانے والا ہون معلوم ہوا کہ یہہ سب چیزین خالص
واسطے خداہی کے چاہئین ان کامون مین کسیکو شریک نکرے پیر ہون یا پیغمبر ولی
یا مجذوب مسلمان مشرک دوگانہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا بغداد کیطرف
مونہہ کرکے پڑہتے ہین اہل بدعت شیخ سدو کا بکرا سید احمد کی گائے زین خان کا مرغا
ذبح کرتے ہین غیر اللہ کے لئے نماز پڑہنا یا جانور کا ذبح کرنا کفر ہے کلمہ پڑہو یا نماز
ایمان جاتا رہتا ہے نام کے مسلمان رہجاتے ہین **قال تعالی** والذین
یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوة انا لا نضیع اجر المحسنین یعنی جو لوگ تمسک کرتے

ہین ساتھہ کتاب خدا کے اور قایم رکھا ہے اونھون نے نماز کو سو ہم اجر اصلاح کرنیوالون
کا ضائع نکرینگے یہہ آیت اگرچہ حق مین اہل کتاب کے اوتری ہے لکن مفہوم اسکا عام ہے
معلوم ہوا کہ قرآن شریف پر چلنے والون نماز پڑہنے والون کا ثواب کہین نجاویگا قرآن
شریف پر وہی لوگ چلتے ہین جو ہر بات مین پہلی طرف قرآن کے رجوع لاتے ہین جو حکم
اوس بات کا قرآن مین ملتا ہے اوسکو دونون ہاتھہ سے مضبوط پکڑ لیتے ہین ہرگز
خلاف کتاب اللہ کے نہین کرتے نہ خلاف اوسکے فتوی دیتے ہین اسی لئے فرمایا ہے
کہ جو کوئی حکم نکرے موافق قرآن کے وہ فاسق ہے ظالم ہے کافر ہے یعنی جتنی مخالفت
کتاب کی کم یا بیش ہوگی ویسا ہی اوس مخالف کا حال ہے اگر قرآن مین کسی عمل صالح
کی ہدایت کی تہی اوسنے اوسکے برخلاف کیا یا کہا تو فاسق ہوا اور جو عدل کرنے کا حکم
تہا اسنے برخلاف اوسکے انصاف کیا تو ظالم ٹہیرا اور اگر کسی واجب فرض کا حکم قطعی
تہا تو اوسکی مخالفت اسکے لیئے کفر ہوگی بعد ذکر تمسک کتاب کے ذکر نماز کا فرمایا اس سے
معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ اہتمام اسی عبادت نماز کا چاہیئے جسنے نماز نہ پڑہی یا دیر
لگا کر پڑہی یا کبہی پڑہی کبہی اوڑائی یا دل لگا کر نہ پڑہی فقط ایک بوجہ سر سے اوتارا
اوسنے گویا کتاب کو نمانا اگر کتاب کو مانتا تو نماز کی یہہ گت کاہیکو ہوتی کیونکہ اس
نماز کا حکم تو خود اوسی کتاب مین موجود ہے **وقال تعالی** الذین یقیمون الصلوٰۃ
ومما رزقناھم ینفقون اولئک ھم المؤمنون حقا لھم درجات عند ربھم
ومغفرۃ و رزق کریم جو لوگ قائم رکہتے ہین نماز کو ہمارا دیا ہوا کچھہ خرچ کرتے ہین
یہی ہین سچے ایماندار انکے لئے درجے ہین نزدیک خدا کے اور مغفرت ہے گناہونکی
اور رزق ہے ہمیشہ کا معلوم ہوا کہ نماز پڑہنے زکوۃ دینے سے جنت ملتی ہے چہوٹے
موٹے گناہ جو بہولے چوکے سے ہو جاتے ہین اونکی معافی بہی ملتی ہے جو شخص نماز نہین
پڑہتا یا بے ڈول پڑہتا ہے زکوۃ نہین دیتا یا مال حرام سے دیتا ہے اوسکو نہ جنت

ملیگی نہ اوسکے گناہ بخشے جاوینگے جب یہہ نہوا تو کندہ دوزخ ٹہیر انعوذ باللہ **قال تعالے** وما کان صلوتھم عند البیت الا مکاء وتصدیۃ نہین ہے نماز انکی کعبہ مین مگر سیٹہے مارنا تالی بجانا مشرکون نے اسی کام کو بجاے عبادت کے ٹہیرایا تہا اللہ تعالے نے فرمایا فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون تم چکہو عذاب بدلے اس کفر کے معلوم ہوا کہ عبادت کی شکل بدلنا کفر ہے نماز ہویا اور کوئی عبادت ہر عبادت کو اوسیطرح کرے جسطرح خدا ورسول نے فرمایا ہے اوسکی شکل مین فرق نہ آنے دی ورنہ پہر اوسکا انجام عذاب دوزخ ہے جن جن عبادتون کی شکل وصورت بدل گئی ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ بدعات محدثات داخل عبادات کردی گئی ہین انکی ہیئت بدل ڈالی گئی ہے کل بدعۃ ضلالۃ یاد نرہا کل محدثۃ بدعۃ کا دہیان جاتا رہا کل ضلالۃ فی النار کو بہولگئے **قال تعالے** فان تابوا واقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم یعنی اگر یہہ مشرک لوگ شرک سے توبہ کرین نماز پڑہین زکوۃ دین تو پہر اونسے دست بردار ہوجاؤ معلوم ہوا کہ توبہ شرک سے اوسیوقت مقبول ہوتی ہے کہ مشرک نماز پر قائم دائم ہو زکوۃ دے اگر زی توبہ کی اور نماز نہ پڑہی یا زکوۃ نہ دی تو ہنوز وہ مشرک ہے گو موہنہ سے کلمہ کہے دوسری آیت مین بجاے فخلوا سبیلھم فاخوانکم فی الدین فرمایا ہے یعنی جب شرک چہوڑ کر نمازی زکوتی ہوگئے تو اب یہہ سب دینی بہائی ہم مسلمانون کے بنگئے معلوم ہوا کہ جو نمازی زکوتی نہین ہے وہ ہمارا بہائی بہی نہین ہے **وقال تعالی** انما یعمر مسٰجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسی اولئک ان یکونوا من المھتدین جو ایمان لایا اللہ پر دن آخرت پر نماز پڑہی زکوۃ دی سوا اللہ کے کسی سے نہ ڈرا لگتا ہے کہ ہوجاوے وہ راہ پانے ہوؤن مین معلوم ہوا کہ کامیاب ہونے کے لئے یہہ سب امور درکار ہین انمین ایک نماز وزکوۃ

بے نمازی کلمہ گو مشرک ہے

بہی ہے جسکو آخرت مین کامیاب ہونا پسند ہو وہ دنیا مین یہہ عبادت بدنی و مالی ہمیشہ
کیا کرے **وقال تعالےٰ** ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ ولا ینفقون
الا وھم کارھون نہین آتے نماز پڑہنے کو مگر سستی کاہلی سے نہین خرچ کرتے مگر ناخوشی
سے تہہ آیت حق مین منافقون کے اوتری ہے انکو اسی آیت مین فاسق فرمایا ہے
معلوم ہوا کہ نماز مین سستی کرنا زکوٰۃ خوشی سے نہ دینا علامت نفاق و فسق کی ہی ہے یہہ
بہی معلوم ہوا کہ منافق فاسق ہوتا ہے فاسق منافق ہوتا ہے **وقال تعالےٰ**
ویقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولئک
سیرحمھم اللہ اوپر یہہ ذکر تہا کہ مومن مرد عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہین یہہ امر بمعروف
نہی عن المنکر کرتے ہین نماز کہڑی رکہتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین اللہ و رسول کی اطاعت
کرتے ہین آخر اللہ جلدی رحم کریگا معلوم ہوا کہ دوستی آپس کی یہی ہے کہ ایک دوسرے
کو اچہے کام کا حکم کرتا رہے خلاف شرع کام سے باز رکہے روکے منع کرے تہہ کچہہ دوستی
نہین ہے کہ جو برا کام کسی مسلمان سے ہو اوسکو معلوم کرکے خاموش بیٹہہ رہے اور سے
کچہہ نہ کہے نماز پڑہنا زکوٰۃ کا دینا اللہ و رسول کی اطاعت کرنا موجب رحمت الٰہی ہے
معلوم ہوا کہ بے نماز و بے زکوٰۃ پر رحم نہین ہوتا ایسے شخص کی دوستی بری ہے مگر ایسا
وقت آیا ہے کہ جسکو بری بات سے منع کرو اچہی بات بتاؤ وہ دشمن ہوجاتا ہے ناصح کو
مخل عیش یعنی فسق سمجہتا ہے **قال تعالےٰ** واقیموا الصلوٰۃ قائم کرو تم نماز
کو یہہ ارشاد موسی و ہارون علیہما السلام کو فرمایا تہا اس حکم مین سارے بنی اسرائیل
بہی داخل شامل ہین معلوم ہوا کہ نماز اگلی امتون مین بہی فرض تہی بدون نماز کے کوئی
امت مسلمان نہین ہوسکتی ہے **قال تعالےٰ** قالوا یا شعیب اصلوتک تامرک
ان نترک ما یعبد اباؤنا ان نفعل فی اموالنا ما نشاء کہا اے شعیب کیا تمہاری نماز
تمکو یہہ حکم کرتی تہی کہ جسکو ہمارے باپ دادون نے پوجا ہے ہم اوسکو چہوڑ دین یا ہم

فاسق اور منافق ایک ہی چیز ہے

اپنے مال مین جو چاہین سو نکرین یہہ لوگ ناپ تول مین کمی کرتے تہے مشرک تہے شعیب علیہ السلام نے انکو منع کیا کہ تم یہہ کام نکرو شرک چہوڑکر نماز پڑہو معلوم ہوا کہ مشرک پر نماز بہاری ہوتی ہے بے نمازی مشرک ہوتا ہے نماز خلاف شرع بات سے روکتی ہے جب نروکا ناپ تول مین کمی کی یا شرک نچہوڑا تو نماز بہی قبول نہوئی **وقال تعالی** واقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین یہہ حکم ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت اسلام بہی اس حکم مین شامل داخل ہے یعنی قائم کرو نماز کو صبح وشام اور کچہہ رات گئے نیکیان دور کرتی ہین بدیون کو یہہ یاددہی ہے نصیحت پکڑنے والون کے لئے اس آیت سے پانچون نماز کا حکم نکلا صبح کے وقت مین نماز فجر وظہر داخل ہے شام کے وقت مین عصر ومغرب شامل ہے رات کی نماز عشا کی نماز ہے اسکے سوا اور طرح پر بہی اس مدعا کی تقریر کی ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نماز پنجگانہ پڑہنے سے گناہ مٹتے رہتے ہین ایک شخص نے کسی اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا تہا اپنے لئے اوسکا کفارہ چاہا یہہ آیت اوتری اخرجہ البخاری ومسلم واہل السنن معلوم ہوا کہ رات دن مین جو گناہ صغیرہ بہولے چوکے سے ہوجاتے ہین نماز پنجگانہ اونکا کفارہ ہوجاتی ہے **قال تعالی** واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقناہم سرا وعلانیۃ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لہم عقبی الدار اوپر یہہ ذکر تہا کہ جو لوگ ایفاء عہد کرتے ہین اقرار نہین توڑتے جس چیز کے جوڑنے کا حکم ہے اوسکو جوڑتے ہین یعنی حقوق خدا حقوق عباد ادا کرتے ہین اپنے رب سے ڈرتے ہین برے حساب کا ڈر رکہتے ہین انہون نے صبر کیا نماز پڑہی کہلے چہپے خرچ کیا بدی کو نیکی کرکے دور کیا ایسون کے لئے اچہا انجام ہے دار آخرت مین معلوم ہوا کہ سارے نیک کام اوسیوقت اپنا اثر دکہلاتے ہین جبکہ نماز صدقہ بہی چلا جاوے اگر نماز زکوۃ نہین ہے تو سب نیکیان برباد ہین **قال**

بے نماز مشرک ہوتا ہے

تعالیٰ ۳۱ قل لعبادی الذین آمنوا یقیموا الصلوٰۃ وینفقوا مما رزقناھم
سراً وعلانیۃ من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلال یعنی اے رسول خدا تم
میرے بندون سے جو ایمان لائے ہین یہہ بات کہدو کہ وہ نماز قائم رکہین ہمارے
دئے ہوئے مین سے کچہہ خرچ بہی کرتے رہین کہلے یا چہپے اوس دن کے آنے سے پہلے
جسمین نہ کچہہ لین دین ہوگا نہ یاری دوستی ہوگی معلوم ہوا کہ نماز پڑہنا صدقہ خیرات
زکوۃ دینا قیامت مین کام آویگا ایسے لوگون کو اپنا بندہ فرمایا اس اضافت سے
عجب شرف ہم غریبون کا حاصل ہوا قال تعالیٰ ۱۲ ربنا لیقیموا الصلوٰۃ الآیۃ ابراہیم
علیہ السلام نے جب اسمعیل علیہ السلام کو مکہ معظمہ مین بسایا تو اللہ سے یہہ کہا کہ مینے
اپنی ذریت کو اس جنگل مین جو بے کہیتی کا ہے تیری عزت والے گہر کے پاس اسلئے بسایا
ہے کہ یہہ ہمیشہ نماز پڑہا کرین تو لوگون کے دل انکی طرف پہیر دے انکو رزق دے
شاید یہہ شکر کرین یہہ دعا انکی قبول ہوگئی دل کا پہیرنا رزق کا ملنا نماز کے قائم رکہنے
پر ٹہیرایا معلوم ہوا جو شخص نماز پڑہتا ہے اوسکو رزق ملتا ہے گو وہ بے کہیتی کے
جنگل ہی مین کیون نہ ہے ساری دنیا رزق کی محتاج ہے اگر سب ملکے نماز پڑہا کرین
اللہ کا شکرانہ اکرین تو ضرور رہی آسودہ حال رہین جسطرح مکے والے ابتک خوش وخرم
بسر کرتے ہین باوجود ہزار خرابی کے قال تعالیٰ ۱۵ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس
الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا ومن اللیل فتہجد بہ
نافلۃ لک قائم کر تو نماز کو وقت زوال آفتاب کے رات کے اندہیرے تک اور
فجر کے قرآن کو صبح کا قرآن مشہود ہے یعنی اوسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہین رات کو
تہجد پڑہ یہہ تیرے لئے نفل ہے یعنی زائد ہے اصل فرض پر اس آیت مین نماز ظہر وعشا
وفجر وتہجد کا ذکر ہے بعض نے کہا نہین بلکہ پانچون نمازین مراد ہین تہجد کی فرضیت
خاص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تہی باقی امت کے لئے سنت موکدہ ہے

یہہ بہی معلوم ہوا کہ جس نماز مین قرآن جہر سے پڑہا جاتا ہے اوسکو فرشتے رحمت کے آکر سنتے ہین خصوصاً نماز صبح کے وقت تو ضرور ہی حاضر ہوتے ہین **وقال تعالے** ۱۵ ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا بہت نہ چلا نماز مین نہ بہت چپکے پڑہ بلکہ ان دونون کے درمیان راستہ نکال معلوم ہوا کہ نماز مین بہت چلا کر پڑہنا نہ چاہیے اسلیے کہ اسمین خشوع خضوع جاتا رہتا ہے اتنا آہستہ بہی نہ پڑہے کہ مقتدی بہی نہ سنے بلکہ توسط کی راہ اختیار کرے توسط ہر کام مین محمود ہوتا ہی عبادت ہو یا معاملت **قال تعالی** ۱۶ واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا یہہ عیسی علیہ السلام کا قول ہے کہتے ہین خدا نے مجھکو نماز و زکوۃ کی وصیت کی ہی جبتک مین زندہ رہون وصیت کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ پاک کو نماز و روزہ کے جاری رکہنے کا بڑا اہتمام ہے اور مرتے دم تک کی وصیت کرنا اس سے اور بہی زیادہ تاکید سمجہی گئی معلوم ہوا کہ انکے دین مین بہی نماز تہی جسطرح شعیب و موسی علیہما السلام کی ملت مین بہی تہی غرضکہ نماز کا حکم سب پیغمبرون سب امتون کو یکسان لگاتار چلا آتا ہے یہہ اور بات ہے کہ عدد نماز یا وقت نماز مین تفاوت ہو اس سے اصل فرضیت مین عبادت نماز و زکوۃ کی کچہہ خلل نہین آتا ہے **قال تعالے** ۱۶ وکان یامر اھلہ بالصلوۃ والزکوۃ وکان عند ربہ مرضیا یہہ ذکر ہے اسمعیل علیہ السلام کا یہہ اپنے گہر والون کو حکم نماز و زکوۃ کا کرتے تہے یہہ اللہ کو بہت پسند تہے قبیلہ جرہم کی طرف مبعوث ہوئے تہے نماز زکوۃ انکے دین مین بہی تہی **قال تعالے** ۱۶ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا پہلے دس پیغمبرون کا ذکر کیا تہا جنمین اول زکریا آخر ادریس علیہما السلام ہین پہر سبکی تعریف فرماکر یہہ ارشاد فرمایا کہ انکے بعد ایسے لوگ آئے جنہون نے نماز کو برباد کر دیا شہوتون کے پیچہے لگ گئے یعنی نماز پڑہنا تو چہوڑ دیا شراب خواری زناکاری وغیرہ حرام کام اپنے

آیت مذکورہ کی مکمل تفسیر

مرنے کے لئے کرنے لگے یہہ جہنم مین جاوینگے غی نام ہے ایک جنگل کا جو دوزخ مین ہوگا یا
خائب خاسر ہالک ہونگے کچہہ بہی ہو ترک نماز اتباع شہوات کا نتیجہ انجام کو یہی ہلاکت ابدی
و عذاب دائمی ہے حدیث مین آیا ہے ایسے خلف ناخلف ساٹہہ برس بعد پیدا ہوئے اخرجہ
احمد وابن حبان والحاکم وصححہ والبیہقی وغیرہم عن ابی سعید الخدری
دوسری حدیث مین آیا ہے ہلاک ہونگے میری امت مین سے اہل کتاب و اہل لبن پوچھا
اہل کتاب کون ہین فرمایا وہ لوگ ہین جو کتاب سیکہہ کر ایمان والون سے لڑتے مجادلہ
کرتے ہین کہا اہل لبن کون ہین فرمایا جو شہوتون کے پیچہے پڑے ہین نماز برباد کرتے
ہین اس حدیث کو امام احمد نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے حاکم نے اوسکو صحیح
بتایا ہے معلوم ہوا کہ جو کوئی قرآن یا حدیث کی کتاب پڑہکر ہر وقت اہل ایمان سے مناظرہ
مکابرہ مجادلہ کرتا ہے وہ ہالک ہے جسطرح آجکل بدعتی مولویون فقیرون کا حال
ہے اسیطرح جو کوئی شراب و زنا گانے بجانے کہیل تماشے وغیرہ مین مبتلا رہتا ہے اور
نماز سے بیخبر ہے یعنی سرے ہی سے نہین پڑہتا یا آخر وقت پر دیر لگا کر پڑہتا ہے وہ
بہی ہالک ہے نماز سے بیخبری یہی ہے کہ سستی کاہلی سے پڑہے دیر لگا کر بے وقت ادا
کرے یا کبہی پڑہے کبہی اوڑا وے یا فقط رمضان و عید مین پڑہے پہر خبر نہو یا پانچ
نمازون کی جگہہ دو یا تین یا چار نماز پڑہے باقی چہوڑ دے جسطرح بعضے آدمی صبح
شام کی نماز پڑہتے ہین باقی خیر سلّا سو یہہ سب ہلاکت مین پڑے ہوئے ہین قال
تعالے فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری موسیٰ علیہ السلام کو جب وادی مقدس
مین نبوت دیگئی تو پہلا حکم یہی ہوا کہ خاص مجہکو پوجو دوسرے کی عبادت نکرو نماز میری
یاد کے لئے قائم رکہو معلوم ہوا کہ نماز کا پڑہنا خدا کا یاد کرنا ہوتا ہے ہر آدمی سے
ہر وقت ذکر خدا نہین ہو سکتا ہے اسلئے خاص وقت بتا دیئے کہ اور زیادہ نہو تو اتنا
توکرو کہ وقت معین پر اپنے رب کو یاد کر لیا کرو اتنا ہی غنیمت ہے قال تعالے

حضور کی امت بہی تباہ ہوگی

وأمر اهلك بالصلوة واصطبر عليها لا نسألك رزقا نحن نرزقك والعاقبة
للتقوى رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ تم اپنے گھر والون کو یا
ساری امت کو حکم دو کہ نماز پڑہین نماز کی محافظت پر صبر کرین اسلیئے کہ نماز فحشا ر و
منکر سے روکتی ہے ہم کچہہ تم سے رزق نہین مانگتے بلکہ خود تمکو رزق دیتے ہین عاقبت
اہل تقوی کے لئے ہے معلوم ہوا کہ نماز پڑہنے مین ہمارا ہی بہلا ہے خدا کا کچہہ فائدہ
نہین ہے ہم نماز پڑہین گے خدا سے ڈرینگے تو ہمارا ہی انجام اچہا ہوگا ہمکو جنت ملیگی
نہ پڑہین گے تو دوزخ پہلے سے طیار ہو چکی ہے **وقال تعالیٰ** واوحینا
الیهم فعل الخیرات واقام الصلوة وایتاء الزکوة وکانوا لنا عابدین اوپر
ذکر ابراہیم و لوط و اسحق و یعقوب علیہم السلام کا کر کے اونکو صلحا و ائمہ و ہداۃ ٹہیرا کر
یہہ فرمایا کہ ہم نے اونکو سند یا دیا اچہے کام کرنے نماز پڑہنے زکوۃ دینے کا یہہ سب کے
سب ہمارے مطیع تہے معلوم ہوا کہ مرتبہ صلاح و امامت و ہدایت کا انہین کامون کے
طفیل مین اونکو ملا تہا یہہ سب بڑے نمازی بڑے زکوۃ دینے والے تہے قرآن شریف
مین جہان کہین دیکہو نماز و زکوۃ کا ساتہہ ہے اول عبادت بدنی ہے دوم عبادت
مالی ہے **قال تعالیٰ** والمقیمی الصلوة ومما رزقناهم ینفقون اوپر کہا تہا یہہ
لوگ جب یاد کرتے ہین خدا کو تو انکے دل ڈر جاتے ہین جو مصیبت انکو پہونچتی ہے اوسکو
سہہ لیتے ہین نماز پر قائم دائم ہین ہمارا دیا کچہہ خرچ کرتے ہین یہان بہی نماز و نفقہ کو یکجا
ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ فرضیت مین ان دونون کا ایک ہی حکم ہے **وقال تعالیٰ**
الذین ان مکناهم فی الارض اقاموا الصلوة واتوا الزکوة وامروا بالمعروف
ونهوا عن المنکر ولله عاقبة الامور یہہ وہ لوگ ہین کہ اگر جگہہ دین ہم انکو زمین مین
تو قائم کرین یہہ نماز کو دین زکوۃ کو حکم کرین نیک کام کا روکین برے کام خلاف شرع
امر سے سب کامون کا رجوع خدا ہی کیطرف ہے اس آیت مین سارے والیان ملک

اور اہل علم اور سارے نمازی لوگ داخل ہین جسکو جتنی قدرت حاصل ہو اگرچہ نزول اس
آیت کا حق مین صحابہ وتابعین کے ہے **قال تعالے** فاقیموا الصلوۃ واتوا
الزکوۃ واعتصموا باللہ اور یہہ ذکر تہا کہ یہہ ملت تمہارے باپ ابراہیم کی ہے تمہارا
نام مسلمان اونہین نے اول سے رکہا ہے تاکہ رسول تمہارے گواہ ہون اور تم لوگون
کے گواہ ہو سو تم نماز قائم کرو زکوۃ دیتے رہو اللہ کو پکڑے رہو معلوم ہوا کہ نماز
پڑہنے زکوۃ دینے سے مسلمانی قائم رہتی ہے انکے ترک کرنے سے پہر کوئی گواہ مسلمانی
کا نہین بنتا **قال تعالی** قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون
والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم
لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر
ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم
راعون والذین ہم علی صلوتہم یحافظون اولئک ہم الوارثون الذین
یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون مراد کو پہونچے وہ ایمان لانے والے جو
اپنی نماز مین عاجزی کرتے ہین بیہودہ باتون سے علحدہ رہتی ہین زکوۃ دیتے ہین ستر
کو نگاہ رکہتے ہین مگر بی بیون لونڈیون سے انپر کچہہ ملامت نہین ہے جو سوا اسکے تلاش
کرے وہی ہے حد سے آگے بڑہنے والا امانات وعہد کی رعایت کرتے ہین نماز کو نگاہ رکہتے ہین
یہی ہین وارث فردوس کے یہہ اوسمین ہمیشہ کو رہ پڑے معلوم ہوا کہ مفہوم ایمان مین
عمل صالح داخل ہے خشوع دل کا کام ہے مطلب یہہ کہ نماز مین خوف ہو ڈر ہو کبہی یہہ
لفظ جوارح پر بہی بولا جاتا ہے یعنی ظاہر و باطن دونون سامنے خدا کے نماز مین ذلیل
ہون علمار نے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ ہر شخص کی نماز اوتنی ہی مقبول ہوتی ہے
جتنی اوسنے سمجہکر پڑہی ہے جو غفلت وبیخبری سے ادا کی ہے وہ مقبول نہین ہوتی
لغو سے مراد ہر باطل ولہو وہزل ومعصیت ہے قول ہو یا فعل اس لغو سے ہر حالت

ہین بچنا ضرور ہے خصوصاً حالت نماز مین زکوۃ کا نکالنا بہی مثل نماز کے فرض عین ہے
بی بی لونڈی کے سوا دوسرے سے خبر ہونا حرام ہے خواہ اوسطرح پر ہو کہ چار سے زیادہ
نکاح کرے یا اسطرح کہ متعہ کرے یا زنا مین پہسے امانت وعہد مین عہد خدا و خلق کا داخل
ہے خیانت کرنا اوسمین حرام ہے اللہ کی امانت یہہ ہے کہ فرائض و واجبات بجالائے
محرمات و مکروہات سے الگ رہے خلق کی امانت یہہ ہے کہ جسکا جتنا حق اسپر واجب ہے
وہ اوسکو دیوے دوسرے کے حق مین دست اندازی نکرے حفاظت نماز کی یون ہوتی
ہے کہ ہر نماز کو اول وقت پر ٹہیک ٹہیک پڑہے قرات رکوع سجدہ اذکار اچہی طرح ادا
کرے یہہ نہو کہ جو کچہہ پڑہا اور کیا اوسکی خبر نرکہے جسنے یہہ چہہ کام کئے وہ مومن ہے
اوسکو فردوس ملیگی اس آیت شریف مین دوبار نماز کا ذکر کیا ایک بار خشوع و خضوع
کے ساتہہ دوسری بار حفاظت کے ساتہہ معلوم ہوا کہ نماز جب قبول ہوتی ہے کہ ہمیشہ پڑہے پہر واجبات و سنن وغیرہ
کو بہی نگاہ رکہے پہر دل اور اعضا رسے بہی خوف و دہشت ظاہر ہو معلوم ہوا کہ بے نماز
و بے زکوۃ کا ایمان درست نہین ہوتا ہے **قال تعالے** رجال لا تلهيهم تجارة
ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب
والابصار یعنی یہہ لوگ جو مسجدون مین بیٹہکر صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے ہین انکو
تجارت ولین دین کرنا خدا کی یاد و نماز پڑہنے زکوۃ دینے سے غافل نہین کرتا یہہ
اوس دن سے ڈرتے ہین جس دن مین دل اور آنکہین لوٹ پوٹ ہو جاوینگی معلوم
ہوا کہ نماز و زکوۃ اونکو بہی معاف نہین ہے جو رات دن سوداگری خرید و فروخت
فکر معاش مین مشغول رہتے ہین بالکل بے فرصت ہین بلکہ ایسے لوگون کی یہہ تعریف
فرمائی کہ یہہ صبح و شام تو مسجد مین بیٹہکر ذکر تسبیح کیا کرتے ہین پہر باقی اوقات شغل مین بہی
نماز و زکوۃ کو نہین چہوڑتے خدا سے ڈرا کیتے ہین معلوم ہوا کہ نماز و زکوۃ کی
فرضیت مین سب چہوٹے بڑے برابر ہین کیا رئیس کیا خسیس **قال تعالی**

کل قد علم صلاتہ و تسبیحہ اوپر یہہ ذکر تہا کہ جتنی خلق آسمانون زمینون مین ہی
وہ سب خدا کی تسبیح کرتے ہے پرندے ہوا مین پر پہیلائے ہوئے اوڑتے پہرتے ہین ہر ایک
نے انہین سے اپنی نماز و تسبیح معلوم کر رکہی ہے معلوم ہوا کہ نماز کچہہ نوع انسان ہی
پر فرض نہین ہے بلکہ ساری کائنات بہی نماز پڑہتی تسبیح کرتی ہے گو اونپر فرض نہین
ہے اور گو ہر خلق کی نماز اور شکل پر کیون نہو اسلئے کہ شعوردار اور بے شعور کی تکلیف
الگ الگ ہے مثلاً پرندون کی نماز یہی پر کہولکر اوڑنا ہے انکی تسبیح یہی چون چون کرنا ہے
تہہ خدا ہے بیچون کو یاد کرتے ہین درخت کی نماز کہڑا رہنا ہے پہاڑ کی نماز بیٹہا رہنا ہی
گاؤ بیل وغیرہ چارپایون کی نماز رکوع مین چلنا پہرنا ہے جس درخت کی بیل چلتی ہے
اوسکی نماز سجدہ کرنا ہے آدمی کی نماز مین سبکی نماز جمع کر دی گئی ہے اسیلئے یہہ اشرف
مخلوقات اکرم کائنات ٹہیرا جنت کا مستحق ہوا بڑے شرم کی بات ہے کہ انسان تو باشعور
ہو کر اپنا فرض ادا نکرے کائنات بے شعور ہو کر بہی عبادت نفل نماز تطوع بجا لائے
ایسے ہی آدمیون کے حق مین آیا ہے ثم رددناہ اسفل سافلین یعنی اب یہہ بے نماز
روزہ وغیرہ ہو کر نیچے سے نیچے کے طبقۂ جہنم مین پہیک دئے گئے پہلے انسان تہے اب
حیوان سے بہی بدتر ہو گئے انا للہ **وقال تعالے** ایہ واقیموا الصلوۃ واتوا
الزکوۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون قائم کرو نماز کو دو زکوۃ کو تابعدار رہو
رسول کے شاید تم پر رحم کیا جاوے معلوم ہوا کہ بعد نماز و زکوۃ فرض کی اطاعت
رسول بہی ہر کام مین فرض ہے صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے اطاعت رسول
کی بی اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ جو احوال و اعمال و افعال و اخلاق و سیر رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کتب سنت صحیحہ مین درج ہین اونکو معلوم کرکے اونپر جہانتک بن سکے عمل کرے
کسی کے قول و فعل و رائے و اجتہاد و قیاس کو کسی آیت یا حدیث پر بصورت مخالفت
دلیل کے ترجیح نہ دے ورنہ پہر یہہ اوسی شخص کا مطیع ہوگا نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا مطیع **وقال تعالے** الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ
وھم بالآخرۃ ھم یوقنون یعنی یہہ آیتین ہین قرآن وکتاب مبین کی ہدایت وبشارت
ہین اون ایمان والون کے لیے جو قائم رکہتے ہین نماز کو دیتے ہین زکوۃ کو آخرت پر
یقین رکہتے ہین معلوم ہوا کہ انتفاع قرآن پاک سے اونہین لوگون کو ہے جو نمازی
زکوتی ہین جو ایسے نہین ہین اونکو قرآن شریف سے کچہہ بہی فائدہ نہین ملتا ہے نماز وزکوۃ
ایسی چیز ہے جسکی وجہ سے اللہ کے کلام سے ایکطرح کا علاقہ منفعت وہدایت وبشارت
کا انسان کو حاصل ہوتا ہے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت نماز وزکوۃ کی ہو گی
قال تعالے واقم الصلوۃ ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یعنی قائم
کرو نماز کو نماز روکتی ہے فحشار ومنکر سے فحشاء کہتے ہین ہر بڑے کام کو جیسے زنا
چوری شرابخواری گالی گلوچ گانا بجانا منکر کہتے ہین ہر خلاف شرع کام کو جو دین میز
معروف نہین ہے جیسے بدعات حسنہ وغیرہ گناہ صغیرہ وکبیرہ نماز سے مراد اس جگہہ
فرض نماز ہے جو جماعت سے پڑہی جاتی ہے ابن عباس وابن مسعود نے کہا نماز مین
روک ٹوک ہے گناہون سے عمران بن حصین کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پوچہا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے فرمایا من لم تنھہ صلوتہ عن الفحشاء
والمنکر فلا صلوۃ لہ اسکو ابن مردویہ وابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے عبد بن حمید
وابن جریر وبیہقی نے روایت اوسکی حسن سے کی ہے خطیب نے بہی ابن عمر سے مرفوعاً مانند
اوسکے نقل کیا ہے واخرج عبد بن حمید وغیرہ عن ابن مسعود مرفوعا نحوہ قال
السیوطی سند ہ ضعیف یعنی جس کسیکو اوسکی نماز گناہان کبیرہ وصغیرہ سے نروکے
تو اوسکی نماز نہوئی حدیث مرفوع ابن عباس مین یون آیا ہے کہ من لم تنھہ صلوتہ
عن الفحشاء والمنکر لم یزد د بھا من اللہ الا بعدا اخرجہ الطبرانی وغیرہ یعنی
جسکو نماز نے فحشار ومنکر سے نروکا وہ جتنی نماز پڑہیگا اوتنا ہی خدا سے دور پڑیگا

اہل علم نے کہا ہے جو شخص نماز پر مداومت کرتا ہے یہہ نماز اوسکو خواہی نخواہی ترک معاصی
وسیئات پر آمادہ کرتی ہے انس کہتے ہین ایک جوان انصاری ہمراہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز پڑھا کرتا تھا کوئی چیز فواحش مین سے نہ چھوڑتا مگر سکو
کرتا اسکا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا فرمایا ان صلوتہ ستنہاہ
یوماً یعنی قریب ہے کہ ایک دن یہہ نماز اسکو ان برے کامون سے روکدیگی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ وہ بہت جلد تائب ہوگیا سارا حال اوسکا سنور گیا بعض سلف جب
نماز پڑہنے کو کہڑے ہوتے تہے تو رنگ زرد ہوجاتا بدن کانپنے لگتا کسی نے کہا یہہ
کیا حال ہے کہا مین سامنے خدا کے کہڑا ہوتا ہون جب دنیا کے بادشاہون کے سامنے
یہہ حال ہوجاتا ہے تو پہر سامنے شاہنشاہ مالک الملوک ذوالجلال کے یہہ حال کیون
نہو اسیطرح کی ایک حکایت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہی مروی ہے سو ایسے
ہی نماز فحشاء ومنکر سے روکا کرتی ہے نہ وہ نماز جسمین فقط اسقاط تکلیف پر قصر ہے
نہ اوسمین خشوع خضوع ہے نہ تذکرہ فضائل جیسے ہم لوگون کی نماز ایسا نمازی ہین
جاکر ٹہیرتا ہے جہان کہین کہ نماز اوسکی اوسکو ٹہیرا دے اگر مرتکب معاصی کا ہے تو یہہ
نماز اوسکو خدا سے بہت دور پہینکدیتی ہے ۵

تو کے بدولت ایشان رسی کہ نتوانی	جز این دو رکعت وآنہم بصد پریشانی

کسی نے ابن مسعود سے کہا فلان آدمی بڑا نمازی ہے کہا یہہ نماز کچہہ اوسکے کام نہین آتی
جب تک کہ وہ اطاعت نکرے یعنی اوسطرح پر نہ پڑہے جسطرح کا حکم ہے بہرحال نمازی
پہر بہی کسیقدر فحشا و منکر سے دور ہی رہتا ہے بہ نسبت اوس شخص کے جو بالکل نماز
نہین پڑہتا پہر اس آیت کے آخر مین یہہ فرمایا ولذکر اللہ اکبر یعنی اللہ کا یاد کرنا زبان
ودل سے سب سے بڑہکر ہے یعنی فحشا و منکر سے روکنے مین معلوم ہوا کہ ہر گناہ سے
بچنے مین اصل اللہ ہی کا ذکر ہے اسی ذکر کا ایک جزء نماز بہی ہے سو جو شخص گناہ

سے بچنا چاہے اوسکو چاہیے کہ اللہ کا ذکر بہت کرے نماز اچھی طرح پڑہے کیونکہ جسکو
خدا یاد رہتا ہے وہ گناہ کرتے وقت خدا کو یاد کرکے اوس گناہ سے رک جاتا ہے ذکر
کی فضیلت مین بے گنتی حدیثین آئی ہین عذاب الٰہی سے کوئی چیز اتنا نہین بچاتی جتنا یہہ ذکر بچاتا ہے
دل کا ذکر یہہ ہے کہ خدا کی قدرتون مین فکر کرے اوسکے صنائع بدائع اوسکی کاریگری
دیکھے ہر کام ہر بات پر اوسکے وعدہ وعید کو یاد کرے وعدے کی بات کو بجا لائے
وعید کے کام کو ڈر کر چھوڑ دے زبان کا ذکر یہہ ہے کہ تسبیح تحمید تہلیل و تکبیر و حوقلہ
و استغفار و دعا کرتا رہے قال تعالیٰ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون
الزکوٰۃ وھم بالآخرۃ ھم یوقنون اوپر یہہ کہا تھا کہ یہہ آیتین ہین کتاب حکمت
والے کی ہدایت و رحمت ہین واسطے احسان والون کے یہہ وہ لوگ ہین جو قائم
رکھتے ہین نماز کو دیتے ہین زکوٰۃ آخرت پر انکو یقین ہے معلوم ہوا کہ جو نماز پڑہیگا
زکوٰۃ دیگا وہی آخرت پر بہی یقین رکہیگا بے نمازی بے زکوتی گویا قیامت کا منکر
ہوتا ہے نتیجہ اسکو دیکہو جب سے انہون نے اہتمام نماز و زکوٰۃ کا چھوڑ دیا ہے
آخرت کا بہی کہلم کہلا انکار کرنے لگے ہین بہت ہوا تو یہہ کہدیتے ہین کہ معاد روحانی
ہوگا نہ جسمانی ایک جہان اسی خیال فاسد کی بنیاد پر دین سے دست بردار ہو کر بندۂ
درہم و دینار بنگیا ہے انا للہ کیا جسنے پہلی بار ہمکو بنایا تہا وہ اب دوسری بار ہمکو
نہین بنا سکتا پہلے کہان سے یہہ قدرت اوسکو حاصل ہوئی تہی جو اب جاتی رہی ہم
تو یہہ جانتے ہین کہ ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول ؀ اس آیت کے آخر مین یہہ فرمایا
ہے کہ یہی نمازی زکوتی آخرت کے قائل خدا کی طرف سے ہدایت پر ہین یہی نجات پانے
والے ہین معلوم ہوا کہ ہر بے نماز بے زکوٰۃ منکر آخرت گمراہ ہے انکو نجات نہ ملیگی
قال تعالیٰ یا بنی اقم الصلوٰۃ وأمر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر
علی ما اصابک ان ذٰلک من عزم الامور لقمان حکیم بڑے صالح عقلمند آدمی تہے

اونهون نے اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں کین خدا تعالے نے ذکر اون نصائح کا قرآن
مین فرمایا ہے سبحان اللہ اس ناصح و نصیحت کو کیا قبولیت ملی کہ خالق نے مخلوق کے
کلام کو معرض وعظ مین بطور سند ذکر کیا روایت اکابر عن الاصاغر اسیکو کہتے ہین
اون نصائح مین سب سے پہلے یہی نصیحت تہی کہ تو نماز پڑہا کر معلوم ہوا کہ نماز سارے
اچہے کامون سے افضل ہے کوئی عبادت اسکے برابر نہین ہے نہ کوئی عمل اسکو پہونچ سکتا
ہے نماز کے بعد ایک یہہ نصیحت بہی کی کہ اچہی بات سکہا بری بات سے روک مصیبت پر
صبر کر یہہ صبر کرنا عزائم امور سے ہے یعنی بڑے ارادے و ہمت کا کام ہے اسکے بعد
یہہ نصیحت کی تہی کہ تو اپنا گال لوگون کے لئے لال نکر یعنی تکبر نکر اونسے موںہہ کو
نہ پہیر زمین مین اترا کر نہ چل اللہ کسی اترانے والے بڑائی کرنیوالے کو دوست نہین
رکہتا بیچ کی چال چل آواز کو داب بری آواز گدہے کی آواز ہے بیچ کی چال سے
اسجگہہ اگرچہ رفتار مراد ہے کہ نہ بہت جلدی چلے نہ بہت آہستہ مگر میانہ روی کی
چال ہر کام مین محمود ہوتی ہے افراط و تفریط ہر امر مین مذموم ہوتا ہے جو شخص
نمازی ہوتا ہے وہ ان نصیحتون پر بہی چلتا ہے ورنہ خیر سلا قال تعالے
واقمن الصلوة واتین الزکوة واطعن اللہ و رسولہ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اوپر یہہ ذکر تہا کہ خدا نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون کو یہہ خطاب کیا ہے کہ جو کوئی بی بی تم مین سے
اللہ و رسول کی اطاعت کریگی عمل صالح بجا لائیگی اوسکو ہم دگنا اجر دینگے ہم نے
اوسکے لئے رزق کریم یعنی جنت طیار کر رکہی ہے اے نبی کی بی بیو تم ویسی نہین ہو
جیسی اور عورتین ہین تمکو اگر خدا کا ڈر ہے تو تم نرم بات بکرو کہ جسکے دل مین بیماری ہے
کہین وہ طمع کرنے لگی تم اچہی بات کہو اپنے گہرون مین بیٹہی رہو جاہلیت کی طرح
بن ٹہن کر باہر نہ چلو پہرو نماز قائم رکہو زکوة دو اللہ و رسول کی اطاعت کرو

اللہ تو یہہ چاہتا ہے کہ تمہاری ناپاکی دور کردے تمکو پاک صاف بنا دے اس
آیت سے اگرچہ مراد ازواج مطہرات ہین مگر فاطمہ و امام حسن و امام حسین و علی مرتضیٰ
اور اونکی اولاد بہی اسمین داخل شامل ہین معلوم ہوا کہ پاکی گناہ سے یون ہی
حاصل ہوتی ہے کہ نماز وزکوۃ ہو عورتون کے لیے علاوہ نماز وزکوۃ کے دو
ایک حکم اور بہی ارشاد فرما دیے ایک یہہ کہ اجنبی مرد سے نرم بات نکرین کرخت بات
کیا کرین تاکہ فاسق فاجر کو انمین طمع گناہ کی نہو نرم بات کرنے سے فاسق ملاوٹ
کرنے لگتا ہے ملاوٹ کرنے سے اندیشہ و توقع گناہ کا ہوتا ہے دوسرا حکم یہہ دیا
کہ گہرون مین رہو باہر سنجاو زینت کر کے گہر سے باہر نہ نکلو جسطرح جاہلیت یعنی غیر
ملت اسلام کی عورتین بن ٹہن کر باہر پڑی پہرتی ہین یہہ حکم ہے پردہ کرنے کا ازواج
مطہرات پر یہہ پردہ فرض تہا امت کی بی بیون پر بہی مستحب ہے سوا اسلام کے کسی
قوم مین عورتون کا پردہ نہین ہے کیا اہل کتاب کیا مجوس کیا ہنود کیا اور کوئی
اسی سبب سے اون اقوام مین زنا بہی بہت ہوتا ہے بیحیائی بہی حد سے زیادہ بڑہی
ہوئی ہے اب اس امت مین بہی بعض جگہہ یہہ وتیرہ نکلا ہے کہ بی بیان بازار باغ
میلے کی سیر کو جاتی ہین گو سواری ہی مین کیون نجاوین سو یہہ بالکل خلاف شرع
بات ہے ایسے کامون کے کرنے سے دین مین بٹا لگتا ہے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ
کوئی عمل قبول نہین ہوتا انا اللہ **قال تعالےٰ** فاقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ
واطیعوا اللہ ورسولہ یعنی نماز پڑہو زکوۃ دو اللہ ورسول کی اطاعت کرو معلوم
ہوا کہ نمازی زکوتی خدا ورسول کا مطیع ہوتا ہے جو نماز نہین پڑہتا زکوۃ نہین
دیتا وہ نافرمان ہے گو آپکو مسلمان سمجہے یا کلمہ پڑہے **قال تعالےٰ** یاایہا الذین
امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع
ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض

وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ ذکرا کثیرا لعلکم تفلحون آے ایمان والو جب
اذان ہو دن جمعہ کے تو دوڑو طرف ذکر خدا کے اور چھوڑ و بیچنا کھوچنا یہہ تمہارے
لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو پھر جب نماز ہو چکے تو چلو پھرو زمین مین ڈھونڈ و فضل اللہ کا
یعنی رزق بہت یاد کرو خدا کو شاید تمہارا چھٹکارا ہو اس آیت شریف مین حکم ہے
نماز جمعہ کا بالتخصیص تیہہ نماز بھی مثل نماز پنجوقتی کے فرض عین ہے جو ساری نمازون
کا حکم ہے وہی حکم اس نماز کا بھی ہے دو آدمی سے اسکی جماعت بھی ہو جاتی ہے جس
جگہہ نماز ظہر فرض ہے وہان جمعہ بھی فرض ہے دار الاسلام ہو یا دار الحرب سوا دو
خطبون کے اور کچھہ فرق اسکو نماز پنجگانہ سے حاصل نہین ہے تیہہ شروط جو بعض
اہل راے وغیرہ نے نکالے ہین کہ بڑا شہر ہو اوس شہر مین خلیفہ امام یا اوسکا نائب
یا قاضی ہو اتنی جماعت ہو ایسی مسجد ہو بالکل بے بنیاد ہین جمعہ کے ہمراہ نماز ظہر
کا پڑھنا دونون نمازون کا برباد کرنا ہے تیہہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے لئے شغل
بیع مانع نہین ہے لین دین چھوڑ کر نماز جمعہ وغیرہ پڑھ جاوے پھر اپنی دوکانداری
کرتا رہے یہہ نکرے کہ سودے سلف کے پیچھے نماز جمعہ چھوڑ دیوے حدیث مین آیا ہے
جسنے تین جمعے ترک کئے اوسکے دلپر مُہر لگ جاتی ہے نعوذ باللہ قال تعالے
الا المصلین الذین ہم علی صلوتہم دائمون والذین فی اموالہم حق معلوم
للسائل والمحروم اس سے پہلے یہہ فرمایا تھا کہ انسان حریص و تنگدل پیدا ہوا ہے
جب اوسکو کوئی برائی چھوتی ہے تو نالان ہوتا ہے جب بھلائی چھوتی ہے تو مانع
بنتا ہے مگر نمازی لوگ جو اپنی نماز پر دائم قائم ہین انکے مال ہین سائل و محروم کا حق
معلوم ہے پھر بعد دو ایک آیتون کے یہہ فرمایا یہہ لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے
ہین معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والے زکوۃ دینے والے اس وصف حرص و تنگدلی
سے علحدہ ہین نہ شر پر فریاد کرین نہ خیر سے مانع ہون قرآن شریف مین کہین ہمراہ

نماز کے لفظ اقامت آیا ہے کہین ذکر مداومت کا فرمایا ہے کسی جگہہ محافظت کرنا ارشاد
کیا ہے اُس سے یہہ نکلا کہ نماز کسی حالت مین چھوڑنا نہ چاہیئے سب سے زیادہ اہتمام
اسی عبادت کا رہے ورنہ بیرخانہ ایمان مین گھوس لگ جاویگی **قال تعالے** ۱۱
واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واقرضوا اللہ قرضا حسنا نماز پڑہا کرو زکوۃ دیا کرو
اللہ کو اچہا قرض دو اللہ کو قرض دینا یہی ہے کہ اللہ کے لئے کسی مسلمان کی حاجت
روا کردے سُود نہ لے بے سودی قرض دیکر اوسکا کام نکالدے **وقال تعالے**
فلا صدق ولا صلی ولکن کذب وتولی ثم ذہب الی اہلہ یتمطی اولی لک فاولی
ثم اولی لک فاولی اوپر ذکر مرنے کا تہا اوسکے بعد یہہ فرمایا کہ اس مرنے والے نے
نہ تو تصدیق کی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ نماز پڑہی بلکہ جہٹلایا
بیٹہہ پہیری اپنے گہر والون کیطرف اکڑتا اتراتا چلا خرابی ہوا وسکی یہہ کلمہ چار بار فرمایا
معلوم ہوا کہ بے نماز کا خاتمہ اچہا نہین ہوتا ہے **قال تعالے** قد افلح من
تزکی وذکر اسم ربہ فصلی یعنی جسنے زکوۃ دی اللہ کا نام یاد کرکے نماز پڑہی
اوسنے نجات پائی وہ مراد کو پہونچا معلوم ہوا کہ خاتمہ بالخیر عاقبت محمود ہونے کے لئے
کوئی چیز نماز و زکوۃ سے بہتر نہین ہے **قال تعالے** ارایت الذی ینہی عبدا
اذا صلی تونے دیکہا اس آدمی کو جو منع کرتا ہے نمازی بندے کو مراد اس آدمی سے
ابو جہل ہے عبد سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یہہ آیت اگرچہ خاص
ہے مگر حکم اسکا عام ہے یعنی جو کوئی شخص جس کسی آدمی کو نماز سے منع کرتا ہے وہ ابو جہل
کا بہائی ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے تہے
شریک الوہیت و ربوبیت نہین تہے بشر تہے کچھ فرشتے جن نہین تہے ہماری طرح
اونپر بہی خدا کی عبادت کرنا فرض تہا جو کوئی یہہ بات کہے کہ مین ولی اللہ ہون مجہسے
نماز روزہ وغیرہ ساقط ہے وہ جہوٹا ہے تکلیف شرعی اگر کسیکو دنیا مین معاف ہوتی

تو سب سے زیادہ مستحق اوسکے پیغمبر لوگ تھے نہ امرا و فقرا **قال تعالی** وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ و ذلک دین القیمہ انکو کوئی حکم نہین دیا گیا ہے مگر اسی بات کا کہ یہہ عبادت کرین خدا کی خالص ہنکر یکسو ہو کر نماز پڑہین زکوۃ دین یہی ہے سیدہی ملت. معلوم ہوا کہ نماز و زکوۃ اونہین سے بنتی ہے جو اپنے دین مین مخلص ہین جیسے مسلمان لوگ جو مخلص نہین ہے وہ نہ نماز پڑہتے ہین نہ زکوۃ دیتے ہین گویا اخلاص اور نماز و زکوۃ کا ساتہہ ہے **قال تعالی** فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون الذین ہم یراؤن ویمنعون الماعون پہلے یہہ فرمایا تہا کہ کیا تونے دیکہا اوس آدمی کو جو دین کو جہٹلاتا ہے یتیم کو پرورش نہین کرتا نہ مسکین کے کہانا کہلانے پر جمتا ہے پہر یہہ ارشاد کیا کہ خرابی ہے اون نمازیون کی جو اپنی نماز سے غافل ہین لوگون کو دکہلاتے ہین مدد کی چیز کسیکو نہین دیتے یہہ نماز منافقین فاسقین کی ہے کہ ظاہر مین تو لوگون کے دکہانے سنانے کو نمازی بنتے ہین دلسے نماز نہین پڑہتے پہر بے وقت پڑہتے ہین جب دیکہا کہ وقت جاتا ہے تب کہڑے ہو کر جبرا قہرا بدنامی سے بچنے کے لئے دو چار ٹکرین اوندہی سیدہی لگالین سمجہہ لیا کہ ہمنے نماز پڑہ لی فرض ادا کر دیا پہر انمین اگر کوئی کبہی وقت پر بہی کوئی نماز پڑہ نکلتا ہے تو پہر ارکان اذکار اوس نماز کے پورے پورے ادا نہین کرتا یہہ سب غفلت مین داخل ہے حدیث شریف مین آیا ہے اس امت مین ایسے امیر ہونگے جو نماز کو مار ڈالین گے یعنی آخر وقت پر پڑہین گے سو انکے لئے ویل نام ایک جنگل ہے اندر دوزخ کے یہہ اوسمین رہین گے ہائے ہائے وائے وائے مچائین گے معلوم ہوا کہ نمازی غافل دل بہی جہنم کی سیر کرینگے کچہہ بے نمازیون ہی پر موقوف نہین ہے یہہ آیت شریف بڑی خوفناک ہے ہر نمازی کو چاہئے کہ اس آیت کو ہر وقت خصوصا وقت نماز کے اپنے دلمین یاد کر لیا کرے پہر دیکہے کہ اوسکی

نماز کیسی ہے غافلانہ پڑہی ہے یا ریاکارانہ ۵

کلید در دوزخ ست آن نماز		کہ در چشم مردم گزاری دراز

قرآن شریف مین یہہ آیت آخر آیت ہے مقدمۂ نماز مین اس سے معلوم ہوا کہ اکثر نمازی اسیطرح کے ہین اسلیئے اونکی تنبیہ کے واسطے اس وعید پر سورہ کو ختم فرمایا اللھم اھدنا وقال تعالے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولاینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم و جنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون جو لوگ جمع کرتے ہین سونا چاندی نہین خرچ کرتے اوسکو راہ خدا مین تو بشارت سنا اونکو عذاب الیم کی جس دن گرم کرینگے اوسکو آگ دوزخ مین پہر داغ دینگے اوس سے انکے ماتھون کروٹون پیٹھون کو یہہ ہے وہ مال جو جمع کیا تہا تمنے اپنی جانون کے لیے اب چکھو مزا اس خزانے کا معلوم ہوا کہ جو کوئی زکوۃ مال کی نہین دیتا ہے وہ جہنم مین جاویگا یہی مال اوسکے لیے وبال جان ہو جاویگا قال تعالے انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ اس آیت مین ذکر ہے مصرف زکوۃ کا کہ ان جگہون مین مال زکوۃ کو صرف کرے انکے سوا دوسری جگہہ خرچ نکرے ورنہ پہر زکوۃ فرض ادا نہوگی فصل زکوۃ مین شرح اس مصرف کی گزر چکی ہے وقال تعالے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم لے تو انکے مال مین سے زکوۃ پاک صاف کر انکو دعا دے تیری دعا انکے لیے تسکین ہے معلوم ہوا کہ زکوۃ دینے سے طہارت حاصل ہوتی ہے امام وخلیفہ کو چاہیئے کہ جس سے زکوۃ لے اوسکو دعاے خیر دے وقال تعالے وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوۃ خرابی ہے اون

مشرکون کی جو زکوۃ نہین دیتے معلوم ہوا کہ کفار بہی مخاطب بفروع ہین اور جو زکوۃ نہین دیتا ہے وہ گویا مشرک کا سا کام کرتا ہے دوزخیون سے جب پوچہین گے کہ تم سقر مین کیونکر آئے وہ کہین گے ہم نماز نہین پڑہتے تہے مسکین کو کہانا نہین کہلاتے تہے گپ شپ لگانیوالون کے ساتہہ ہم بہی گپ شپ لگایا کرتے تہے معلوم ہوا کہ یہہ تینون کام جہنم کے ہین ایسے کام کرنیوالے دوزخ مین جاوینگے اللھم غفرا جسقدر آیات اس جگہہ لکہی گئی ہین انکے سوا اور آیات مین بہی ذکر نماز و زکوۃ کا آیا ہے سبکا ذکر اسلیئے نہین کیا کہ طول بہت ہوتا تہا سمجہہ دار یا ندار خدا ترس کے لئے اتنا ہی بہت ہے ع درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست ورنہ جاہل بد دین کے لئے جسکو قیامت پر یقین نہین ہے وعد و وعید پر بہروسا نہین ہے ایک دفتر بہی کفایت نہین کر سکتا قرآن شریف مین ذکر نماز و زکوۃ کا یکجا بہت آیا ہے ایسی آیتین جنہین فقط ذکر زکوۃ کا ہو نماز کا نہو بہت کم ہین **فائدہ** نماز کے بعد اس جگہہ ذکر روزے کا چاہیئے تہا مگر بخیال ترتیب قرآنی کے اس جگہہ آیات نماز و زکوۃ کو یکجا لکہا گیا پہر آیات صوم کو پہر آیات حج کو ؛

فصل بیان مین صوم کے

قال تعالے یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر و علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر روزہ جسطرح فرض کیا گیا تہا تمسے پہلون پر شاید تم ڈرو تہہ دن ہین گنے ہوئے پہر جو کوئی تم مین سے بیمار ہو یا سفر مین تو وہ اور دنون مین روزہ رکہے اور جنکو طاقت روزے کی نہین ہے جیسے شیخ فانی شیخہ فانیہ وہ ایک مسکین کو

کہانا کہلاوے پہر جسنے ایک مُدّ سے زیادہ کہانا دیا یہہ اوسکے لئے بہتر ہوا اور اگر
تم روزہ رکہوگے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اگر تم جانتے ہو اس آیت شریف سے فرضیت
روزے کی معلوم ہوئی یہہ بہی ثابت ہوا کہ اگلی امتون پر بہی روزہ فرض تہا گو
عدد صوم مین کمی بیشی کیون نہو پہر بیمار مسافر کو اجازت دی کہ وہ حالت
بیماری وسفر مین روزہ نرکہے جب اچہا ہو یا سفر سے پہر کر آوے تب قضا کرلے
پہر بوڑہے مرد عورت کو یہہ حکم دیا کہ اگر روزہ نہین رکہہ سکتے ہو تو اوسکا کفارہ
دو ایک محتاج کو ایک مد طعام کہلاؤ اس سے کم نہو زیادہ کا اختیار ہے **قال تعالےٰ**
فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر
يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما
هدٰكم ولعلكم تشكرون جو کوئی حاضر ہو تم مین سے ماہ رمضان مین یعنی اپنے
گہر مین موجود ہو سفر مین نہو تو وہ روزہ رکہے یعنی قضا نکرے ہان جو بیمار یا مسافر
ہے وہ اور دنون مین گنتی پوری کرلے اللہ تمہارے ساتہہ آسانی چاہتا ہے نہ مشکل
تم پوری کرو گنتی رمضان کی اللہ اکبر کہو اس بات پر کہ اللہ نے تمکو ہدایت کی شاید تم
شکر گزار ہو معلوم ہوا کہ مقیم کو بلا عذر افطار کرنا صوم کا جائز نہین ہے افطار کے
لئے فقط دو ہی عذر ہین مرض وسفر تکبیر سے مراد وہی تکبیر ہے جو رویت ہلال شوال
سے کہی جاتی ہے **قال تعالےٰ** احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم
هن لباس لكم وانتم لباس لهن علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم
وعفا عنكم فالٰئن باشروهن وابتغوا ما كتب الله لكم وكلوا واشربوا حتى
يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا الصيام الى الليل
ولا تباشروهن وانتم عاكفون فى المساجد تلك حدود الله فلا تقربوها
كذلك يبين الله اٰياته للناس لعلهم يتقون حلال کیا گیا تمہارے لئے جماع

عورتون سے شب رمضان مین وہ تمہارا لباس ہین تم اونکے لباس ہو اللہ نے
جان لیا کہ تم اپنی جان کی خیانت کرتے ہو یعنی تم سے ضبط نہین ہو سکتا سو تمہاری
توبہ قبول کی تمہارا قصور معاف کیا اب تم اون سے ملو جلو جو اللہ نے تمہارے
لئے لکہا ہے یعنی اولاد وہ ڈہونڈو کہاؤ پیو یہانتک کہ کہل جاوے سفید ڈورہ
فجر کا سیاہ ڈورے سے پہر تم تمام کرو روزے کو رات تک یعنی غروب آفتاب تک
جسکے بعد رات آتی ہے اور مت میل جول کرو عورتون سے جبکہ تم اعتکاف مین ہو
اندر مسجدون کے یہہ حدین ہین اللہ کی تم انکے پاس نہ پہٹکو اللہ اپنی نشانیان
لوگون کو بتاتا ہے شاید وہ ڈرین پہلے اسلام مین وقت شب ماہ رمضان جماع کرنا
عورت سے حرام تہا جب ایک صحابی سے یہہ کام ہو گیا تو یہہ آیت اوتری اللہ تعالیٰ
نے جماع کی رخصت بخشی کہانے پینے کی اجازت صبح کاذب تک دی عورتون کو مردون
کا لباس ٹہیرایا یعنی جسطرح چاہین اونسے لپٹین چمٹین کپڑے کیطرح اوپر نیچے اونکو
لپیٹین اوڑہین روزے کی حد اعتکاف کا حکم بہی بتا دیا یہہ بہی سنا دیا کہ اس حد
سے آگے نہ بڑہین ٥

بلا تے ہین تو مبارک تمہین یرائے توفیق	زیادہ حد سے نہ بڑہ جائے حوصلہ دل کا

قال تعالے انی نذرت للرحمن صوما فلن اکلم الیوم انسیا یہہ مقولہ ہے
مریم علیہا السلام کا کہ مین نے نذر کا روزہ رکہا ہے آج مین کسی سے بات نکرونگی
معلوم ہوا کہ اگلی امتون مین بہی روزہ تہا یہہ بہی معلوم ہوا کہ نذر کا روزہ رکہنا
بہی درست ہے ؛

فصل بیان مین آیات حج کے

قال تعالے ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر

فلا جناح علیه ان یطوف بهما ومن تطوع خیرا فان الله شاکر علیم صفا ومروه
دونشانیان ہین اللہ کی پہر جو کوئی حج کرے اس گہر کا یا زیارت تو گناہ نہین اوسپر
یہہ کہ طواف کرے ان دونون کا اور جو کوئی شوق سے کرے کچہہ نیکی تو اللہ قدردان
ہے سب جانتا موضح القرآن مین لکہا ہے کہ صفا ومروہ دو پہاڑ ہین مکے کے شہر مین
عرب کے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے ہمیشہ حج کرتے تہے لکن کفر کے وقت
مین اکثر غلطیان پڑ گئین تہین اون دو پہاڑون پر دو بت دہری تہے حج مین
وہان بہی طواف کرتے تہے جب لوگ مسلمان ہوئے جانا کہ یہہ بہی کفر کی غلطی تہی اب
وہان نہ جانا چاہئے اوسپر یہہ آیت اوتری انتہے معلوم ہوا کہ سعی کرنا درمیان ان
دونون پہاڑون کے واجب ہے **وقال تعالے** یسألونک عن الاهلة
قل هی مواقیت للناس والحج تجہہ سے پوچہتے ہین چاند کا نیا نکلنا تو کہہ یہہ وقت ٹہیرے
ہین واسطے لوگون کے اور واسطے حج کے معلوم ہوا کہ وقت حج کا یعنی احرام باندہنے
کے مہینے اسی چاند سے معلوم ہوتے ہین **وقال تعالے** واتموا الحج والعمرة
لله فان احصرتم فما استیسر من الهدی ولا تحلقوا رءوسکم حتی یبلغ الهدی
محله فمن کان منکم مریضا او به اذی من راسه ففدیة من صیام او صدقة
او نسک فاذا امنتم فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدی فمن لم
یجد فصیام ثلثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم تلک عشرة کاملة ذلک
لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام پورا کرو حج وعمرے کو اللہ کے لئے
پہر اگر تم روکے گئے تو جو میسر ہو قربانی بہیجو اور حجامت نکرو سر کی جب تک پہونچ نہ چکے
قربانی اپنے ٹہکانے پہر جو کوئی تم مین مریض ہو یا اوسکو دکہہ دیا ہے اوسکے سر نے تو بدلا
دیوے روزے یا خیرات یا ذبح کرنا پہر جب تمکو خاطر جمع ہو تو جو کوئی فائدہ لیوے
عمرہ ملا کر حج کے ساتہہ تو جو میسر ہو قربانی پہونچاوے پہر جسکو پیدا نہو تو روزے کہے

تین دن کے حج کے وقت مین اور سات دن جب پہر کر جاؤ یہہ دس پورے ہوئے یہہ اوسکے لئے ہے جسکے گہر والے مسجد الحرام مین ہتے نہون اس آیت شریف مین حج کا حکم ہے حج کا یہہ طریق ہے کہ احرام باندہے دن عرفے کے عرفات مین حاضر ہو پہر وہان سے چلکر رات مشعر الحرام یعنی مزدلفے مین رہے پہر صبح عید کو منا مین پہنچکر کنکر پہینکے حجامت کر کے احرام اوتارے پہر مکے مین جا کر طواف کعبہ کرے پہر صفا مروہ کے بیچ مین دوڑے پہر منا کین آوے تین دن رہے ہر روز کنکر پہینکے پہر مکے جا کر طواف رخصت کرے پہر گہر کا رستہ لیوے عمرے کا یہہ طریق ہے کہ احرام باندہے جن دنون مین چاہے طواف کعبے کا کرے صفا و مروے کے بیچ مین دوڑے پہر حجامت کر کے احرام اوتارے حج وعمرے مین قربانی ضرور نہین ہے مگر کسی سبب سے سو اللہ تعالے نے یہان تین سبب ارشاد فرمائے ہین ایک یہہ کہ بعد احرام باندہنے کے کوئی شخص روکا گیا مرض سے یا دشمن سے تو وہ کسیکے ہاتہہ قربانی بہیجدے جب مکے مین قربانی ذبح ہو تب احرام سے نکلے پہلے حجامت نکرے دوسرا یہہ کہ آزار سے یا سر کے بالون سے عاجز ہو کر الحرام مین حجامت کرے تو اوسکا بدلا دے یا قربانی پہونچائے یا تین روزے رکہے یا چہہ مسکین کو کہلاوے تیسرا یہہ کہ حج وعمرہ جدا جدا نکرے ایک ہی سفر مین دونون کو ادا کرے تو قربانی ضرور ہے پہر قربانی میسر نہو تو دس روزے تین حج کے دنون مین سات پیچہے رکہے قربانی کم سے کم ایک بکری ہے واسطے ایک شخص کے گاؤ یا اونٹ مین سات شخص شریک ہو سکتے ہین حج وعمرہ کے ملنے سے جو قربانی لازم آتی ہے وہ مکے کے رہنے والون پر نہین ہے یہہ مطلب ہے موضح القران کا **قال تعالے**

الحج اشہر معلومات فمن فرض فیہن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ و تزودوا فان خیر الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب حج کے کئی مہینے ہین معلوم جس نے لازم کر لیا اون مین

حج تو بے پردہ ہونا نہین عورت سے اور نہ گناہ اور نہ جھگڑا کرنا حج مین اور جو کچھہ کروگے تم نیکی وہ اللہ کو معلوم ہے لیا کرو خرچ راہ کا بہتر خرچ راہ کا گناہ سے بچنا ہے اے عقلمند و یعنی حج کے لئے وقت احرام باندہنے کا غرہ شوال ہے شب عید قربان تک اس سے پہلے بہتر نہین تہہ حج و عمرہ احرام باندہنے سے لازم آجاتا ہے احرام یہہ ہے کہ نیت حج یا عمرے کی کرے زبان سے پوری لبیک کہے پہر احرام کے بعد مرد عورت سے پرہیز رکہے ہر گناہ سے بچے آپسمین جھگڑا نکرے بدن کے بال نہ اوتارے ناخن نہ تراشے خوشبو نہ ملے شکار نہ کہیلے مرد بدن پر سیئے کپڑے نہ پہنے سر نہ ڈہانکے عورت کپڑے پہنے سر ڈہانکے لکن موہنہ پہ کپڑا نہ ڈالے کفر کی غلطی ایک یہہ بہی تہی کہ بغیر خرچ کے حج کو جانا ثواب گنتے تہے مقدور ہوتے ہوئے خرچ نہ لیتے تہے توکل کرتے اللہ تعالے نے فرمایا کہ مقدور ہو تو خرچ لیکر جاؤ بڑا فائدہ یہہ ہے کہ سوال نکرو بہیک نہ مانگو اس زمانے مین اکثر حاجی اسیطرح کے نظر آتے ہین کہ یا تو کسی کیطرف سے حج بدل کو گئے ہین یا بہیک مانگ کر حج کا رستہ کاٹا ہے سو حج بدل کا یہہ حال ہے کہ قریب کی طرف سے تو درست ہے اجنبی کیطرف سے ثابت نہین بہیک کا یہہ حال ہے کہ دینے والے کو تنگ کرکے یہہ مال لیا ہے اوسنے بہی ناخوشی سے دیا ہے یا مال حرام سے پہر حج کا شوق اس درجہ ہوتا ہے کہ راہ مین نماز کی بہی کچھہ پروا نہین ہوتی مگر حج کو چلے جاتے ہین سو ایسا حج انکو بہت جلد جہنم تک پہونچا دیتا ہے اللہ نے حج اوس شخص پر فرض کیا ہے جسکو خرچ و سواری کا مقدور حاصل ہے یہہ کہین نہین فرمایا کہ تم سوال کرتے ہوئے بہیک مانگتے ہوئے حج کو جاؤ کوئی مرد حج کو اسلئے بہی جاتا ہے کہ گہر مین لڑائی بہڑائی رہتی ہے بی بی سے نہین بنتی سو یہہ حج بہی خالص نہوا

اے آنکہ بسوئے کعبہ روئے داری	دانم کہ گزیدہ آرزوئے داری
زینگونہ کہ تیز میخرامی دانم	در خانہ زنِ ستیزہ خوئے داری

کوئی عورت حج کو اسلیئے جاتی ہے کہ یہان یار آشنا سے نکاح نہین ہوسکتا ہے یا خاوند سے طلاق نہین ملسکتی مکے مین پہونچکر خوب کھل کھیلین گے واقع مین مکے کی خوب ہی قدر کی کہ جو کام گناہ کا یہان نہوسکے وہ وہان جاکر بے خوف بے تکلف ہوکر کیا جاوے

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ مکن		تاکہ از صدر نشینان جہنم باشی

وقال تعالے لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھداکم وان کنتم من قبلہ لمن الضالین تمپر کچھہ گناہ نہین اس بات کا کہ تلاش کرو تم فضل اپنے رب کا پہر جب طواف کو چلو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے یاد کرو اسکو جسطرح تمکو سکہایا بتایا ہے تم تہے اس سے پہلے راہ بہولے یعنی حج مین مال تجارت بہی لیجاؤ روزی کمانے کو تو کچھہ منع نہین ہے لوگون نے اسمین شبہہ کیا تہا کہ شاید حج قبول نہو اوسپر یہہ آیت اوتری یہہ بہی معلوم ہوا کہ مشعر الحرام کے پاس کچھہ ذکر خدا کرنا ضرور ہے یہہ ذکر کرنا فعل نبوی سے بہی ثابت ہے مگر اس زمانے مین یہہ سنت بالکل متروک ہوگئی ہے اللہ تعالے رحم کرے مجمع حج وعمرے کا آجکل کثرت بدعات ومنکرات کے سبب سے ایسا ہوگیا ہے جیسے میلہ مکن پور اجمیر کا مگر کوئی عالم حرمین شریفین سانس تک بہی نہین لیتا اناللہ **وقال تعالے** ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم پہر طواف کو چلو جہان سے سب لوگ چلین گناہ بخشواؤ اللہ سے اللہ ہے بخشنے والا مہربان یہہ بہی ایک کفر کی غلطی تہی کہ مکے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے اسلیئے کہ عرفات حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کہڑے رہتے سو فرمایا کہ جہان سب چلین طواف کو تم بہی چلو اگلی تقصیر پر نادم ہو **قال تعالے** فاذا قضیتم مناسککم فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا پہر جب پورا کر چکو تم اپنے حج کے کام کو تو یاد کرو اللہ کو

جیسے یاد کرتے ہو تم اپنے باپ دادون کو بلکہ اوس سے بہی زیادہ آگے قولہ واذکروا
اللہ فی ایام معدودات فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم
علیہ لمن اتقی یاد کرو اللہ کو کئی دن گنتی کے پہر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دنمین یا جس دیر کی
تو نہین اوسپر کچہہ گناہ جو کوئی ڈرتا ہے اِن آیتون مین یہہ فرمایا کہ کفر کے وقت دستور
تہا کہ حج سے فارغ ہو کر تین روز عید کے بعد خوشی کرتے بازار لگاتے اپنے باپ دادون
کی بڑائی بیان کرتے اب اللہ نے اوسکے بدلے منا مین تین دن ٹہیرنا مقرر کیا کہ اللہ
کو یاد کرو ان دنون مین دوپہر کو کنکر پہینکتے ہین ہر نماز کے بعد تکبیر کہتے ہین بلکہ
سوائے نماز اور ہر وقت بہی پہر اگر کوئی چاہے کہ دو ہی دن رہے تو رخصت ہے
مگر تین دن رہنا بہتر ہے **قال تعالے** ان اول بیت وضع للناس للذی
ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین فیہ آیات بینات مقام ابراھیم ومن
دخلہ کان آمنا بے شک پہلا گہر جو ٹہیرا لوگون کے لئے یہی ہے جو مکے مین ہے برکت
والا نیک راہ جہان کی لوگونکو اسمین نشانیان ہین کہلی ہوئی جگہہ کہڑے ہونے ابراہیم
علیہ السلام کی جو اوسکے اندر آیا اوسکو امن ملا یہود کا ایک شبہہ یہہ بہی تہا کہ ابراہیم
علیہ السلام کا گہرانا ہمیشہ سے شام مین رہا بیت المقدس کو قبلہ رکہا تم مکے مین ہو
کعبے کو قبلہ کرتے ہو تم کیونکر ابراہیم کے وارث ہوئے سو اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم کے
ہاتہہ سے اول عبادت خانہ اللہ کے نام کا یہی گہر بنا ہے اسمین بزرگی کی نشانیان
خوارق عادات ہمیشہ دیکہتے رہے ہین اصل مقام ابراہیم کا یہی ہے حدیث مین آیا ہے
کہ یہہ پتہر جسپر نقش قدم مبارک ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور حجر اسود جسکا وقت طواف کے
بوسہ لیتے ہین یہہ دونون بہشت کے پتہر ہین دنیا مین سوا ان دونون کے اور کوئی
چیز بہشت کی موجود نہین ہے **قال تعالے** وللہ علی الناس حج البیت من
استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین اللہ کا فرض ہے لوگونپر

حج کرنا اس گہر کا جو کوئی پاوے اوس تک راہ اور جو کوئی منکر ہوا تو اللہ پروا نہین
رکہتا سارے جہان کی اس آیت شریف سے فرضیت حج کی نکلی اوس شخص پر جو طاقت
حج کرنے کی رکہتا ہے طاقت سے مراد زاد و راحلہ ہے جسطرح حدیث مرفوع مین آچکا ہر
جسکے پاس یہہ دونون چیزین ہین اوسپر حج کرنا فرض عین ہے مثل نماز پڑہنے روزہ
رکہنے زکوۃ دینے کی منکر اسکی فرضیت کا کافر ہے تارک اوسکا باوجود استطاعت
کے مثل یہود و نصاریٰ کے ٹہیرایا گیا ہے معلوم ہوا کہ جسطرح تارک نماز عمداً تارک
روزہ عمداً تارک زکوۃ عمداً کافر ہوجاتا ہے اسیطرح تارک حج بہی عمداً کافر ہوجاتا
ہے یہہ آیت بہی اسیکی طرف اشارہ کرتی ہے **قال تعالےٰ** ان الذین کفروا
ویصدون عن سبیل اللہ والمسجد الحرام الذی جعلناہ للناس سواء العاکف
فیہ والباد ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم جو لوگ منکر ہوگئے
اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے اور ادب والے مسجد سے جسکو ٹہیرایا ہے ہم نے
واسطے سب لوگون کے برابر ہے اوسمین لگا رہنے والا اور باہر کا اور جو کوئی ارادہ
کرے اوسمین ٹیڑہی راہ کا شرارت سے چکہائین ہم اوسکو دکہہ کی مار معلوم ہوا
کہ مکے مین مکے کے رہنے والے اور باہر سے آنے والے دونون کا ایک ہی حکم ہے جو
کوئی وہان جا کر رہے یا حج وعمرے کے لئے جاوے اوسکو وہان سے کوئی باہر نہ نکالے
جو کوئی ایسا کریگا اوسکو عذاب دردناک کیا جاویگا اللہ تعالےٰ کا تو یہہ حکم ہے مگر
آجکل یہہ بات ٹہیری ہے کہ کسی موحد متبع کو وہان رہنے بسنے جمنے نہین دیتے ہین
گو وہ کسیطرح کا فساد ظاہری یا باطنی بہی نکرے اہل بدعت کیسے ہی نالائق بد دین
ہون اونسے کوئی تعرض نہین کرتا یہہ اگر الحاد مصطلح قرآن نہین ہے تو پہر کیا ہے ع
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؎ موضح القرآن مین کہا ہے یعنی جنہون نے
لوگونکا وہان جانا بند کیا وہ سزا پاوینگے **قال تعالےٰ** واذ بوأنا لابراہیم

مکان البیت ان لا تشرک بی شیئا وطہر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود
جب ٹھیک کر دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے ٹھکانا اس گھر کا کہ شریک نکر میرے ساتھہ کسیکو
پاک کر میرا گھر طواف کرنے والون کھڑے رہنے والون رکوع سجدہ کرنیوالون کے لئے
کہتے ہین کہ کعبہ شریف کی جگہہ آگے سے ہی بزرگ تھی پھر بعد مدتون کے کچھہ نشان اوسکا
باقی نرہا تہا حضرت ابراہیم کو حکم ہوا اونہون نے اوس جگہہ عمارت بنائی پرانی جگہہ کو
نیا کیا ایک بادل غیب سے آکر کھڑا ہوا اوسکے سایہ پہ لکیر ڈالی بنیاد رکھی اگلی امتون
مین رکوع نتہا یہہ خاص اسی امت مین ہے تو خبر دیدے کہ آگے لوگ ہونگے جو اس
گھر کو آباد کرینگے معلوم ہوا کہ یہہ گھر سارے طائفین راکعین ساجدین کے لئے ہے
کچھہ نرے مکے والون ہی کا اسمین اجارہ نہین ہے کہ وہ سوا اپنے یا اپنے میل جول
کے لوگون کے اور مسلمانون کو خصوصاً اہل توحید وسنت کو وہان طواف قیام رکوع
سجود کرنے ندین بلکہ جس مسلمان کا جی چاہے وہان جاکر رہکر عبادت کرے بلکہ اس آیت
سے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مکے کے شرک سے تطہیر چاہیئے سو اہل بدعت ونفاق جو طرح
طرح کے شرک وکفر مین گرفتار ہوتے ہین اونکا نہ عقیدہ درست ہے نہ عمل اونکو تو آج
کل وہان جگہہ ملتی ہے مکے کو اونکے شرک ونفاق سے پاک نہین کیا جاتا جو مشرک نہین
ہین وہ وہانسے نکالے جاتے ہین ٹہیرنے نہین پاتے ہجرت کرکے وہان رہنے کا کیا ذکر
ہے فقط مناسک حج کا ادا کرنا بہی اونپر مشکل ہوجاتا ہے اُسی مدت قلیل مین جو کہ زمانہ
اداے حج وعمرہ وزیارت نبوی کا ہوتا ہے باوجود ہزار خاموشی وسکوت کے اعداے
اسلام کی مخبری پر پکڑ دہکڑ شروع ہوجاتی ہے ایران کے رافضی بے تکلف جاتے ہین
حج وعمرہ اپنے طریقہ پر آگے پیچہے کہلم کہلا ادا کرکے چلے آتے ہین اون سے اہل مکہ
کچھہ بہی تعرض نہین کرتے تعرض کرنے کیواسطے خاص وہ گروہ حق پژوہ ہے جو خالص
طریقہ ما انا علیہ واصحابی پر ہے اِن بچارون کو وہان تک پہونچنا اداے حج تک

ٹہیر نا بہی ایک مصیبت کا سامنا ہوجاتا ہے دل کہولکر عبادت کرنے کا کیا ذکر ہی ۹

راہ محال وصل کا شاید لگے سراغ	کرتا ہون سیر کوچۂ مشکل کے آس پاس

قال تعالے واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق پکار دے اے ابراہیم علیہ السلام لوگون مین حج کو کہ آوین تیری طرف پاؤن چلتے اور ہر دبلے دبلے اونٹون پر سوار ہوکر ہر راہ دور دراز سے معلوم ہوا کہ حج کرنا پیادہ پا بہی درست ہے اگرچہ سوار ہوکر آنا افضل ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پہاڑ پر کہڑے ہو کر پکارا کہ اے لوگو اللہ نے تمپر حج فرض کیا ہے تم حج کو آؤ جنکی قسمت مین حج ہے اونہون نے باپ کی پشت مین لبیک کہا ایک بار یا دو بار یا زیادہ ہزارون خلق اپنے شوق سے پیادہ پا آتی ہے لکن حج فرض تب ہے کہ سواری میسر ہو اگر مکہ معظمہ نزدیک ہے یا کسی آدمی کو چلنے کی عادت وطاقت ہے تو امام مالک کے یہان اوسپر بہی حج فرض ہے مگر قول اول قوی ہے کیونکہ وہ عزیمت ہے یہہ رخصت ہے قال تعالے لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر حاضر ہون اپنے نفع کی جگہون مین پڑہین نام اللہ کا معلوم دنون مین ذبح پر چوپایے جانورون کی جو انکو دئے ہین سو کہاؤ تم اوسمین سے اور کہلاؤ برے حال کے محتاج کو یعنی جو شکرانہ یا نفل کا ذبح ہو وہ آپ کہاوے اور جو کسی قصور کا بدلا ہو تو اوسکو آپ نہ کہاوے گنتی دن سے مراد تین دن ذیحجہ کے ہین دسوین گیارہوین بارہوین تاریخ اندنون مین بڑی قبولیت کا کام یہی ہے کہ اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق پہر نبیڑ ین اپنا میل کچیل پوری کرین اپنی منتین طواف کرین اس قدیم گہر کا جہان سے حج شروع کرتے ہین وہان سے حجامت ناخن نہین لیتے بالون

ہین تیل نہین ڈالتے عطر نہین ملتے ننگے بدن رہتے ہین جب دسوین تاریخ ہوئی سب کام ختم ہوئے حجامت بنواکر غسل کرکے کپڑے پہن کر طواف کو جاتے ہین جسکو ذبح کرنا ہے وہ پہلے ذبح کرلیتا ہے جو نذر جس مراد کے لئے مانی ہے وہ ادا کرے اصل نذر ومنت اللہ کی ہے اور کسی کی نہین مگر جب سمجہہ ہو ذلك ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه یہہ سن چکے اور جو کوئی بڑائی رکہے اللہ کے ادبون کی سو وہ بہتر ہے اوسکے لئے نزدیک اوسکے رب کے معلوم ہوا کہ جو کچہہ آداب خدا و رسول نے عبادت حج وغیرہ کے لئے سکہائے پڑہائے بتائے جتائے ہین اونمین ہرگز کسی طرح کی کمی و فروگزاشت نکرے اپنی طرف سے نہ کچہہ بڑہائے نہ کچہہ گہٹائے جون کا تون ہر عبادت کو حج ہو یا نماز روزہ یا زکوۃ پورا پورا اوتار دے پہر دیکہے کہ کیسی قدر دانی اوسکی نزدیک خدا کے ہوتی ہے **قال تعالی** ذلك ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب لكم فيها منافع الى اجل مسمى ثم محلها الى البيت العتيق ولكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله على ما رزقهم من بهيمة الانعام فالهكم اله واحد فله اسلموا یہہ سن چکے پہر جو کوئی ادب رکہے اللہ کے نام لگے چیزونکا سو یہہ دلکی پرہیزگاری ہے تمکو ان چوپایون مین منافع ہین ایک ٹہیرے وعدے تک پہر اوتارا اونکا قدیم گہر تک ہے یعنی جتنے مویشی ہین اونکا حق یہی ہے کہ اونکو کام کے لئے لیجیے پہر کعبے کے پاس لیجاکر چڑہا دیجیے مگر یہہ بات دشوار ہے تو جہان بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا تو یہہ اسبات کا نشان ہوا کہ اللہ کی نیاز کعبے کو چڑہائے دور ہو یا نزدیک پہر فرمایا کہ ہمنے ہر ایک فرقے کے لئے قربانی ٹہیرا دی ہے کہ یاد کرین وہ لوگ نام اللہ کا ذبح پر اون چوپایون کی جو ہمنے اونکو دیے ہین تمہارا اللہ ایک ہی اللہ ہے سو تم اوسی کے حکم مین رہو یعنی جانور ذبح کرنے کی نیاز اللہ کے لئے ہر دین مین عبادت رکہی گئی ہے آوسکے سوا اور کی نیاز مین ذبح کرنا اور

غیر کی عبادت ہو جاتی ہے تو یہہ شرک ہوا اسلئے اس شرک سے منع کیا **قال تعالے**
والبدن جعلناها لکم من شعائر الله لکم فیها خیر فاذکروا اسم الله علیها
صواف فاذا وجبت جنوبها فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر کذلک سخرنا
ها لکم لعلکم تشکرون یعنی کعبے کے چڑہانے کے اونٹ ہمنے تمہارے لئے اللہ کی
نشانی ٹہیرائی ہین انمین تمہارا بہلا ہے پڑہو تم اونپر نام اللہ کا قطار باندہکر پہر جب
گر پڑے اونکی کروٹ تو کہاؤ اوسمین سے اور کہلاؤ صبر سے بیٹہے ہوئے اور بیقراری
کرتے ہوئے کو اسیطرح بس مین کردئے ہین تمہارے یہہ جانور کہ شاید تم احسان مانو اونٹ
کو ذبح کے بدلے نحر کرتے ہین قبلہ رو کہڑا کرکے چہاتی پر زخم لگاتے ہین جب سارا لہو نکل
چکتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے پہر گوشت کاٹنے لگتے ہین محتاج دو طرح کے بتائے ایک وہ جو
مانگتا نہین ہے دوسرا وہ جو مانگتا ہے **قال تعالے** لن ینال الله لحومها
ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم کذلک سخرها لکم لتکبروا الله علی ما
هدٰکم وبشر المحسنین نہین پہونچتا اللہ کو گوشت ان جانورونکا اور نہ خون
اونکا لکن پہونچتا ہے اوسکو ادب تمہارے دل کا اسیطرح اونکو بس مین دیا ہے تمہارے
کہ تم بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ تمکو اوسنے راہ سجہائی اور خوشی سنا نیکی کرنے
والونکو معلوم ہوا کہ جو کچہہ مال عبادت مین صرف ہوتا ہے وہ اللہ کے کچہہ کام نہین
آتا اوس عبادت کا ادب عابد کا خلوص قبول ہوتا ہے اوسی پر اوسکو اجر و ثواب
ملتا ہے اصل ہر عبادت مین دو چیزین ہین ایک صواب یعنی موافق کتاب و سنت
کے ہونا دوسرا اخلاص کہ وہ کام اللہ ہی کے لئے ہو غیر کی اوسمین ہوا تک بہی نلگے
یہانتک آیات حج کا بیان تہا رہے مسائل حج سو ذکر اونکا رسالہ مستقلہ مین لکہا
گیا ہے جسکا نام ایضاح الحجہ وطراز الحجزہ ہے اللہ تعالے ہم سبکو توفیق اخلاص
وصواب کی بخشے ہر گناہ سے بڑا ہو یا چہوٹا بچا دے اللہم آمین **فائدہ** یہہ رسالہ

مینے اسلیئے لکھا ہے کہ میرا پوتا ابو الفتح میر ابو الحسن خان فرزند سعید ابو الخیر میر نور الحسن خان سلمہا اللہ تعالےٰ جسکی سال ولادت بست وسوم ماہ شعبان سنہ ۱۳۰ ہجری ہے انشاء اللہ تعالےٰ بعد بسم اللہ کے جسوقت اردو خوان ہوجاویگا اس کتاب کا سبق لیگا مین اللہ سے امید کرتا ہون کہ اسکو عالم باعمل کرے اسکی عمر و دولت و دین مین برکت نمایان بخشے جب یہہ رسالہ اس جگہہ تک پہونچا تو یہہ مناسب معلوم ہوا کہ بعد ایک فائدۂ جدیدہ کے ایک خاتمہ بہی اسکے آخر مین شامل کردیا جاوے اس خاتمہ مین بعض احادیث رقاق کا ترجمہ عام فہم خاص پسند لکہدیا جاوے کیونکہ بعد حصول ایمان وبجا آوری فرائض اسلام کے کوئی چیز بہتر اس سے نہین ہے کہ آدمی کو حقیقت اون حالات کی معلوم ہو جن سے اوسکو کام پڑتا ہے دنیا ایک ایسی جگہہ ہے جسمین صالح فاسق امیر فقیر سب طرح کے لوگ بستے رہتے ہین فقط اتنا فرق ہوتا ہے کہ صالح و مومن کو بعد دریافت ان احادیث کے حق و باطل دریافت ہوکر توفیق عمل صالح کی نصیب ہوجاتی ہے دنیا و آخرت کا فرق معلوم پڑجاتا ہے بلکہ دنیا بے حقیقت نظر آنے لگتی ہے پہر اوسکی بے حقیقتی معلوم ہوجانے سے دنیا کی ساری مصیبتین آفتین مسلمان کامل پر ہلکی ہوجاتی ہین اسلام و ایمان کی لذت دل کے اندر سما جاتی ہے فاسق فاجر رئیس امیر لوگ ظاہری عیش و آرام کی لذت دولت و حکومت کی حلاوت مین آخرت کی نعمتون سے محروم رہجاتے ہین باقی کو چہوڑکر فانی اختیار کرلیتے ہین انکو یہہ یاد نہین رہتا کہ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم رقاق سے وہ احوال مراد ہین جنکے سننے سمجھنے سے مسلمان کا دل نرم ہووے اللہ تعالےٰ یاد آوے اوسکی قدرت کاملہ کا اقرار تہ دل سے اوٹہے یہہ یاد اوسکو محبت دنیاے فانی سے روکے آخرت کے انعام و اکرام کا مستحق بناوے

دنیاے دنی کو جو کہ فانی سمجہے	رباعی	اور قصۂ عمر کو کہانی سمجہے
دریاے حقیقت کو وہی جاوے تیر		جو مثل حباب زندگانی سمجہے

فائدہ جب سے سودان کی لڑائی مصر سے مشہور ہوئی ہے تب سے غلغلہ مہدی کا
خانہ بخانہ ہو رہا ہے کسینے انہین شیخ سودان کو مہدی سمجھ لیا ہے کسی نے انکو مجدد ٹھیرایا
ہے کوئی کہتا ہے مہدی موعود ابہی نہین آئے کوئی انتظار آمد مہدی موعود بجاے خود کر رہا
ہے کسیکو آمد مہدی موعود مین شک وشبہہ لگا ہے کہ ابتک کیون نہین آئے ہین کوئی کہتا ہے
کہ مہدی موعود وہی عیسے علیہ السلام ہین غرضنکہ ہر ایک آدمی کا خیال الگ الگ ہے تاریخ
آمد مہدی موعود کی یا نزول مسیح علیہ السلام کی کسیکو بہی انہین سے معلوم نہین ہے
اتنی بات تو ضرور ہمکو ثابت ہو چکی ہے کہ مہدی وعیسیٰ علیہما السلام کے آنے سے پہلے
عملداری نصاریٰ کی اکثر ملکو نمین ہو جاویگی سو یہہ علامت ایک سو بیس برس سے
ظاہر ہو چلی ہے روز بروز ترقی انکی حکومت و دولت کی ہوتی جاتی ہے یہہ شوکت و
صولت جب اپنی حد معلوم اجل مسمی کو جو علم خدا مین مقرر ہے پہونچ جاویگی تو اوسوقت
مہدی بہی آجاوینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی رونق بخش ہونگے ایسی جلدی کیا ہے
تیرہ سو برس پورے سال ہجری کو گزر گئے ہین مہدی ومسیح ابتک نہین آئے اس سے
معلوم ہوا کہ ظلم وجور اپنی غایت معین تک نہین پہونچا ہے ورنہ یہہ علامات بہی ظاہر
ہو جاتے عوام اسلام کا شوق ذوق واسطے تشریف آوری مہدی علیہ السلام کے
موجب نہایت تعجب وحیرت کا ہوتا ہے اسلئے کہ انہین بعض فاسق فاجر ہین بعض مشرک،
مبتدع بعض مقلد مذاہب بعض فقیر مشرب دین اسلام پر آجکل کوئی بہی مطابق شرع
شریف کے قائم نہین رہا ہے نہ کسیکو فکر درستی آخرت نجات عاقبت کی دامنگیر حال ہے
ساری ہمت یہہ ہے کہ مال ومنال حکومت وعزت ووجاہت ودولت حاصل ہو یہہ مطلب
جس رنگ ڈہنگ سے ہاتہہ لگے حاصل کرنا چاہئے سو جب منشا نام کے مسلمانون کا
یہہ ٹھیرا تو اب انکو انتظار کرنا آمد آمد مہدی کا مشتاق ہونا اونکی ملاقات کا پانا اونکے
زمانے کا لاحاصل محض ہے اسلئے کہ جب وہ آوینگے تو یہہ سارے ٹھاٹھہ عیش وفسق کے

اوٹھا ڈالینگے یہہ بساط ظلمت فجور وظلم کی لپیٹ ڈالی جاویگی ہر مسلمان کو حالت اول
اسلام پر کر دینگے جو کوئی اونکا حکم نمانیگا اوسکو جان سے مار ڈالینگے اوسوقت
سب اہل دنیا بندۂ درہم ودینار اونکے دشمن جانی بنجاوینگے گو کچھہ کر نہ سکین گے
یہہ خیال ان احمقون کا کہ اب ہم بسبب عملداری نصاریٰ کے نہایت تنگی ترشی
مین گرفتار رہین اوسوقت ہمارے گہر کی حکومت ہوگی خوب ہی عیش کرینگے بالکل خیال
مختل ہے جو عیش وآرام وامن آج ان لوگون کو باوجود ہزار خرابی کے میسر ہے یہہ
کہین خواب وخیال مین بہی اوسوقت مین ہاتہہ نہ آویگا یہہ ناحق اونکے آنے کی خوشیان
کرتے ہین یہہ تو اسی عہد حکومت کو غنیمت سمجہین جسکے طفیل مین ہر طرح کا عیش وآرام
نقد وقت ہے ہر طرح کا فسق وفجور بلکہ کفر وشرک بلا خوف میسر ہے کسیطرح کی روک
ٹوک نہین ہے آزادگی کلی حاصل ہے عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود کہانے پہننے
کو بہی باوجود قلت روزگار کے بہ نسبت زمانۂ اول اسلام کے بہت زیادہ ملتا ہے
واللہ باللہ یہہ آسودگی ہرگز ہمارے سلف صلحا کو عموماً حاصل نتہی جو آج ایک
ایک محرر منشی چپڑاسی خدمتگار کو میسر ہے اس حال پہ انکا آرزومند ہونا
واسطے آمد مہدی کے سراسر مبنی انکی غلط فہمی پر ہے ہان مہدی علیہ السلام کے آنے
کی خوشی اوسکو کرنا زیبا ہے جسکو دنیا چھوڑ کر نری آخرت کا بندہ بننا منظور ہو گناہ
صغیرہ وکبیرہ سے ہزار کوس بہاگتا ہو فسق وفجور سے منزلون دور ہو بری صحبت سے
بچتا ہو بری مجلسین نکرتا ہو غنا زنا شراب ربا یا چوری گانے بجانے وغیرہ منکرات
سے محفوظ رہنا چاہتا ہو فقر وفاقہ کو دولت سے بہتر جانتا ہو ایمان واسلام کو
سلطنت تمام عالم سے افضل سمجہتا ہو سو ایسے آدمی اسوقت مین کہین ڈہونڈے
نہین ملتے اگر ہونگے تو ہزار بلکہ لاکہہ مین ایک دو ہون تو ہون پہر اگر کسیکو یہہ خیال
ہے کہ گو ہم آج فاسق فاجر ہین مگر جب مہدی آجاوینگے تو ہم مطابق اونکے حکم کے سب

کام کرینگے ہماری دنیا و آخرت درست ہوجاویگی سو اس وہم کا یہہ علاج ہے کہ فرائض و واجبات و محارم و مکروہات شرعی کا حکم ہر زمانے مین یکسان رہا ہے اور قیامت تک یکسان رہیگا کوئی حکم دین اسلام کا کسی کے آنے نہ آنے پر موقوف نہین رکہا گیا ہے جسطرح کا عمل صالح تم زمانۂ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام مین کرنا چاہتے ہو وہ عمل تم آج کرو ہم تمہارے لئے بہشت کے ضامن ہوتے ہین اس ضمانت کا وعدہ ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ہدایت خدا کی توفیق پر موقوف ہے کچہہ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام کے آنے پر ملتوی نہین رکہی گئی ہے پہر جو کوئی شخص برضا و رغبت عمل صالح اختیار کرتا ہے وہ اوس آدمی سے بہتر ہوتا ہے جسکو مار مار کر مسلمان بنایا جاتا ہے مہدی و عیسیٰ علیہما السلام تو اسلئے آوینگے کہ دنیا ظلم و ستم سے بہر گئی ہوگی کفر و فسق و فجور سارے جہان مین پہیل گیا ہوگا ایسے لوگون کو وہ بزور تلوار راہ راست پر لاوینگے سچا سیدہا مومن صاف پاک مسلمان بے غل و غش دیندار بناوینگے کچہہ اسلئے نہین آوینگے کہ ساری دولت نصاریٰ کی چہین کر تمہارے حوالے کردین تمسے کہین کہ لو اب تم بہی ویسا ہی عیش کرو جیسا عیش یہہ اہل کتاب کرتے تہے عیسیٰ علیہ السلام کا زہد سارے انبیاء علیہم السلام سے زیادہ تہا مہدی رفع بدعت اقامت سنت کرینگے ان دونون صاحبون کو ان بڑے بڑے محلون عمدہ عمدہ باغون اچہی اچہی پوشاکون طرح طرح کے ملبوسون نئے نئے کہیل تماشون سے کچہہ کام نہوگا وہ کہہ اوباش عیاش فاسق فاجر واہی تباہی بد نظر ناچنے گانے والے شہوت رانی مستی پرست نہونگے کہ اونکے آنے سے تمہاری بن آویگی وہ تو تمہاری اس صورت و سیرت کے دشمن ہوجاوینگے جب تک وہ نہین آتے ہین تم یہان بڑے امن مین ہو گو تمہاری آخرت خراب ہوچکی ہے یا ہوجاویگی جسدن خدا نے چاہا وہ آگئے اوسدن آخرت کے سوا دنیا بہی تمہارے ہاتہہ سے جاتی رہیگی

اسلئے کہ وہ سوا اسلام خالص کے نہ کسی سے جزیہ پر صلح کرینگے نہ کسیکو سوا طریقہ اسلام کے کسی دوسری چال ڈہال پر قائم رہنے دینگے جو کوئی فسق فجور چہوڑ کر مومن صالح بنےگا اوسکی دنیا و آخرت درست ہو جاویگی جو کوئی اونکی مخالفت کریگا وہ برباد ہو جاویگا دونون جہان سے گئے پانڈے نہ حلوا ملا نہ مانڈے سو جس شخص کو اونکی تمنا واسطے درستی دین کے ہو وہ اب بہی اپنے دین کو درست کر سکتا ہے جسکو یہہ آرزو واسطے عیش و آرام دنیا کے ہو اوسکو کہدو کہ وہ اپنی تقدیر کو بیٹہکر خوب روئے یہہ تمنا اوسکی ہرگز پوری نہوگی فضائل و مراتب قبولیت خدا و نجات آخرت کی ہر زمانے ہر وقت مین حاصل ہو سکتی ہین ذرا ہمت و حسن نیت درکار ہے بدبختی و سوء خاتمہ زمانہ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام مین کیا دامنگیر اہل شقاوت نہین ہو سکتا ہے ؎

ہر کہ او روے بہبود نداشت	دیدن روے نبی سود نداشت

مگر آفت یہہ ہے کہ مسلمانون مین سے اسلام جاتا رہا ہے نام کی مسلمانی باقی رہگئی ہے ان سے عقل بہی لے لی گئی ہے نہ انکو نعمت خدا کی کچہہ قدر رہے نہ انجام کی کچہہ فکر رات دن نفس پرستی شہوت پرستی کی فکر مین غرقاب ہین مگر پہر بہی حسب دلخواہ اوسکی تدبیر نہین بن سکتی ہے اسی غم مین عمر گزر جاتی ہے نہ ادہر کے ہوتے ہین نہ اودہر کے اوس سے بدتر یہہ حالت ہے کہ بعضے انہین یہہ چاہتے ہین کہ ہم دنیا مین بہی خوب دل کہولکر عیش و فسق کرلین آخرت بہی درست رہے سو یہہ مطلب ہی محال ہے دنیا و آخرت کا ناتا رشتہ سوت کی طرح کا ہے جب ایک جورو کسی سے راضی ہوتی ہے تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے جسنے دنیا کے عیش و فسق کو پسند کیا آخرت نے اوسکو بالکل چہوڑ دیا جسنے آخرت کو مضبوط پکڑا اوسکا ساتہہ دنیا نے نہ دیا وہ کون عیش و آرام ہے جو پابندی شرع سے حاصل نہین ہو سکتا ہے اکثر خلق اپنی بے وقوفی سے جہنم کو خرید کرتی ہے دو دن کی زندگی مین آخرت تباہ کرجاتی ہے اہل حکمت و تجربہ نے کہا ہے لولا الحمقاء

لخربت الدنیا اگر احمق نہوتے تو دنیا ویران ہوجاتی یعنی یہان کی رونق آسایش جو مثل خواب وسراب کے ہے انہین بے وقوفون کے سبب سے ہے جنکے لیے آخرت مین کوئی حصہ نہین ہے جو عقلمند ہین وہ یہان بہی اچہے رہتے ہین اچہی زیست کرتے ہین آخرت بہی بنا لیجاتے ہین الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا آخرت کا کہیت ہے جو آج یہان بویا جوتا کل وہان وہی کاٹین گے ○

	از مکافات عمل غافل مشو		گندم از گندم بروید جو ز جو	

اللہ تعالے کے دوستون مین بہی بعض لوگ بڑے دولتمند مالدار غنی صاحب حکومت وسلطنت گزرے ہین اُنہون نے دنیا مین بہی جائز عیش عشرت کیا آخرت مین بہی اچہے رہے دنیا کا عیش یہی ہے کہ اللہ تعالے آسودگی بخشے اچہا گہر ہو اچہا لباس اچہا کہانا پینا اچہی عورت اچہا شہر رزق وعیش سے تو یون فراغت حاصل ہوئی اب رہی سہی اوقات کو اچہے کامون مین صرف کرے زیادہ عبادت نہو سکے تو انہین پانچ چیزون پر جو اسلام کی بنیاد ہین اقتصار کرے محرمات کبیرہ ومکروہات شرعیہ سے بچے چلو دین دنیا دونون درست رہین گی جو بدبخت ہین وہ ذرا سی دولت وحکومت پر غافل ہوکر اپنی آخرت خراب کر دیتے ہین پہر اونکے پاس دنیا بہی نہین تہمتی یا تو وبال گناہ سے جاتی رہتی ہے ساری دنیا مین بدنام وحقیر ہوجاتے ہین سب عقلمندون کے مسخری بنتے ہین یا خود گہبراکر اللہ کی نعمت پر لات مار کر ناشکر بنکر مال وعزت وآبرو کو تباہ کر بیٹہتے ہین خدا ایسی عقل سے ہر مسلمان کو نجات دے کوئی سعادت اس سے بڑہکر نہین ہے کہ دین دنیا دونون مین اچہی طرح بسر ہو اچہی صحبت اچہے کام مین رہے ہر کام شرع وعقل کے موافق جسکو سب مسلمان دانشمند پسند کرین اختیار کرے نہ فرائض ضروری مین کوتاہی ہو نہ محرمات مین ابتلا عیش جائز کو برتے ناجائز عیش سے بچے فسق وفجور کا نام بعد مسلمانی کے اپنے اوپر نہ لے ایک وہ لوگ تہے جو نرے

آخرت کے کام کرتے تھے وہ تو سب سے اچھے تھے دوسرے وہ بھی اچھے ہین جنھون نے دین دنیا دونون کو سنوارا بد نصیب وہ ہین جنھون نے آخرت بگاڑ کر دنیا کو پکڑا اسب سے بدتر وہ ہین جنکی دنیا و آخرت دونون تباہ ہوئے دنیا مین محتاج بد دین نا مسلمان یا مالدار فاسق فاجر بدنام تھے آخرت مین بسبب کفر یا فسق و فجور کے نعمت باقی سے بھی محروم رہگئے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة و فی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار ہمکو یہہ دعا قرآن شریف مین سکھائی ہے اسلئے ہم خدا سے امیدرکھتے ہین کہ ہمکو یہان بھی نیکنام اپنا غلام بنائے رکہے سوا اپنے کسیکا محتاج نکرے بقدر کفاف روزی دیتا رہے وہان ہمارے گناہ معاف فرماکر ہمکو دوزخ سے بچاکر بہشت مین لیجاوے اپنے نیک بندون کی ہمسائگی نصیب کرے اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ ؛

خاتمة الکتاب بیان مین احادیث رقاق کے

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا قیدخانہ ہے ایماندار کا بہشت ہے کافر کی رواہ مسلم یعنی مومن کو یہان مصیبت تکلیف رنج پہونچتا رہتا ہے اسلئے اوسکے حق مین جیلخانہ ہے کافر فاجر لوگ لذات شہوات مین بسر کرتے ہین اونکے لئے یہہ دنیا بہشت ہے دوسری روایت مین آیا ہے چھپائی گئی ہے دوزخ شہوتون سے بہشت مصیبتون سے متفق علیہ نووی نے کہا یعنی جنت نہین ملتی جبتک کہ مکروہات مین گرفتار نہو دوزخ مین جانا نہین ہوتا جبتک کہ دلکی خواہش پوری نکرے فاسق فاجر مرد عورت خوب ہی داد عیش دیتے ہین دل بھر کے شراب خواری زناکاری یاری آشنائی عشق بازی اسراف طعام و شراب و لباس و سواری و مکان و فرش و بساط وغیرہ کرتے ہین سو اس عیش کے پیچھے انکے لئے دوزخ ہے آنکھہ بند ہوئی سیدھے جہنم کو چلے گئے مومن مسلمان ہاتھہ سے انکے طرح طرح کی ایذای ظاہری باطنی پاتے ہین یہان

رات دن شوہرونکو اپنی بدزبانی بدخلقی بدوضعی نفرت طبعی طعن لعن مخبری غیبت بدگوئی سے ستایا کرتے ہین اسکا انجام واسطے شوہرون کے بہشت ہے ادہر مرے اودہر جنت مین گئے قید خانے سے چھوٹے مستورو بن شداد نے کہا مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہین ہے دنیا آخرت مین مگر اتنی کہ کوئی تم مین سے اپنی اونگلی دریا مین ڈبو دے پہر دیکہے کہ کیا لیکر پہرے روایۃ مسلم یعنی یہانکا سارا عیش وہان کے عیش کے مقابلے مین برابر ایک قطرے کے ہے دریا مین سے اونکی ہمت کو کہو جنہون نے اس قطرے کو اختیار کیا ہے قطرہ بہی کون جو فانی ہے دریا کو چہوڑ دیا ہے دریا بہی کون جو باقی ہے جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مردار بکری پر گزرے جسکے کان بہی چہوٹے تہے فرمایا تم مین کوئی اسکو ایک درہم پر لینا چاہتا ہے سب نے کہا ہم تو اسکو مفت مین بہی نہ لینگے فرمایا قسم ہے خدا کی دنیا اس بکری مردار سے بہی زیادہ حقیر وخوار ہے نزدیک اللہ کے روایۃ مسلم ضعف ایمان کو تو دیکہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خدا کی قسم کہا کر یہہ بات کہین مگر ہم اوسکو نہ سنین اس بکری مردار خرد گوش حقیر وذلیل پر جہک پڑین دنیا کی مثال عورت سے دی ہے جسطرح عورت مردار ہوتی ہے اسیطرح یہہ دنیا بہی ذلیل وخوار ہے مکر سے آتی ہے حیلہ کرکے چلی جاتی ہے

غافل مشو زعشوہ دنیا کہ این عجوز	مکارہ می نشیند ومحتالہ می رود

دنیا کی بے وفائی مثل بیوفائی عورت کے ہے دونون کا کچہہ بہروسا نہین آج میرے پاس ہے کل تیرے پاس عمرو بن عوف کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کہا کر فرمایا ہے مجہکو اسکا ڈر نہین کہ محتاج تم ہوجاؤ گے ڈر اس بات کا ہے کہین تم پر دنیا ایسی کشادہ نہو جسطرح تم سے اگلے لوگون پر تہی تم اوسمین رغبت کرو جسطرح اونہون نے رغبت کی تہی پہر تم تباہ وہلاک ہوجاؤ

جسطرح وہ برباد ہوگئے متفق علیہ رؤسا کا آجکل یہی حال ہے کہ دولت وحکومت
کے غرّے مین ویسے ہی کام کرتے ہین جسطرح اگلی امت نے کئے تہے اب خدا چاہیگا تو
یہہ بہی اوسیطرح ہلاک ہوجاوینگے جسطرح وہ ہلاک ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنے لیئے یہہ دعا کی ہے کہ اے اللہ آل محمد کا رزق بقدر قُوت یا کفاف
کے مقرر کر متفق علیہ یعنی انکو اوتنا ہی دے جسمین یہہ ننگے بہوکے نہ رہین انکو سوال
کرنا نہ پڑے یہی سبب ہے کہ اکثر سادات فاقہ مست ہوتے ہین انکو سدرمق سے
زیادہ نہین ملتا نہ انکے گہر مین کبہی سلطنت ریاست آتی ہے اگر ہزار مین کسیکو کوئی
عہدہ زیادہ معاش کا ملگیا یا آسودگی حاصل ہوگئی تو شاذ نادر امر کو حکم معدوم
کا ہے یہہ دعا اسلیئے فرمائی کہ اگر انکو یہان تونگری زائد مثل رؤسا وامرا کے
ملیگی تو آخرت مین یہہ بہشت کی نعمتون سے محروم رہین گے انکا حصہ وہین رہے تو
اچہا ہے بلکہ حدیث ابن عمر وہین عموماً سبکے لیئے بہی یون ہی فرمایا ہے کہ جو مسلمان ہوا
اور اوسنے کفاف پایا جو کچہہ خدانے اوسکو دیا ہے اوسپر قناعت کی وہ صاحب
فلاح ہوا رواہ مسلم ابوہریرہ کی حدیث کا لفظ یہہ ہے کہ تونگری کچہہ بہت سے
سامان کا نام نہین ہے تونگری تو دل کی قناعت بے پروائی ہے متفق علیہ
شیخ سعدی نے اسی جگہہ سے یہہ مضمون لیا ہے تونگری بدلست نہ بمال جسطرح
اکثر بادشاہ ورئیس حریص وطماع ہوتے ہین سارے جہان کا مال ومنال اپنے ہی
لئے چاہتے ہین دنیا بہر کا سامان وٹہاٹہہ اپنے گہر بار مین جمع کرتے ہین اسیطرح اہل
علم ودین کو خدانے قلیل پر قناعت دی ہے قلت مال پر صبر عطا کیا ہے جواہر انکی نظر
مین پتہر معلوم ہوتے ہین سونا چاندی خاک کی طرح نظر آتا ہے ؏

گدایانے از بادشاہی نفور	بامیدش اندر گدائی صبور

قارون کو دولت دنیانے دنیا ہی مین تحت الثری پہونچا دیا ادریس کو علم نے جیتے جی

آسمان پر چڑہا دیا بلکہ جنت مین پہونچا دیا دنیا دار یا لدار اہل علم و دین کو حقیر سمجہتے ہین بُری نگاہ
سے دیکہتے ہین سمجہو دیکہو کل انشاء اللہ تعالے ہم عزیز ہونگے تم ذلیل ہوگے اوسوقت ہم تم کو
سلام کرینگے کہ سچا کون تہا جہوٹا کون ہے فاسقون فاجرون کو آج کسی کا تقوی کرنا
برا لگتا ہے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو ورع و تقوی کی برابر
کسی چیز کو مت ٹہیرا رواہ الترمذی عن جابر قرآن کریم مین بہی متقی کو سب سے زیادہ بزرگ
فرمایا ہے قیامت کیا ہے اہل تقوی کی شادی و برات کا دن ہے فاسق فاجرون کے ماتم
و مصیبت کا زمانہ ہے حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے تم سن لو دنیا ملعون ہے جو
کچہہ دنیا مین ہے وہ سب ملعون ہے مگر ذکر اللہ تعالے کا اور جو کام اسکے قریب ہو یعنی اعمال
صالحہ اور عالم یا متعلم یعنی طالب العلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اللہ تعالے
کے احسان کو تو دیکہو کہ دنیا مین بظاہر اہل علم و دین کو برابران امراء و رؤسا
کے رکہا ہے یعنی صحت و مرض و حیات و موت وغیرہ حالات بشریت مین مگر باعتبار آخرت
کے علماء و ذاکرین و طلبہ علم کو الگ نکالکر باقی ساری دنیا و اہل دنیا پر لعنت کی ہے
وللہ الحمد ؎

اے خدا قربان احسانت شوم		این چہ احسان است قربانت شوم	

معلوم ہوا کہ جسطرح علم و ذکر و طلب علم سبب ہے رحمت کا اسیطرح جہل و دولت سبب
ہے لعنت کا اگر دنیا داری کوئی اچہی چیز ہوتی دنیا کی دولت جو سرمایہ کفر و فسق ہے کوئی
نعمت ہوتی تو خدا یتعالے ہرگز ان امراء و رؤسا کو ندیتا اپنے دوستون
ہی کو دیتا جسطرح حدیث سہل بن سعد مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے اگر دنیا نزدیک خدا کے پر پشہ کی برابر ٹہیرتے تو کسی کافر کو ایک گہونٹ پانی
کا بہی اوسمین سے ندیتا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ یہہ کمبخت
ایسی بُری چیز ہے کہ سوا کافرون فاسقون فاجرون کے دوسرے کو نہین دیجاتی

امرا اور رؤسا کو چاہیے کہ ان حدیثون کو سنکر عبرت پکڑین فسق فجور ظاہر و باطن سے بچین ورنہ انجام اس کام کا یہی ہے جو مذکور ہوا آب چاہین ایمان لاوین یا کفر کرین ابی موسیٰ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو اوسنے نقصان پہونچایا اپنی آخرت کو جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو اوسنے نقصان پہونچایا اپنی دنیا کو سو تم وہ چیز اختیار کرو جو باقی ہے اوسکو اختیار نہ کرو جو فانی ہے رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے لعنت ہی بندۂ دینار و درہم پر رواہ الترمذی مرفوعاً لعنت نہو تو کیا ہو دینار کا آخر نار ہے درہم کا آخر ہم ہے نار آگ ہوئی ہم غم ہوا ۵

زر پرستی میکند دل راسیاہ		آخر این صفر ابسودا میکشد	

فائدہ بڑا اسراف امرا ور رؤسا کا یہ ہے کہ را تدن خزانہ ریاست کا عمارت بنانے مین اوٹھتا رہتا ہے حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن جو کچھ خرچ کرتا ہے اوسکا اجر ملتا ہے مگر وہ مال جو اس خاک مٹی مین ملایا رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن خباب معلوم ہوا کہ حاجت سے زیادہ مکان نہ بناوے ع بنا را قصر میگویند یعنی مختصر باید بحاجت اسیقدر رہے کہ دھوپ گرمی جاڑے سردی سے بچے سایہ ملے یہ نقش ونگار یہ پردہ ہاے زرنگار یہ کوچ وکرسی یہ فانوس وجھاڑ یہ خانۂ تصویر دار جو درحقیقت بتخانہ ہے انکا طیار کرانا جہنم کا آباد کرنا ہے ۵

ہمہ اندر زمن بتو این ست		کہ تو طفلی وخانہ رنگین ست	

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سارا نفقہ راہ خدا مین ہوتا ہے مگر یہ بنیاد کہ اسمین کچھ بھی بہتری نہین ہے رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب بادشاہون رئیسون امیرونکو دیکھو کیسے کیسے محل بناتے ہین گویا بہشت کا مقابلہ کرتے ہین کتنا کتنا روپیہ اوسمین صرف ہوتا ہے یہ سب نفقہ انکا برباد ہے

سارا بوجھہ ان مکانات ومحلات کا انکی چہاتی پر رکہا جاویگا یعنی دن قیامت کے مگر کچھ تہوڑا
سا وزن دنیا مین بہی انپر بطور نمونہ رکہدیا جاتا ہے دیکہو ان مقابر کے قبون گنبدون
مین کتنا بوجھہ ہوگا اسکو کم نہ سمجہو ایک بڑے محل کا بوجہہ تو ادنے سے مقبرے مین ہوتا ہی بڑے
بڑے مقبرون کے بوجہہ کا جیسے ہمایون کا مقبرہ یا اکبر بادشاہ کا مقبرہ اونکا کیا ذکر
اولیا و علما کی قبور پر بہی انہین حضرات با برکات نے گنبد قبے بنادئے مین ورنہ وہ تو زندگی
مین نقیر محتاج تہے ایک جہونپڑا بہی رہنے کیواسطے نرکہتے تہے یا نہ بنا سکتے تہے سو انکے مقابر
کا وزن بہی انہین کے سر پر ہے یہان بہی وہان بہی مشکل تو یہہ ہے کہ گہر ونکا تو نرا وزن
ہی ہوگا ان مقبرون کے طفیل مین علاوہ وزن کے ایک طرح کا استحقاق واسطے لعنت کے
بہی دنیا وآخرت مین اچہی طرح حاصل ہوجاتا ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ ایک دن رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر سے باہر نکلے ہم آپکے ہمراہ تہے ایک اونچا قبہ نظر پڑا فرمایا
یہہ کیا ہے لوگون نے کہا فلان انصاری نے بنایا ہے خاموش ہو رہے اس بات کو دلمین
رکہا جب وہ انصاری آپکے پاس آیا آپکو اوسنے سلام کیا تو موںنہہ پہیر لیا کئی بار
یہی ہوا وہ جان گیا کہ آپ غصے وغضب مین ہین اسکا شکوہ صحابہ سے کیا کہا مین رسول
خدا کو غضبناک پاتا ہون کہا ہان تیرے قبے کو دیکہا تہا اوسنے جاکر فی الفور اوس
گنبد کو ڈہادیا زمین کے برابر کردیا پہر جو ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم باہر نکلے تو قبے کو نہ دیکہا پوچہا وہ قبہ کدہر گیا کہا اوسنے ہم سے شکوہ کیا تہا آپکی
ناراضی کا ہمنے اوسکو خبر کردی اوسنے ڈہادیا فرمایا ہر عمارت وبنیاد وبال ہے اپنے صاحب
ومالک پر مگر اوتنی جسکے بغیر گزر نہو سکے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے معلوم ہوا
کہ لداؤ کا مکان بنانا گنبد قبے طیار کرنا وبال آخرت کا مول لینا ہے یہہ گناہ روپیہ
خرچ کرکے مول لیا جاتا ہے ع زر دادن ودرد سر خریدن ؛ حدیث عثمان مین مرفوعاً
یون آیا ہے کہ بنی آدم کا حق سوا ان تین چیز کے نہین ہے ایک گہر جسمین رہے دوسرے

کپڑا جس سے ستر چھپاوے تیسرے خشک روٹی ساتھ پانی کے رواہ الترمذی یہان
اب گہر کے عوض عمارہ عمدہ محل دیوانخانے کوٹہیان لاکہون روپیہ کی طیاری کی بنائی جاتی ہین اونپر
فخر ہوتا ہی ستر چہپانے کے عوض طرح طرح کے جوڑے مردانے زنانے سیکڑون روپے کی
لاگت کے بنتے ہین مگر اوس پر بہی ستر نہین چہپتا نان خشک بے سالن کے عوض مین سو
طرح کے کہانے پکائے جاتے ہین پہر بہی اکثر پسند نہین آتے مزے دار خوشگوار نہین ہوتے
علی مرتضیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے جب بندے کے مال
مین برکت نہین رکہی جاتی ہے تو وہ اوس مال کو پانی مٹی مین ملاتا ہے ابن عمر کا لفظ
یہ ہے کہ بچو حرام سے گہر بنانے مین کہ یہ بنیاد ہے ویرانی کی ان دونون کو بیہقی
نے روایت کیا ہے یعنی بے برکت مال گہر بنانے مین اوٹہتا ہے گہر مین مال حرام نہ لگاوے
یا یہ مطلب کہ سرے سے گہر حاجت سے زیادہ بنانا حرام ہے یہ بڑے بڑے محل امرا
و روسا کے غالباً مال حرام ہی سے طیار ہوتے ہین سیکڑون مسلمانون کی حق تلفی ہوکر
اونکا محل بنتا ہے پہر بعد چند روز کے ویران ہوجاتا ہے ابابیلین وہان رہتی ہین الّو
بولتے ہین آج دنیا مین ایسی عمارتین اگلے رئیسون امیرون کی بہت موجود ہین ع

	الا یا صاحب القصر المعلی	ستدفن عن قریب فی التراب	
	لها ملك ینادی کل یوم	لدو للموت وابنوا للخراب	

فائدہ ابن مسعود نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوریئے پر سوئے
بدن پر نقش ہوگیا انہون نے کہا اگر آپ حکم دین تو ہم آپکے لئے بچھونا بچھائین فرش
طیار کرین فرمایا مجھکو دنیا سے کیا کام میری مثال اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے
کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھیرے پہر اوسکو چھوڑ کر چلدے رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ یعنی دنیا مسافر خانہ ہے مسافر کسی جگہہ نہین ٹہیرتا ہے سو
جس جگہہ ٹہیرنا نہین ہے وہان آرام کا بندوبست کرنا کیا حدیث ابی امامہ مین آیا ہے سو لخدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھ سے کہا کہو تو مین بطحا مکے کو سونا کردون مینے عرض کیا کہ اے رب ایسا نکرمین ایکدن کہاؤنگا ایک دن بھوکا رہونگا جب بھوکا ہونگا تجھ سے زاری کرونگا تجھکو یاد کرونگا جب سیر شکم ہونگا تیری حمد تیرا شکر کرونگا اسکو احمد وترمذی نے روایت کیا ہے دوسری روایت مین انہین سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ سب سے زیادہ رشک مجھکو اپنے دوستون مین سے اوس مومن پر آتا ہے جو کم مال کم عیال ہے نماز سے نصیب ور ہے اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہے پوشیدہ خدا کا مطیع ہے لوگون مین انجان ہے اوسکی طرف انگلیون سے اشارہ نہین کیا جاتا اوسکا رزق بقدر کفایت ہے وہ اوس رزق پر صابر ہے پہر ہاتھ سے اشارہ فرما کر کہا جلدی ہوئی اوسکی موت مین کم ہین رونے والیان اوسکی تھوڑی ہے میراث اوسکی رواہ احمد والترمذی وابن ماجة معلوم ہوا ایسا مسلمان جسکے پاس مال کم ہو اولاد کم ہو کنبا کم ہو رزق کم ہو پہر وہ زیادہ بہی نہ جیے جلدی مرجاوے تھوڑا سا ترکہ چھوڑ جاوے اوسکے لئے زیادہ رونے والیان نہون لائق رشک کرنے کے ہے یعنی اوسکو دیکھکر یہہ تمنا کرنا چاہیے کہ کاش اپنا حال بہی ایسا ہی ہوتا ہر زمانے مین کچھ لوگ متوسط الحال بہی ہوتے ہین اگر کفاف پر قناعت کرین عبادت خدا مین رہین دنیا کی زیادہ حرص نکرین تو امید ہے کہ سیدہے بہشت مین چلے جاوین مگر آفت تو یہہ ہے کہ طمع بے حیا نہین چھوڑتی بغیر ضرورت کے حاجت سے زیادہ طلب کرتے ہین یہی حرص انکے لئے سبب ہلاک دارین کا ہوجاتی ہے

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان	انچہ ما درکار داریم اکثرے درکار نیست

دیکھو حدیث عبید اللہ بن محصن مین مرفوعاً کیا آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمایا ہے کہ جسنے صبح کی اور اوسکی جان امن مین ہے اوسکا بدن تندرست ہے اوسکے پاس ایک دن کا کہانا ہے تو سمجھو کہ گویا ساری دنیا اوسی کے لئے جمع

کردی گئی ہے رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب مقدام بن معدیکرب کی حدیث مین یون آیا ہے نہین بہرا کسی آدمی نے کوئی برتن بدتر پیٹ سے کافی ہین آدمزاد کو چند لقمے جو اوسکی پیٹھ کو سیدہا رکہین اور جو بن بہرے نہ بنے تو تہائی کہانے کے لئے تہائی پانی کے لئے تہائی سانس لینے کے لئے کافی ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ اس حکم کے مقابلے مین اب یہہ ہوتا ہے کہ بہوک تو خاصی موافق عمر وحیثیت کے موجود ہے مگر کسی دوا دارو معجون اکسیر وغیرہ سے اگر زیادہ ہو جاوے سیر دو سیر کہانا کہا لیا جایا کرے تو کیا مضائقہ ہے پہر جو شخص بیل بہینس کیطرح زیادہ کہاتا ہے وہ اپنے یارون میز اس بات پر فخر کرتا ہے کہ مین اتنا گوشت کہا جاتا ہون اتنا دودہ پی جاتا ہون اتنا کہانا ایک وقت مین ہضم کر جاتا ہون ؎

خوردن برائے زیستن وذکر کردن ست | تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

کہو ایسے انسان اور ان حیوانات مین سوائے ایک دم کے اور کیا فرق ہے یہہ کتنا ہی کہاوین انہین برابر بیل گہوڑے ہاتی کے ہرگز طاقت نہ آویگی اگر فرضاً آئی بہی تو یہہ ہوا کہ پہلے انسان ناقص تہے اب حیوان کامل کیطرح ہو گئے رہی سہی آدمیت بہی جاتی رہی

گرآدمئی ترا ہنر بایستی | قول تو بلیغ ومعتبر بایستی
جز خوردن وخواب چون نداری کار | گوش تو ازین دراز تر بایستی

اسپر اگر بوجہ آسودگی کوئی عمدہ لباس بہی زیب تن کیا گیا تو سمجھو کہ مقولہ شیخ سعدی کا راست آیا (چگونہ می بینی این دیبائے معلم برین حیوان لایعلم) ؎

قد شابہ بالوری حمار | عجلا جسدا لہ خوار

دنیا مین اس قسم کے عورت مرد سیکڑون ہزارون لاکہون موجود ہین بلکہ ساری دنیا اسیطرح کی ہے سوا چند غربار اسلام بعض علمائے اعلام اندک صوفیہ کرام کے ایک آدمی نے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈکار لی تہی فرمایا اس ڈکار کو

کم کر اسلیئے کہ سب سے زیادہ بہو کا دن قیامت کے وہی شخص ہوگا جو دنیا مین خوب تنگ کہاتا ہے اسکو بغوی نے شرح السنہ مین ابن عمران سے روایت کیا ہے وروی الترمذی نحوہ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین سب سے پہلے جس بات کا سوال بندی سے دن قیامت کے ہوگا وہ خدا کی نعمت کے جو اوسکو دی ہے اور اوس سے کہین گے کیا ہمنے تیرے جسم کو تندرست نہین رکہا کیا تجھکو ٹھنڈا پانی نہین پلایا رواہ الترمذی معلوم ہوا فقط تندرستی اور آب سرد کا ملنا بہی ایک بڑی نعمت خدا کی ہے اس نعمت کے شکر کا بہی سوال ہوگا مگر اکثر لوگ ان دو نعمتون سے نقصان وخسران مین پڑے ہین کچھہ قدر اس صحت وفراغ کی نہین سمجھتے یہہ مضمون حدیث ابن عباس مین مرفوعاً نزدیک بخاری کے بہی آیا ہے عمرو بن میمون کہتے ہین رسول خدا نے ایک آدمی کو وعظ کیا فرمایا غنیمت جان پانچ چیزون کو پانچ چیزون سے پہلے جوانی کو قبل بڑہاپے کے صحت کو قبل بیماری کے آسودگی کو قبل محتاجی کے فراغت کو قبل شغل کے زندگی کو قبل مرنے کے رواہ الترمذی مرسلاً حقیقت مین یہہ پانچون چیزین اسی لائق ہین کہ ہر مسلمان انکو غنیمت سمجھکر اچھی حالت مین صرف کرے ورنہ جب وقت نکل گیا تو پہر کچھہ تدارک کسی ایک بات کا بہی نہین ہو سکتا ہے افسوس تو یہہ ہے کہ قدر ان نعمتون کی سو آدمی مین ایک کو بہی نہین ہے اسکی جگہہ یہہ حال ہے جو حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ انتظار نہین کرتا کوئی تم مین کا مگر ایسی آسودگی کا جو اوسکو حد سے باہر کردے یا ایسی محتاجی کا جو اوسکو نسیاً منسیاً بنا دے یا ایسے مرض کا جو اوسکو تباہ کردے یا ایسے بڑہاپے کا جو عقل کہو دے یا ایسی موت کا جو ناگہان آجاوے یا دجال کا سو دجال برا غائب ہے یا قیامت کا سو قیامت بڑی آفت بڑی تلخ چیز ہے رواہ الترمذی والنسائی واقع مین جسکو دیکہو وہ انہین کامون مین سے کسی ایک امر کا منتظر ہے جو بات اسکو کرنا چاہیئے تہا وہ تو کرتا نہین ہے آن بیجا دہندون مین بہسا رہتا ہے جنکا انجام اسجگہہ مذکور ہوا بہتر ہے ایسے رہو جب قیامت قائم ہوگی تو کسی ایک

آدمی کا پاؤن بہی اپنی جگہہ سے نہ ہلے گا یہانتک کہ اوس سے چار چیزون کا سوال ہوگا ایک
عمر کا کہ کس کام کاج شغل دہندے مین فنا کی دوسرا سوال جوانی کا کہ کس چیز مین پرانی کی
کس شغل مین برباد کی تیسرا سوال مال کا کہ کہان سے کمایا کہان صرف کیا چوتہا سوال علم کا
کہ علم پڑہکر کیا عمل کیا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن ابن مسعود
ہم خیال کرتے ہین کہ جنکی عمر فسق فجور مین گزر گئی ہے جنکی جوانی عیش وعشرت ناجائز مین
صرف ہوگئی ہے جنکا مال حرام وجہ سے جمع ہوا ہی پہر حرام کامون مین خلاف شرع تقریبون
مین خرچ ہوا ہے جنکا عمل بعد علم کے دنیا طلبی مین ہوا ہے انکو کوئی ایک جواب بہی ایسا
نہ سوجہے گا جو سبب انکی رہائی کا عذاب دوزخ ہو آس بلا مین امراء رؤسا رسب سے زیادہ
مبتلا رہتے ہین انکی عمرا نہین کامون مین بسر ہوجاتی ہے مرتے دم تک مزہ فسق وفجور
کا نہین جاتا جوانی کا کیا ذکر ہے بڑہاپے مین اور بہی زیادہ حوصلہ عیش وعشرت ناجائز
کا دامنگیر حال ہوتا ہے مال کو کیا پوچہتے ہو سارے حقوق عباد ضائع ہوکر جمع ہوا ہے
لہو ولعب ارتکاب کبائر کہیل تماشے باغ عمارت ناچ گانے وغیرہ معاصی مین صرف ہوا ہے
پہر سب سے زیادہ اوس دن اگر یہی لوگ شقی نہونگے تو کون ہوگا مگر یہہ بہی کچہہ خبر ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمادیا ہے کہ تو نہ کسی
لال رنگ والے سے بہتر ہے نہ کالے رنگ والے سے مگر یہہ کہ تو اوس سے تقوی مین
آگے بڑہ جاوے اسکو احمد نے ابی ذر سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ مال جوانی عمر صورت
شکل سبب فضیلت کا نہین ہے تفضیلت کسی شخص کی کسی پر جب ہی ہوتی ہے کہ اسکا
تقوی اوسکے تقوے سے زیادہ ہو ادنی تقوی یہہ ہے کہ کبائر سے بچے اوسط تقوی یہہ ہے
کہ صغائر بہی نکرے اعلے تقوی یہہ ہے کہ ہمراہ ان دونون امر کے عابد ذاکر متبع سنت
طالب خدا تارک ماسوی ہو امراء ورؤسا کا یہہ خیال کہ ہم وہان بہی اسیطرح یہہ دولتمند
حکومت پیوند ہونگے یہان کا سا استقبال یہان کی سی مشایعت وسلامی وہان بہی ہوگی

سراسر خبط ہے انکو یہہ دہوکا ہوا ہے کہ یہہ جو باوجود گناہ کرنے کے اللہ تعالے ہمکو دئے
جاتا ہے ہماری ساری مرادین خواہشین پوری ہوتی رہتی ہین ہم اللہ تعالے کو
زیادہ عزیز ہین تو یہہ بات بالکل غلط ہے اسلئے کہ حدیث عقبہ بن عامر مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تو دیکھے کہ اللہ تعالے کسی
بندے کو دنیا اوسکے گناہون پر جسطرح وہ چاہتا ہے دئے جاتا ہے تو تو سمجھلے
کہ یہہ استدراج ہے یعنی دہوکے دہڑی کی بات ہے پہر یہہ آیت پڑہی فلما نسوا ما
ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شئی حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتۃ
فاذا هم مبلسون یعنی جب بہول گئے وہ لوگ اوس بات کو جو یاد دلائی گئی تہی
اونکو تو کہولدئے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے وہ اون
چیزون پر جو دی گئی ہین پکڑ لیا ہمنے اونکو ناگہان سو وہ اب حیران ہین رواہ
احمد سبنے دیکہا ہے کہ جس سلطنت وریاست مین گناہون کی کثرت ہوتی ہے تو چند
روز تک تو خوب ہی دہوم دہام اوس فسق کی رہتی ہے پہر دروازے سنے ہر قسم کے
عیش وفسق کا سامان رات دن چلا آتا ہے جب وہ حالت اوس بادشاہ یا رئیس کو چڑہ
جاتی ہے تو ناگہان کوئی قہر خدا نازل ہو کر اوس بزم وبساط کو لپیٹ ڈالتا ہے یہہ
مونہہ دیکہتے رہ جاتے ہین کتنے رئیس ہمارے دیکہتے دیکہتے معزول ہو گئے کتنی ریاستین
ایسے ہی اسباب سے مٹ گئین اللہ تعالے نے فرمایا ہے ہم اوتارینگے اونکو سیڑہی سیڑہی
اوسطرح پر کہ اونکو معلوم بہی نہوگا اور کچہہ مہلت دینگے ہم اونکو ہمارا مکر بڑا گاڑہا
ہے ابو الدرداء نے کہا مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے تمہارے
سامنے ایک سخت گہاٹی ہے بوجہل لوگ اوسکے پار نہو سکینگے رواہ البیہقی مراد
اس گہاٹی سے موت وقبر وحشر ہے ؏

تو رہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری	سبکباری جہان چو بوئی گل زود بستند محملہا

فائدہ عمرو نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا ایک حاضر سامان ہے نیک و بد دونون اوسمین سے کہاتے ہین تمہارے اعمال عرض کیے جاتے ہین ذرہ برابر نیکی بدی کو ہر آدمی دیکہیگا رواہ الشافعی حضرت سے کسی نے پوچہا تہا بہتر آدمی کون ہے فرمایا جسکا دل صاف ہے زبان سچی ہے دلمین نہ بغاوت ہو نہ کینہ نہ حسد رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمرو والبیہقی عائشہ کے گہر مین ایک پردہ تہا اوسمین چڑیون کی صورتین بنی تہین فرمایا اے عائشہ تو اسکو نکال ڈال دور کر دے مین جب اسکو دیکہتا ہون مجہکو دنیا یاد آتی ہے اسکو احمد نے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ آرایش کرنا لباس و گہر وغیرہ کا کام اہل دنیا کا ہے آخرت پر ایمان لانے والے ایسی چیزون کو اپنے گہر مین نہین رکہتے اسطرح کے شوق ناپائدار اونکو دامنگیر نہین ہوتے **فائدہ** اسامہ بن زید کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین کہڑا ہوا دروازے پر بہشت کے دیکہا تو اکثر داخل ہونے والے بہشت کے یہی مسکین لوگ ہین آسودہ لوگ روکے گئے ہین جہنم والون کو حکم ہوا ہے کہ اونکو جہنم مین لیجاوین پہر دوزخ کے دروازے پر کہڑا ہوا تو دیکہا کہ اکثر داخل ہونیوالی جہنم کی یہی عورتین ہین متفق علیہ یہہ حدیث غریب مسلمانون کے لئے بڑی بشارت ہے امیرون کیواسطے مصیبت ہے خصوصاً عورتون کے لئے کہ یہہ نیک بختین اکثر دوزخ ہی کے لئے پیدا ہوئی ہین انکو خدا سے ڈرنا سب سے زیادہ مشکل ہے مگر جب تک بدن مین جان باقی ہے فکر نجات ممکن ہے آج اگر کچہہ کرلین تو کرلین ورنہ پہر بعد موت کے کوئی عمل بہی نہوگا یہی حساب کتاب ہوگا عمر کہتے ہین مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا تہا دیکہا ایک بوریا ہے اوسپر آپ لیٹے ہوئے ہین آپکے اور اوسکے بیچ مین کوئی بچہونا نہین ہے پہلو مین بوریے کا نقش پڑگیا ہے ایک چمڑے کا تکیہ رکہا ہے جسکے اندر چہال بہری ہے مینے کہا آپ دعا کرین کہ اللہ تعالے آپکی امت پر وسعت کرے فارس و روم کیواسطے

کیسی کچھ وسعت کی گئی ہے حالانکہ وہ خدا کو نہین پوجتے ہین فرمایا اے عمر کیا مین
اسبابت کی دعا کرون اُس قوم کو تو اونکا عیش اسی زندگی دنیا مین جلدی سے
دیدیا گیا ہے ایک روایت مین یہہ لفظ آیا ہے کیا تو اس بات پر راضی نہین ہے کہ
اونکے لئے دنیا ہو ہمارے لئے آخرت ہو متفق علیہ معلوم ہوا جنکا عیش مثل عیش
نصاریٰ و فارس کے ہے وہ آخرت سے بالکل محروم ہین جنکو اسجگہہ عیش نصیب
نہین ہے یا ہے مگر خوف سے خدا کے ناجائز عیش نہین کرتے اونکو آخرت مین بڑا عیش
میسر ہوگا اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ امرا ور رؤسا نے آجکل یہی طریقہ اختیار
کیا ہے کہ مثل گبر و ترسا کے طعام و شراب و لباس و مسکن و مرکب مین خوش باش رہتے
ہین سوانکا اونکا حشر ساتھہ ہی ہوگا و من یتولھم منکم فانہ منھم حدیث ابی ہریرہؓ
مین آیا ہے فقیر لوگ جنت مین امیر لوگون سے پانسو برس پیشتر جا وینگے یہہ آدھا دن
ہوا رواہ الترمذی آسودگی اگر کوئی اچھی چیز ہوتی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہہ دعا اپنے لئے نکرتے اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ
المساکین اے اللہ جلا مجھکو مسکین مار مجھکو مسکین حشر کر میرا مسکینون مین عائشہ نے
پوچھا یہہ کسلئے فرمایا اسلئے کہ مساکین جنت مین چالیس برس پہلے جاوینگے رواہ الترمذی
والبیھقی و ابن ماجۃ ظاہر یہہ ہے کہ ہر دن ان برسون کا برابر ایک ہزار برس کے ہوگا
فرمایا مجھکو جب تم ڈہونڈہو تو ضعیفون غریبون مسکینون مین ڈہونڈہو تمکو رزق و مدد انہین
ضعیفون کے طفیل مین ملتا ہے رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ امرا کو ضعفا و غربا کے
حال پر بڑا رحم کرنا چاہیئے جنکے طفیل سے رزق ملتا ہے اونکا نہ پوچھنا نہایت ناشکری
ہے بلکہ سچ پوچھو تو اغنیا در حقیقت سائل ہین یہہ رعیت معطی ہے اگر رعیت نہ دے تو یہہ
کہان سے پائین الید العلیا خیر من الید السفلی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو کسی فاجر فاسق کی نعمت پر رشک نکر تو کیا جانے

کہ بعد موت کے وہ کیا دیکھیگا اللہ کے نزدیک اوس فاجر فاسق کے لئے ایک ایسا قاتل
ہے جو کبھی نہ مریگا یعنی آتش دوزخ رواہ فی شرح السنۃ یعنی فاسقون کا انجام جہنم
ہے گو یہان بظاہر عیش و آرام مین بسر کرتے ہین ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ دنیا مومن
کا قیدخانہ اور قحط ہے جب دنیا کو چھوڑا تو گویا قیدخانہ و قحط سے باہر نکلا رواہ
فی شرح السنۃ **فائدہ** قتادہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہے اللہ تعالے جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو دنیا سے ایسا
بچاتا ہے جسطرح تم مین کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے اسکو احمد و ترمذی نے
روایت کیا ہے دیکھو سیکڑون خدا کے پوجنے والے خدا کے دوست ایسے ہین جنکو
شام تک روٹی بھی نہین ملتی یا بمشکل تمام ملتی ہے یا رزق بقدر کفاف ملتا ہے ہزارون
خدا کے دشمن ایسے ہین کہ رات دن ناز و نعمت مین بسر کرتے ہین دولت و حکومت کا ڈنکا
بجاتے ہین انکو نہ روٹی کی فکر ہے نہ محتاجی کا غم مگر ہمکو قدر اس نعمت فقر کی نہین ہے
اگر ہمکو اس نعمت کی قدر ہوتی تو ہم کبھی کسی فاسق فاجر کی دولت پر رشک نکرتے ایک
آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا مین آپکو دوست رکھتا ہون
فرمایا ذرا دیکھہ کیا کہتا ہے کہا خدا کی قسم مین آپکو چاہتا ہون یہہ بات اوس شخص نے
تین بار کہی فرمایا اگر تو سچا ہے تو محتاجی کے لئے زرہ سپر لیکر طیار ہوجا کیونکہ جو کوئی
مجھکو دوست رکھتا ہے محتاجی فقیری اوسکی طرف اس سے بھی زیادہ تر جلدی کرتی
ہے جسطرح نالا اپنے منتہے اتک جلد تر جاتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
غریب عن عبد اللہ بن مغفل معاذ بن جبل کو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے طرف یمن کے بھیجا فرمایا خبردار جو تونے چین آرام کیا اللہ کے بندے چین
آرام کرنے والے نہین ہوتے ہین رواہ احمد معلوم ہوا جو لوگ رات دن تنعم مین
رہتے ہین وہ گویا خدا کے بندون مین داخل نہین ہین بلکہ خدا کے دشمن ہین علی مرتضی

کی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو
کوئی اللہ تعالے سے تہوڑے رزق پر راضی ہوا تو اللہ تعالے اوس سے تہوڑے
عمل پر راضی رہیگا رواہ البیہقی دوسری حدیث مین عمران بن حصین سے مرفوعاً
یون آیا ہے اللہ دوست رکہتا ہے مومن فقیر پارسا عیالدار کو رواہ ابن ماجہ
فائدہ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
عذر دور کر دیا اللہ نے اوس شخص کا جسکی موت کو تاخیر دی یہانتک کہ وہ ساٹھہ
برس کو پہونچگیا رواہ البخاری یعنی اب جو گناہ اوس سے اس عمر مین ہوتا ہے
اوسمین وہ معذور نسمجہا جاویگا اوسپر اوسکو عذاب ہوگا ابن عمر کے بدن پر ہاتہہ
رکہکر فرمایا تو دنیا مین یون رہ جسطرح کوئی مسافر ہوتا ہے یا راہگذر اور گن لے
اپنی جان کو قبر والون مین رواہ البخاری والترمذی والبیہقی لکن بخاری مین
پچہلا جملہ نہین ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے میری امت کی عمر درمیان ساٹھہ
ستر کے ہے رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب دوسری روایت مین اس لفظ
سے آیا ہے عمر میری امت کی ساٹھہ ستر کے بیچ مین ہے ایسے لوگ بہت تہوڑے ہین جو
اس سے آگے بڑہ جاوین اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے اس تہوڑی سی عمر کو
دیکہو اور ان بہت سے گناہون کو دیکہو وہ بڑا بدنصیب ہے جسکی عمر گہٹے گناہ بڑہین
فائدہ ابن عباس نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ داخل ہونگے بہشت مین میری
امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے یہہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کراتے نہ بدفالی
لیتے ہین بلکہ اپنے رب پر بہروسا رکہتے ہین متفق علیہ تعویذ کرنا اگرچہ جائز ہے
لکن نکرنا افضل ہے فال بد کو دوسری حدیث مین شرک فرمایا ہے ایک روایت مین یہہ
زیادہ کیا ہے کہ داغ بہی نہین دیتے رواہ مسلم عن ابن عباس ابو الدرداء کی
حدیث مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے زہد اسکا نام

نہین ہے کہ حلال کو حرام کرلے مال کو برباد کردے بلکہ زہد اسکا نام ہے کہ جو مال
تیرے ہاتھہ مین ہے تجھکو اوسپر زیادہ بہروسا ہو بہ نسبت اوس مال کے جو ہاتھہ مین خدا
کے ہے آور زہد اسکا نام ہے کہ جو مصیبت تجھکو پہونچے تجھکو اوسکے ثواب مین زیادہ
رغبت ہو تو چاہئے کہ یہہ مصیبت باقی رہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنی اپنے
مال کا گھمنڈ نہو اللہ پر توکل ہو مصیبت مین صبر شکر کرے امید ثواب رکہے دل تنگ نہو ۵

چہ خوش بر وی دل تنگ مادری واکرد	خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

ابن عباس نے کہا ایک دن مین پیچہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا کہا
اے لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ کا بچا ویگا وہ تجھکو یعنی مکروہات دنیا و آخرت سے تو
نگاہ رکہہ اللہ کو پاویگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب تو کچہہ مانگے تو خدا سے مانگ
آور جب مدد چاہے تو خدا سے مدد چاہ جان لے اس بات کو کہ اگر ساری امت جمع
ہو اس امر پر کہ تجھکو کچہہ نفع پہونچاوے تو وہ تجھکو نفع نہین پہونچا سکتی ہے مگر اوتنا
ہی جتنا کہ خدا نے تیرے لئے لکھدیا ہے اور اگر جمع ہو اس بات پر کہ تجھکو نقصان پہونچاوے
تو ہرگز نقصان نہین پہونچا سکتی ہے مگر اوسیقدر کہ لکھدیا ہے اللہ نے تجہپر اوٹہالئے
گئے اقلام سوکھہ گئے صحیفے رواہ احمد والترمذی مسلمان کی تسلی خاطر قوت ایمان درستی
عقیدہ صحت عمل کے لئے فقط ایک یہی حدیث کافی وافی شافی ہے اللہ تعالے ہم کو
اسپر عمل نصیب کرے استقامت بخشے حدیث ابی ذر مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھکو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اوسپر چلین تو
وہ سبکو کفایت کر جاوے وہ آیت یہہ ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ
من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابن ماجۃ والدارمی یعنی جو کوئی اللہ سے
ڈرتا ہے یعنی گناہان کبیرہ سے بچتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک راستہ نکالدیتا ہے
اوسکو ایسی جگہہ سے رزق دیتا ہے جہان کا گمان بہی نہو ۵

بقدر بحر باشد وسعت آغوش ساحلها		تو گر ساقی شوی در وی تنگ ظرفی نمی ماند

حدیث ابی الدرداء کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ رزق بندے کو اوسیطرح تلاش کرتا ہے جسطرح کہ موت اوسکو تلاش کرتی ہے رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ یعنی ع

رزق را روزی رسان پر میدہد		بے مگس ہرگز نماند عنکبوت

ہماری بے صبری ہے کہ ہم اندیشۂ رزق مین خدا کو بہولکر ادہر ادہر بہٹکتے پہرتے ہین اگر سچا بہروسا خدا پر کرین تو خود رزق ہمکو تلاش کرلے ہمکو حاجت اوسکے تلاش کی نہ پڑے **فائدہ** ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر جانو تم وہ حال جو مین جانتا ہون تو روؤ تم بہت اور ہنسو تم تہوڑا رواہ البخاری قہقہہ بازیان رات دن کی وہی لوگ بہت کرتے ہین جو انجام کار سے جاہل غافل ہین اگر انکو انجام اس ضحکہ کا معلوم ہوجاوے تو پہر یہہ ہرگز اتنا نہ ہنسین بلکہ خوب ہی روئین آبی مالک وابی عامر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے یہہ تو مین میری امت کی کسر ریشم شراب باجون کو حلال کرلینگی رواہ البخاری یعنے خلاف شرع لباس پہنین گی حرام چیز پئین گی گانے بجانے مین رہینگی یہہ کام اس امت مین اب بڑے طمطراق کے ساتہہ ہوتے ہین جو کوئی انکو حلال سمجہیگا وہ کافر ہے حلال کرنے سے مراد یہی ہے کہ جسطرح حلال چیز کے برتاؤ مین کچہہ خوف وخطر نہین ہوتا ہی اسیطرح یہہ لوگ ان کامون کو بے تکلف بے خوف کیا کرینگی اس حدیث کے آخر مین یہہ ذکر بہی آیا ہے کہ انمین سے بعض بندر سور بنجاوینگے قیامت کے دن اللہم احفظنا جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم یعنی ہر بندہ اوسی حالت پر قبر سے اوٹہیگا جس حالت پر دنیا مین مرا ہے یعنی فاسق فاجر مرد وعورت حالت بد مین مبعوث ہونگے مثلاً شرابی مست بنکر زانی سیاہ رو ہوکر گانے بجانیوالا سود کہانیوالا اغلام کرنیوالا

اپنی اپنی حالت پر ع بومیر دبتلا میر د یوخیز دبتلا خیز د۰ اسی طرح جسکی موت اچہی حالت پر ہوئی ہے اور وہ مرنے سے پہلے تائب بہی ہوچکا تہا کبیرہ گناہون سے بچتا تہا وہ اچہے حال مین مبعوث ہوگا ان شاء اللہ تعالے اللھم ارزقنا **فائدہ** عائشہ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کیا اس آیت سے والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلة وہ لوگ مراد ہین جو شراب پیتے ہین چوری کرتے ہین فرمایا نہین لکن وہ لوگ مراد ہین جو روزہ رکہتے ہین نماز پڑہتے ہین صدقہ دیتے ہین مگر ڈرتے ہین کہ کہین ایسا نہو کہ یہہ ہمارے عمل مقبول نہون تہیہ وہی لوگ ہین جو بہلائیون مین جلدی کرتے ہین رواہ الترمذی وابن ماجة اب ان لوگون کی جگہہ ایسے لوگ رہگئے ہین جو رات دن فسق فجور لہو لعب زینت تماشے کہیل کود مین رہتے ہین معہذا اونکو اپنی مغفرت کا ایسا یقین حاصل ہے جسطرح یہود کو تہا یہود بہی یہی کہتے تہے کہ ہم اگر دوزخ مین بہی گئے تو ہفتہ عشرہ کے لئے جاوینگے اس امت کے فاسقون کا بہی یہی قول ہے کہ ہمکو فسق کرنے دو ہمارا ایمان درست ہے ہم نماز بہی پڑہتے ہین روزہ بہی رکہتے ہین اللہ تعالے ہمین ضرور ہی بخشدیگا ہمکو اوسکی رحمت سے امید عفو ہے حالانکہ یہہ امید جب درست ہوتی کہ اچہے کام کرتے ڈرتے نہ اس حال مین کہ خدا کی نافرمانی کرتے ہین پہر امیدوار مغفرت رہتے ہین بہلا ہم جب جانین کہ تم کسی امیر حاکم رئیس کی بغاوت مخالفت کرکے اوس سے کہہ اپنا بہلا توکر لو وہ تو تمکو اوسیوقت تمہارے قصور کی سزا دیگا پہر خدا کی بغاوت پر کسطرح تم لائق انعام واکرام ٹہیر گئے ہو **فائدہ** ابو سعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے نماز کے نکلے تہے لوگون کو دیکہا کہ ہنس رہے ہین فرمایا اگر تم موت کو زیادہ یاد کرتے تو وہ تمکو اس شغل سے باز رکہتی تم ذکر ہاذم لذات کا زیادہ کیا کرو یعنی موت کا جو سارے مزون کو قطع کردیتی ہے قبر پر کوئی دن نہین آتا مگر وہ یہہ بات کہتی ہے کہ مین گہر ہون غربت کا مین

موہوم امید بخشش آخرت

گھر ہون تنہائی کا مین گھر ہون خاک کا مین گھر ہون کیڑون کا جب دفن ہوتا ہے کوئی
بندۂ مومن تو قبر کہتی ہے تجھکو کشادگی و آسانی ہو جو لوگ میری پیٹھہ پر چلتے تھے اونمین تو
سب سے زیادہ مجھے پیارا تھا آج جو مین تیری مالک ہوئی ہون تو میرے پاس آیا ہے تو تو دیکھیگا
کہ مین تیرے ساتھہ کیا کرتی ہون فرمایا جہانتک نظر جاتی ہے قبر کو اوسکے لئے کشادہ کردیتی
ہین بہشت کیطرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جسوقت کہ کوئی بندہ فاسق فاجر یا
کافر دفن ہوتا ہے تو قبر اوس سے یہہ کہتی ہے کہ تجھکو کچھہ کشادگی و آسانی نہو جو لوگ میری
پشت پر چلتے تھے اونمین سب سے زیادہ توہی مجھکو دشمن تھا آج مینے تجھپر قابو پایا ہے تو میرے
پاس آیا ہے اب تو دیکھہ کہ مین تیرے ساتھہ کیا کرتی ہون فرمایا قبر اوسپر لپٹ جاتی ہے
اوسطرح پر کہ ساری پسلیان اوسکی درہم برہم ہو جاتی ہین پہر رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے بعض انگلیان اپنی بعض مین ڈالکر بتایا کہ اسطرح کا حال ہو جاتا ہے
ستر اژدہے اوسپر مقرر کئے جاتے ہین اگر ایک اژدہا بہی اونمین سے زمین مین پہونکماری
تو زمین کسی چیز کو نہ اگاوے جب تک کہ دنیا باقی ہے تیہہ اژدہے اوس فاجر یا کافر کو نوچتے
کھسوٹتے کاٹتے رہتے ہین یہانتک کہ اوسکو حساب کے لئے لیجاوین یعنی قیامت کے دن تک
یہی عذاب ہوتا رہتا ہے پہر فرمایا کہ قبر ایک باغ ہے بہشت کے باغون مین سے یا ایک گڑہا
ہے دوزخ کے گڑہون مین سے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے انس رضی اللہ
عنہ کہتے ہین تم وہ کام کرتے ہو جو تمہاری نظر مین بال سے زیادہ پتلے ہین ہم ان کامونکو
زمانۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین مہلکات سے جانتے سمجھتے تھے اسکو بخاری نے
روایت کیا ہے اسکے دو معنی ہین ایک یہہ کہ یہہ کام تمہاری نظر مین بہت اچہے عمل ہین
مگر ہمارے نزدیک بہت برے کام تھے دوسرے یہہ کہ تم کچھہ پروا ان کامون کی نہین
کرتے ہو حالانکہ عہد نبوت مین ہم ان کامون کا کرنا موجب ہلاکت کا جانتے تھے حدیث
مرفوع ابن مسعود مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی بندہ

مسلمان نہین ہے کہ اوسکی آنکھون سے آنسو بہین گو وہ آنسو برابر مکھی کے سر کے کیون نہون
خوف سے خدا کے پہر وہ آنسو اوسکے موہنہ پر پہونچین مگر اللہ تعالے اوس مومن کو آتش دوزخ
پر حرام کردیتا ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے یہہ بات جب ہی ہوسکتی ہے کہ یہہ
مومن سچا ایماندار ہو کیونکہ خدا کا خوف اوسی شخص کو ہوتا ہے جو خدا کے عذاب عقاب
حساب کتاب وبال نکال کو جانتا پہچانتا ہے جو رات دن جہل وفسق مین مبتلا ہے کبہی
آنکہہ اوٹہا کر طرف دین کے نہین دیکہتا نہ کوئی کتاب پڑہے نہ کوئی کتاب کسی سے سُنے
نہ کوئی مسئلہ سیکہے نہ کوئی بات اسلام وآخرت وقبر وموت کی دریافت کرے اوسکو خوف
خدا کا کسطرح ہوگا جب خوف نہوا تو خوف سے اوسکا رونا بہی معلوم خوف کا نتیجہ یہہ
ہوتا ہے کہ آدمی گناہ سے بچ جاتا ہے اسیلئے قرآن شریف مین آیا ہے کہ انما یخشی اللہ
من عبادہ العلماء یعنی اللہ سے وہی ڈرتے ہین جو علم رکہتے ہین پہر آخر قرآن شریف
مین یہہ فرمایا ہے ذالک لمن خشی ربہ یہہ بہشت اوسیکو ملیگی جو اپنے رب سے ڈرتا ہو اس سے
معلوم ہوا کہ جنت خاص حصہ اہل علم کا ہے علم سے مراد علم قرآن وحدیث ہے قرآن و
حدیث کا علم دو طرح سے حاصل ہوتا ہے ایک کتاب وسنت کے پڑہنے سے دوسرے کتاب
وسنت کے سُننے سنانے سے آیسے جاہل لوگ بہی جنکو زبانی مسائل کتاب وسنت اچہی
طرح معلوم ہین پہر وہ اونپر عمل بہی کرتے ہین اہل علم مین داخل ہین اسلئے کہ علم کے معنی ہین
کسی چیز کا جاننا خواہ یہہ جاننا بطریق کتاب ودرس کے ہو یا بذریعہ
زبان ودل کے آیسے عالم جنکو لکہنا پڑہنا تو خوب آتا ہے مگر عمل خیر سلا جاہلون مین داخل
ہین حدیث مین آیا ہے ان من العلم جہلا یعنی بعضا علم جہل ہوتا ہے بہرحال نجات آخرت
عافیت محشر کے لئے کوئی چیز عمدہ تر علم وعمل سے نہین ہے علم وعمل کی رونق خوف خدا
سے ہوتی ہے خوف کا انجام جنت دار السلام ہے اللہ تعالے ہم سب غربا رکو اپنا خوف بخشی
اپنے خوف سے رونا دہونا نصیب فرمائے اللہم آمین تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین

لا یریدون علوا فی الارض ولا فساداً والعاقبۃ للمتقین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

خاتمۃ الطبع از مولوی حافظ حکیم اعظم سید عظیم حسین صاحب سندیلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ بارعہ وعجالۂ نافعہ موسوم بہ **وسیلۃ النجاۃ باداء الصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ** ہادی سالکان مسلک ایمان توشۂ رہروان مرحلۂ ایقان کہ مسائل جملہ عبادات بے مشقت نظر ہر خاص وعام پر مبرہن اور وسائل نجات بے محنت تلاش ہر بد ونیک پر روشن کرتا ہے مؤلفہ والاحضرت عالی رتبت روشن رائے فرشتہ طبیعت دانش پناہ فلاطون سریرت چابک خرام عرصۂ کامگاری رونق افزائے محفل شہریاری فطانت توام ذکاوت انضمام شوکت شعار ثروت دثار مبانی آرائے معانی پیرائے معیار تحقیق مصباح تدقیق آبروئے جاہ آرزو کلاہ عرفان اساس حقیقت شناس ہمایون القاب معلی خطاب جناب مستطاب والاجاہ امیر الملک نواب سید **محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر** دام لہ العز والتفاخر بزمانہ حکومت بانوے دولت پناہ دارای دانش آموز ستمگار گنجینہ پاش حاتم مثال دریا نوال سنجر جلال جمشید حشم وچراغ دودۂ نامداران روزگار یادگار خانوادۂ مسند نشینان عالی وقار سخن سنج شیرین گفتار انشاط از فصاحت آثار شہریار رعیت پرور مرزبان رعایت گستر عالی ہمم والاحشم جناب نواب **شاہجہان بیگم کرون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلائے ستارۂ ہند ورئیسہ بھوپال** ادامہا اللہ بالاقبال باہتمام سامی پایہ خان صفوت نشان صفا آئین وفا آگین **محمد احمد خان صوفی** عافاہ اللہ القوی مطبع مشہور انام **مفید عام** واقع نزہت آباد اکبر آباد مین بعد تصحیح تمام مطبوع ہو کر مفید خاص وعام ہوا اور طریقۂ سعادت دنیا ونجات عقبے کی طرف رہنمائے انام **قطعہ تاریخ**

صدیق حسن خان کہ سدا ہاتھ سے اوسکے / لعل و زر و گوہر کے نصیبون نہین ہی قسمت
طوفان بلاخیز ہے میدان وغا مین / نیسان گہر پاش ہے ہنگام سخاوت
تاراج گر قافلہ اب عدل سے اوسکے / جنگل مین چراتا ہے غنم ہار کے ہمت
رتبہ جو تواضع کا بڑہا وضع سے اوسکی / اونچا نہین ہوتا ہے زمین سے سر نخوت
ایک جام سے اوسکے ہین ستیہ دو عالم / اک کوزہ مین اوسکے ہی بہرا بحر حقیقت
اعمال کی صورت سے عیان معنی اخلاص / ارشاد کے پردہ مین نہان کشف و کرامت
خاموش ہین اب آتش نمرود کی مانند / اشرار کہ رہتے تہے سدا گرم شرارت
جس روز کہ باندہے وہ کمر کینہ کشی پہ / چہپتی دل عاشق مین پہرے رسم محبت
جس ملک مین جاری وہ کرے اون کا فرمان / ڈہونڈہی نہ ملے وان دل روباہ مین دہشت
کرتا ہے جو بیچارہ نوازی کرم اوسکا / کرتی ہے حسد فقر کی طالع پہ امارت
جز تبکدہ چین کسی کشور مین نہ ٹہیری / اقلیم سے اوسکے جو اوٹہی رسم ضلالت
امصار مین شائع ہنر و علم ہے اوس سے / جز منزل دہقان نہین ماوائے جہالت
سمجہے کوئی اوس سے کہ سمجہہ نام ہی کسکا / سیکہے کوئی اوس سے کسے کہتے ہین افادت
اُردو مین عجب نامہ کیا جمع کہ جس سے / آسان پئے مردم ہوئی تحصیل سعادت
کی شرح فرائض کی سراسر کہ کہے تو / ہین اصل عبادات بفرمان رسالت
وہ اصل کہ ہے حسن جزا فرع اوسکی / وہ کام کہ ہے فوز عظیم اوس سے عبارت
عامی کو عیان مایۂ بینائی ظاہر / عالم کو نہان سرمہ کش چشم بصیرت
اسلام کی تکمیل کو جمعیت اسباب / ایمان کی درستی کے لئے ساز کفایت
وہ مسلک ارشاد کہ چلتا ہے جو اوس پر / ہے رہبری بخت سے وہ داخل جنت
وہ نامہ کہ پڑہ لے اوسے عامی جو سمجہکر / باقی نہ رہے درس کتب کی اوسے حاجت
آغاز سے انجام تلک دیکہہ کے میننے / تاریخ رقم کی ہمہ ارکان شریعت

۱۳۰۲ھ

فہرست وسیلۃ النجاۃ باداء الصلوٰۃ والصوم والحج والزکوٰۃ

صحت نامۂ وسیلۃ النجاۃ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳	۱۹	یاحیض	یاغسل حیض	۵۳	۲	می	ملی
۱۷	۴	پیچھے چار	پیچھے دو یاچار	″	۱۴	بیذھب	لیذھب
۱۹	۸	کرتا	کرنا	۵۴	۳	اونکی	انکی
۲۰	۱۵	لدر	لدو	۵۶	۲۱	چھوٹا	جھوٹا
۲۲	۱۶	گتنی	گنتی	۵۷	۳	فلکؑ	ذلکؑ
۲۴	۱۴	یاچربی	یامردار کی چربی کو	۶۰	۱۹	اثمو	اثموا
″	۲	معلوم ہوا کہ دینار ترکہ کا رشتہ داروں کو دستی ہے	+	۶۵	۲۰	کذکر	کذکرکم
				″	۲۱	کم	+
۲۶	۵	بر	برّو	۶۹	۱۹	لیقضو	لیقضوا
″	۷	لامام	الاِمام	۷۰	۹	روزہ	یاروزہ
۲۸	۱۹	فاجز	فاجر	۷۲	۲	سنۃ ۱۳۰۱	سنہ ۱۳۰۱
۴۰	۸	کردی	کردیے	۷۴	۱	جاویگی	جاوینگی
۴۱	۲۰	ان	اوان	″	۴	زشتی	ترشی
۴۳	۷	کا	کو	۷۹	۳	ستورو	ستورد
۴۷	۱۱	صلوتہم	صلواتہم	۹۶	۲۰	نم	تم
۴۸	۱۳	تنقلب	تتقلب	۹۸	۱۶	کتاب درس	درس کتاب
۵۰	۲۰	یزدو	یزدد	۹۹	۸	قطانت	فطانت

تمت